نام محمد ﷺ سامنے رکھ کر پہروں تکتا رہتا ہوں
کتنا پیارا چہرہ ہوگا کتنی پیاری آنکھیں ہونگی
جگمگ جگمگ
نامِ
محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
ساجد الہاشمی

جگمگ جگمگ نام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساجد ہاشمی

اہل السنۃ پبلیکیشنز
AHL-US SUNNAH PUBLICATIONS
162,Grey Street,Burnley,Lancs. BB10 1PX UK
Tel: (01282)414206

کتاب : جگمگ جگمگ نام محمد ﷺ

مرتب : محمد ساجد الهاشمی

کمپوزنگ : محمد ناصر الهاشمی (دینہ)

نظر ثانی : الحافظ محمد سهیل سیالوی

نظر ثالث : محمد ریاض احمد سعیدی

حسن تصدیق : علامہ محمد عبد الحکیم

شرف قادری مدظلہ

جامعہ نظامیہ رضویہ ۔لاہور

طباعت : مارچ2004

فہرست

تیسرا باب — نہ آدم یافتے توبہ

چوتھا باب — کتنی تسکین ہے وابستہ

پانچواں باب تَسَمُّوا بِاِسْمِیْ

چھٹا باب دعائے خلیل

ساتواں باب اعجاز ھی اعجاز

آٹھواں باب حرف حرف روشنی

نواں باب عددعدد روشنی

دسواں باب — نقش نقش روشنی

گیارھواں باب — میں نطق نے بوسے

بارھواں باب لے سانس بھی آھستہ

تیرھواں باب　انھیں خیر الوری کہیے

چودھواں باب　مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْن

پندرھواں باب لب پہ صل علی کے ترانے

سولھواں باب درود آقا ﷺ، سلام آقا ﷺ

سترھواں باب کراھت صلعم

اٹھارھواں باب بکھرے موتی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی الانبیاء، حبیب کبریاء، حضرت محمد مصطفی ﷺ، اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور رحمت ہیں۔ آپ کے جمال وکمال، جاہ وجلال اور آپ کی تعلیمات کا ذکر ہر صاحب ایمان کے لیے وجہ سکون اور قرار جاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام اور خصوصاً حضور سید الانام ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حاصل ہوئی ہیں۔

علامہ ابن قیم ''مفتاح السعادۃ'' میں لکھتے ہیں:

''اگر نبوتیں نہ ہوتیں تو پورے جہان میں کوئی فائدہ مند علم اور نیک عمل نہ ہوتا، اسی طرح معیشت اور حکومت کی اصلاح کی کوئی صورت نہ ہوتی، لوگ چارپایوں، حملہ کرنے والے درندوں اور باؤلے کتوں کی طرح ایک دوسرے پر ظلم وستم کرتے۔

کائنات میں جو بھی اچھائی ہے، وہ نبوت کے اثرات میں سے ہے اور ہر شر جو دنیا میں واقع ہو چکا ہے، یا واقع ہوگا، وہ آثار نبوت کے مخفی ہو جانے اور مٹ جانے کے سبب سے ہے۔ کائنات جسم ہے جس کی روح نبوت ہے، اور جسم روح کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔''

تفسیر روح المعانی، علامہ سید محمود آلوسی، ۱۷:۱۰۵

پیش نظر کتاب ''جگمگ جگمگ نام محمد ﷺ'' فاضل نوجوان مولانا محمد حسین ساجد الھاشمی کی محنت شاقہ کا ثمر ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حضور سرور دو عالم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کی روح افزا اور کیف پرور کرنوں کا اجالا پھیلایا ہے۔ نہ

صرف اپنے لیے بلکہ قارئین کے لیے بھی قلب و روح کی تسکین کا سامان فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی بارگاہ ناز میں رنگا رنگ گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں اور مختلف دیدہ زیب عنوانات کے تحت حضور سید دو عالم ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کیے ہیں

مولانا ساجد الهاشمی جواں سال اور جواں ہمت عالم دین اور ادیب ہیں۔ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں فرائض تدریس انجام دے چکے ہیں۔ آجکل انگلینڈ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے متعدد رسائل سپرد قلم کر چکے ہیں۔ سعودی عرب کی نامور علمی شخصیت ڈاکٹر عبدہ یمانی کی عربی تصنیف "بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کا اردو ترجمہ "کروں تیرے نام پہ جاں فدا" کے نام سے کر چکے ہیں جو چھپ کر قارئین کرام سے داد تحسین حاصل کر چکا ہے۔

ہاشمی صاحب کی تحریر میں لطافت بھی ہے اور بانکپن بھی۔ اگر وہ اسی ذوق و شوق سے لکھتے رہے تو وہ ایک دن اسلامی ادب کے میدان میں صف اول کے قلمکاروں میں سے ہوں گے۔ وہ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مد ظلہ العالی کی پیروی میں اپنا مافی الضمیر چھوٹے چھوٹے جملوں مین بیان کرتے ہیں اور ان کے درمیان مختصر مختصر خطوط کھینچ دیتے ہیں، جن سے عبارت کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور قارئین کے ایمان کی تازگی اور تابندگی کا ذریعہ بنائے۔

۲۱ محرم ۱۴۱۴ھ
۱۲ جولائی ۱۹۹۳ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اھداء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکدان گیتی کا ایک حیران واجنبی مسافر!

عالم نور...... جہان قدس...... کے سید و سردار

دانائے سبل...... ختم الرسل...... مولائے کل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... کی لجپال بارگاہ میں

اپنی لرزیدہ عقیدتیں...... ترسیدہ محبتیں

خمیدہ سر...... کپکپاتے لبوں پر...... اس عاجزانہ التجا کے سنگ

...... پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔

کہ "اک نظر للہ اِدھر یا رحمۃ للعالمین"

سگ کوچہ مصطفیٰ ﷺ

محمد حسین ساجد الھاشمی

فیصل آباد

هدیہ تشکر

اے اربابِ علم و دانش......اے احبابِ تحقیق و تفحیص ......اے صاحبانِ عشق و مستی......چند شکستہ شکستہ حروف ......چند ٹیڑھی میڑھی سطور ......چند بکھرے بکھرے جملے ......عجز و انکسار......اور اعتراف کم علمی کی کشتی میں ......پیش خدمت ہیں......ان میں حسن خوبی کا کوئی پہلو نظر آئے......تو وہ فقط اور فقط ......میرے رحمتوں والے نبی ﷺ......کے اسم گرامی کا تصدق ہوگا......ہاں! آپ سے فقط اسقدر مؤدبانہ التماس ہے......کہ اگر کسی جملے پر روح وجد میں آئے تو بارگاہ الوہیت میں اس دعائے پرخلوص کے سنگ ہاتھ ضرور اٹھائیں ......اے ربِ مصطفیٰ ﷺ......اس بندۂ مسکین کو رخِ والضحیٰ اور چہرہ والشمس کی ایک جھلک عطا کر۔

اور ہاں! عیوب و نقائص کے مشاہدہ پر......عفو و اصلاح کا منتظر رہوں گا......حوالہ جات...... خود مآخذ کتب سے دیکھ کر لگائے ہیں......ایک ہی عبارت پر مختلف حوالہ جات......کبھی کبھی تائیدی نقطہ نظر سے ہوں گے......بعینہ وہی عبارت تمام کتب میں نہیں ہوگی......لیکن کامل طور پر...... مضمون میں تحریر شدہ متن کے ہم معنی ہوگی......آقائے کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے میٹھے میٹھے بول سبھی مذکورہ کتب میں موجود ہیں۔

اپنی اس جدو جہد میں اخی المخلص علامہ محمد ریاض احمد صاحب طاہر سعیدی کے مخلصانہ رویہ پر ڈھیروں محبتوں سے لبریز گلہائے تشکر پیش کرتا ہوں......میرے اس پیکر

اخلاص ساتھی نے...... اپنی انتہائی تدریسی مصروفیات کے باوصف ...... میری اس کاوش فقیرانہ کے ایک ایک لفظ کو نگاہ اصلاح عطا کی ......نوک پلک سنواری ......ادبی لغزشوں پر آگاہ کیا...... اور اس فقیر بے نوا کے ساتھ...... حوالہ جات کی تلاش میں لائبریریوں میں گھومتے رہے ہیں ...... میرا کریم و رحیم پروردگار انہیں ان کے اس اخلاص کا دارین میں بہترین اجر عطا فرمائے...... آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

اور اپنی اس کاوش فقیرانہ پر ابوالحقائق علامہ صوفی محمد صدیق صاحب بیگ قادری کے مشفقانہ سلوک پر......ان کو ہدیہ امتنان پیش کرتا ہوں ......جن کی خدمت میں بار بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ...... اور ہر بار ہی ان کی ذات میں تحقیق و تصوف کا عمدہ امتزاج نظر آیا...... آپ نے غیر متوقع حوصلہ فرمائی ـــــ اور نایاب قیمتی کتب پر مشتمل لائبریری کے در ہمارے لئے کھول دیے...... جس کی ہمیں ضرورت ہمیں پیش آئی ...... وہی خندہ پیشانی سے عطا کر دی ...... اے پروردگار عالم !ان کو ان شفقتوں پر......اپنی بیکراں رحمتوں سے نواز...... آمین ثم آمین۔

آخر میں اپنے برادر مکرم (تایا زاد بھائی) جناب محمد عاشق حسین ہاشمی صاحب جو ملک کے نامور خوش نویس ہیں......ان کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں...... کہ انہوں نے...... جگمگ جگمگ نام محمد...... ﷺ کی کتابت بڑی لگن اور جاں فشانی سے فرما کر...... کتاب کے حسن کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

خاکپائے اہل اللہ

محمد حسین ساجد الہاشمی

التجائے فقیر

اے میرے رحیم وکریم آقا ﷺ...... فقط آپ کی نگاہ رحمت...... نظر رحمت کے سائے...... آپ کے اسم مقدس کے حضور...... نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ کی ذات اقدس...... بلکہ ذات اقدس کا ایک پہلوئے دلکش...... پیمانہ عقل وخرد سے ماوراء ہے...... آپ کا یہ علم وعمل سے...... یکسر تہی دست وتہی دامن...... ادنی غلام نجانے کتنی ہی بار...... اس صف عقیدت ومحبت میں لڑکھڑایا ہوگا۔

یہ سفر انتہائی کٹھن تھا...... منزل شوق بہت بعید تھی...... اور دامن زیست تحقیق وتفحیص سے بالکل محروم...... لیکن آپ کا کرم لامحدود تھا۔ رحمت لامتناہی تھی اور ایک دھن کہ......

لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

جس نے دم بدم اس نور بھرے سفر کیلئے...... جادہ پیما ہونے کا حوصلہ بخشا...... تو چند دم آگے چلا۔

اے میرے ارفع واعلیٰ آقا ﷺ...... کائنات لغت کا ایک کلمہ بھی ایسا نہیں...... جو آپ کی ہستی سراج منیر کے...... کسی بھی پہلو سے...... عظمتوں اور رفعتوں کے بے شمار حجابات سے...... کسی کو ایک ادنی سا بھی سرکا سکے...... تبھی تو آپ کی زلف واللیل کا ہر ہر اسیر...... حیرتوں کے سمندر میں سرتاپا غرق ہے...... کہ ادھر نور الانوار...... قمر الاقمار...... ادھر ظلمتیں ہی ظلمتیں...... تاریکیاں ہی تاریکیاں...... اب نور عظیم ﷺ کی عظمتوں کا بیان...... ظلمتیں کیسے کریں...... ورفعنا لک ذکرک کے حضور...... ظلوم وجہول...... کیا

پیش کرے......؟ لیکن...... جذبات ومحبت کا ایک سیلاب تند بھی ہے...... اور حق غلامی بھی ادا کرنا ضروری ہے...... اظہار ممکن بھی نہیں...... اور اظہار اہم الفرائض بھی ہے۔

اپنی پستیوں کی مجھے شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کا میں کیا کروں اسے پھر بھی شوقِ وصال ہے

اے رحمۃ اللعالمین.... ﷺ...... اپنی رحمتوں کی رفعتوں کے تصدق سے اس عاجز و بے نوا کی...... اس کاوش فقرانہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیے......!

سگِ کوئے مدینہ

محمد حسین ساجد الهاشمي

1

...... میرے نام کے ساتھ

1۔ شہد سے میٹھا محمد نام ﷺ

2۔ ہر گل پہ ہر شجر پہ محمد کا نام ہے ﷺ

3۔ قلمِ قدرت اور نقوشِ محبت

4۔ وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر ﷺ

5۔ جزائے محبت

6۔ مژدۂ جاں فزا

مرغوب ہے کیا صلِّ علیٰ نام محمد
آنکھوں کی ضیاء دل کی جلا نام محمد
اللہ رے رفعت کہ سرعرش خدا نے
اپنے ید قدرت سے لکھا نام محمد
ہر حور کے سینے پہ ہر اک شے پہ جناں کی
ہے قدرت خالق سے کھدا نام محمد
اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی نگہ میں
کس شان سے منقوش ہوا نام محمد
تکبیر میں، کلموں میں، نمازوں میں، اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا، نام محمد
دن حشر کے جنت میں جائے گا بلاریب
تعظیم سے یاں جس نے لیا نام محمد
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

شہد سے میٹھا محمد نام ﷺ

سبحان اللہ سبحان اللہ !......محمد......ﷺ......کتنا شیریں......کس قدر......وجد آفرین ......مسرت انگیز......اور مقدس کلمہ ہے......جونہی لبوں کی دہلیز پہ آیا ......روحِ مسرت سے جھوم اٹھی......عشاق کے مضطرب اور بے قرار دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں ......شاخِ جبیں پر عقیدت و محبت کے گل و گلاب مسکرانے لگے......چہروں پر ایک عجیب وغریب سرشاری کی مستی اٹھکیلیاں کرنے لگی......محبت و دیوانگی......وارفتگی و شیفتگی کے انوکھے امتزاج کے خمار میں سر جھکنے بھی لگے اور جھومنے بھی......"دل وجد میں ہے جاں رقص میں ہے۔"

سبحان اللہ سبحان اللہ !......یہ کیسی دلنشیں......کتنی دلفریب......کس قدر دلکش......اور ایمان افروز اصوات کا مرکب ہے۔ جونہی پردہ سماعت سے ٹکرایا......صدائے صحر......لحن داوٗدی ......جادوئے بابل ......سحرِ سامری......اور کسی سنسان شب تاریک میں نقرئی گھنٹیوں کی مترنم نغمہ سنجی کی طرح روح کی پاتال میں اس کی حلاوتوں سے لبریز تاثیر اترنے لگی......دیکھتے ہی دیکھتے صحرائے قلب میں ایک بہار کی سی کیفیت منصۂ شہود پر آئی ......ارے دیکھو دیکھو......عقیدت و الفت کے دریچوں سے دیکھو ......ان گنت اودے اودے......نیلے نیلے ......پیلے پیلے پیرہن لہرانے لگے......ہاں ہاں......معطر ہوائیں جسم کے ریشہ ریشہ میں اتر کر مدہوشی کی حکمرانی کرنے لگیں۔

وَذِكْرُكَ لِلْمُشْتَاقِ خَيْرُ شَرَابٍ

وَكُلُّ شَرَابٍ دُوْنَهُ كَسَرَابٍ

نور الانوار:٢٦

واہ واہ......محمد......ﷺ کیسی البیلی شبیہ......کیسا بہار انگیز نظارہ......کتنا من موہن اور کیف آور نقشہ ہے......جونہی نظر نواز ہوا......دیدہ ہائے دیوانگان......ایک بے نام سی لذت سے......ماہتاب دمکنے لگے......آفتاب سے چمکنے لگے......محبت بھی کیسی انوکھی کیفیت ہے......مسرتوں کے خمار میں......آنکھیں چھم چھم برسنے لگیں......لبوں پر کیف سرور کی سرخی بکھرنے لگی......درود وسلام کے حسین ودلنشین زمزمے بج اٹھے......جسم و جان قلب و روح، ذہن واحساس کی ریاست میں عشق بلال......محبت اویس......سوز جامی......ساز رومی......کے پھریرے لہرانے لگے......رضوان اللہ تعالیٰ علیھم

ہاں ہاں! یوں کیوں نہ ہوتا......یہ تو دانائے سبل......ختم الرسل......مولائے کل......کا اسم گرامی ہے۔

ہاں ہاں! یوں کیوں نہ ہوتا......یہ تو ہمارے نبی مکرم......شفیع معظم......رسول محترم......کا نام نامی ہے۔

......صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمُوْا......

ہر گل پہ ہر شجر پہ محمد کا نام ہے ﷺ

محبتوں کے روزن سے نظارہ تو کرو...... عالم بالا کا وہ کونسا عنصر ہے جس پر اس مقدس لفظ کی حکمرانی و سلطانی نہیں؟ آسمانی دنیا کا وہ کونسا گوشہ ہے جس پر اس حسین کلمہ کی بادشاہی نہیں؟ آسمانوں میں جگہ جگہ پر...... قوائم عرش پر...... حوروں کے سینوں پر...... باغات جنت کے درختوں کے پتہ پتہ پر...... شجر طوبیٰ کے ورق ورق پر...... سدرۃ المنتہیٰ کے برگ برگ پر...... دربانوں کے پہلوؤں پر...... ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان...... بہشت بریں کے محل محل پر...... جنت الفردوس کے حجرہ حجرہ پر...... دارالنعیم کے دروازہ دروازہ پر...... لوح محفوظ کے سینہ پر...... سرادق عرش پر...... لوح محفوظ کے صدر دروازہ پر بھی یہی پاکیزہ کلمہ مکتوب ہے۔

دریچہ عشق تو وا کرو...... نظر آئے گا...... ابو البشر کے کندھوں کے درمیان...... علی نبینا و علیہ السلام ...... سیدنا سلیمان کی انگوٹھی پر...... علی نبینا و علیہ السلام ...... صحائف انبیاء میں...... زبور کے اوراق پر...... تورات کے صفحات پر...... انجیل کے قراطیس پر...... یہی کلمہ طیبہ...... منقوش ہے:

وَجَآءَ اَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ طُفْتُ السَّمٰوَاتِ فَلَمْ اَرَ فِيْهَا مَوْضِعًا اِلَّا رَاَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَلَمْ اَرَ فِى الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً اِلَّا وَاسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ اسْمَهٗ ﷺ عَلٰى نُحُوْرِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَوَرَقِ آجَامِ الْجَنَّةِ وَشَجَرَةِ طُوْبٰى وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَالْحُجُبِ وَبَيْنَ

اَعْيُنِ الْمَلٰئِكَةِ.

حجة اللّٰه على العالمين، ۲۱۰ — الخصائص الكبرى، ۱:۷۔۶

جمع الوسائل، ۲:۱۸۲ — مدارج النبوت، ۱:۴۶۱

زرقانی على المواهب، ۵:۲۴۳ — مطالع المسرات، ۱۱۳

روایت کیا گیا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ كَتَبَهُ الْقَلَمُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِيْ.

حجة اللّٰه على العالمين، ۲۱۰

پہلی چیز جو قلم نے لوح محفوظ پر لکھی، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد (ﷺ) میرے رسول ہیں۔

ایک روایت میں ہے:

لَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ الْقَلَمَ اَنْ يَّكْتُبَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ كَتَبَ عَلٰى سُرَادِقِ الْعَرْشِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

حجة اللّٰه على العالمين، ۲۱۰

اللہ تعالیٰ نے جب قلم کو مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ لکھنے کا حکم دیا تو اس نے عرش کے خیموں پر لکھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

ایک اور روایت میں ہے:

مَکْتُوْبٌ اِسْمُهٗ ﷺ عَلٰی سَائِرِ الْمَلَکُوْتِ اَیْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْجِنَانِ وَمَا فِیْهَا وَسَائِرِ مَا فِی الْمَلَکُوْتِ

حجة اللّٰه علی العالمین، ۲۱۱

آپ کا اسم گرامی تمام ملکوت یعنی آسمان و جنت ...... اور جو کچھ ان میں ہے، ان پر مکتوب ہے۔

سنو سنو! سیدنا جابر ﷛ فرماتے ہیں:

بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

حجة اللّٰه علی العالمین، ۲۱۱۔ الخصائص الکبری، ۱:۷

سیدنا آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہے۔

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔"

آپ ہی سے روایت ہے:

کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

حجة اللّٰه علی العالمین، ۲۰۱/۱ الخصائص الکبریٰ، ۱:۸

سیدنا سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر لکھا تھا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

نگاہ محبت سے جبین کائنات کا مشاہدہ کرو...... پھر دیکھو گے کہ تحت الثریٰ سے عرش علا تک ہر جگہ یہی نام ارقام ہے...... کتنے ہی خوش نصیب لوگوں کو رب العالمین نے اس عالم زیریں پر اپنے حبیب کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ و التسلیم کے مقدس اسم گرامی کا نظارہ

کرادیا۔جس کو خالق ارض وسمانے اس خاکدان گیتی کی مختلف اشیاء پر اپنے ید قدرت سے رقم فرمایا......درختوں کے تنوں پر......پھلوں پر......مچھلیوں کے پہلوؤں پر......سبز کیڑوں کی جلد پر......بادلوں کی پیشانیوں پر......سونے کی مدفون تختیوں پر......پتھروں کے سینوں پر......چٹانوں کے ماتھوں پر......انسانوں کے چہروں پر......بچوں کی آنکھوں میں......گلاب کے پھولوں کی پتیوں پر......یہی پیارا اسم گرامی مرقوم ہے۔

حجۃ اللّٰہ علی العالمین، ۲۱۰تا ۲۱۵ الخصائص الکبری، ۱:۷۔۶

السیرۃ الحلبیہ، ۲۴۲/۱

ابو البشر علیہ السلام فرمارہے ہیں۔

اِنِّیْ طُفْتُ السَّمٰوَاتِ فَلَمْ أَرَ فِي السَّمٰوَاتِ مَوْضِعًا اِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ .

حجۃ اللّٰہ علی العالمین، ۲۱۰ الخصائص الکبری، ۱:۶

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۲۴۲ مدارج النبوت، ۱:۴۶۱

زرقانی علی المواہب اللدنیہ، ۳:۱۵۶

میں نے کائنات آسمانی گھوم کر دیکھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اسم محمد ﷺ نہ لکھا ہو۔

قلم قدرت اور نقوش محبت

سید الکونین ﷺ ...... کے اسم مقدس کے نقوش طیبہ...... کائنات ارضی و سماوی کے ذرہ ذرہ پر ثبت ہیں...... اوراق سیر و تواریخ...... اس البیلی محبتوں کی داستانوں سے اٹے پڑے ہیں ...... ان کا احصاء و استقصاء فقط طوالت کا باعث ہی نہیں ...... ناممکن بھی ہے...... باطن بیں نگاہیں تو تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک ہر شئی پر اسی نقش پاک کی حکمرانی مشاہدہ فرما رہی ہیں...... ظاہر بیں نگاہوں نے بھی عالم انسانیت سے لے کر آج تک...... خدا جانے کتنی ہی بار...... اشیائے کائنات کے سینہ پر...... قدرت الٰہیہ کے قلم سے...... محبت بھری اس کہانی کو پڑھا ہے...... اور قیامت تک پڑھنا ہے...... چند شواہد جن کے انتخاب پر...... انگشت بدنداں ہوں...... حاضر خدمت کر رہا ہوں:

1۔ سنو سنو! ابو البشر آدم علیہ السلام...... ارشاد فرما رہے ہیں...... پیدا ہوتے ہی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا...... میری پہلی نگاہ...... عرش الٰہی پر پڑی...... تو دیکھا وہاں مرقوم تھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہاں ہاں...... انسان اوّل کی نگاہِ اوّل...... اس نقش مبارک پہ ٹھہری،

لَمَّا خَلَقْتَنِیْ رَفَعْتُ رَأْسِیْ اِلٰی عَرْشِکَ فَاِذَا فِیْهِ مَکْتُوْبٌ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

السیرة الحلبیه، ۱:۲٤۱ حجة الله علی العالمین، ۲۱۰

نسیم الریاض، ۲:۲۲٤

2۔ سنوسنو......! قرآن حکیم......کی دل ربا صدا سنو......! سیدنا خضر علیہ السلام نے انطاکیہ کی بستی میں ایک گرتی ہوئی دیوار کو سیدھا کیا...... کَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا ......اس کے نیچے اصرم اور صریم دو یتیم بھائیوں کا خزانہ تھا......یہ انمول خزانہ کیا تھا......؟ خلیفۂ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں......یہ سونے یا سنگ مرمر کی تختی تھی......اس پر عربی میں ایک عبارت درج تھی......جس کے آخر میں تھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

السیرة الحلبیه، ۱:۲۴۴ حجة اللّٰه علی العالمین، ۲۱۲

نسیم الریاض، ۲:۲۲۸

3۔ سنوسنو......سیدنا ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما......ارشاد فرماتے ہیں: ہم آقائے دوجہاں ﷺ......کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے......اچانک ایک پرندے نے اپنی چونچ سے سبز بادام گرایا......سرورِ کونین ﷺ نے اٹھالیا تو اس میں سے ایک سبز رنگ کا کیڑا نکلا......جس پر پیلے رنگ سے مرقوم تھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِذَا بِطَائِرٍ فِيْ فَمِهٖ لَوْزَةٌ خَضْرَآءُ فَاَلْقَاهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَ فِيْهَا دُوْدَةً خَضْرَآءَ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهَا بِالْاَصْفَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

السیرة الحلبیه، ۱:۲۴۴ حجة اللّٰه علی العالمین، ۲۱۲

4۔ سنوسنو!......علی بن عبد اللّٰه الهاشمی کہتے ہیں......ہندوستان کے

ایک شہر میں بھینی بھینی خوشبو والا...... ایک خوبصورت سیاہ پھول دیکھا، جس پر سفید رنگ سے لکھا تھا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ صِدِّيْقٌ عُمَرُ فَارُوْ قٌ.

مجھے اس کے مصنوعی ہونے کا شک ہوا...... تو میں نے ایک ان کھلے پھول کو دیکھا، تو اس میں بھی یہی کلمات طیبہ درج تھے۔

فَرَأَيْتُ وَرْدَةً كَبِيْرَةً طِيْبَةَ الرَّائِحَة سَوْدَاءَ عَلَيْهَا مَكْتُوْبٌ بِخَطٍّ اَبْيَضَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ عُمَرُ فَارُوْقٌ فَشَكَكْتُ فِيْ ذَالِكَ وَقُلْتُ اِنَّهٗ مَعْمُوْلٌ فَعَمَدْتُ اِلٰى وَرْدَةٍ لَمْ تُفْتَحْ فَفَتَحْتُهَا فَكَانَ فِيْهَا مِثْلَ ذَالِكَ.

شرح الشفاء، ۲:۲۲۸ مدارج النبوت، ۱:۴۶۲

زرقانی علی المواهب اللدنیه، ۳:۱۵۷

5۔ اے عشاق مصطفیٰ ﷺ...... تمہیں دعوت نظارہ ہے ان دنوں پاکستان میں گوٹھ حاجی محمد کھوسہ ...... تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد سندھ میں ایک متبرک بیل، مولا بخش کھوسہ کے پاس ہے، جس کے پیٹ پر دائیں طرف میرے آقا کا اسم گرامی یا محمد لکھا ہوا ہے۔﴿صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم﴾

سہ ماہی دستگیر، ۹۲

تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ فرمائیں:

حجة الله علی العالمین ۲ تا ۲۱۶، السیرة الحلبیه ۱/۲۴۱ تا ۲۴۵

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر

اے عشاق مصطفے ...... سنو سنو! ...... صحیفہ قدس اعلان کر رہا ہے۔ عالم زیریں و بالا کا ذرہ ذرہ ...... بارگاہ الوہیت میں جبین بندگی خم کیے ہوئے ہے۔ زمین و آسمان کی ہر شے سجدۂ عبودیت بجالا رہی ہے

﴿اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا﴾

القرآن الکریم مریم ۱۹:۹۳

ہاں ہاں! ...... پوری کائنات ...... پروردگار عالم کے حضور ...... گلدستہ ہائے تسبیح پیش کر رہی ہے ..... تحت الثری سے لے کر عرش علا تک وہ کونسا ذرہ ہے جو حمد کے ترانے نہیں الاپ رہا ......؟

﴿......وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ......﴾

القرآن الحکیم الاسراء ۱۷:۴۴

اسی طرح کائنات کے گوشہ گوشہ سے ذکر مصطفیٰ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں، کیونکہ جہاں جہاں خالق کل کی اُلوہیت ہے، وہاں وہاں مدنی تاجدار ﷺ کی رسالت و رحمت ہے۔

لوحِ ذہن پر نقش کرلو کہ کائنات کا کوئی ذرہ جس طرح اُلوہیت خدا سے خالی نہیں،

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

القرآن الحکیم الفاتحہ ۱:۱

اسی طرح کائنات کو میرے محبوب کریم ﷺ کی رحمت کاملہ اپنے دامن میں سمیٹے

ہوئے ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾

القرآن الحکیم　　الانبیاء۲۱:۱۰۷

جی ہاں......! جس طرح جلسہ گاہِ کائنات میں حمد باری تعالیٰ کی نغمہ سرائی کی لحہ لحہ گونج اہل دل کو سنائی دے رہی ہے اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی مدحت سرائی بھی۔

ہاں ہاں......! تعجب کس امر پر ہے......؟ دیکھو دیکھو......مدنی ڈھول کے سراقدس پر تو ورفعنا لک ذکرک کا سہرا سجا ہے اور حمد رب العالمین کی معیت میں نعت مصطفے کے ترانوں کی گواہی دے رہا ہے ......سنو سنو......! بارگاہ کبریاً سے کیسی دل کش صدا آ رہی ہے:

اے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام......! جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا

اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ

تفسیر مظهری، ۱۰:۹۲۲　　احکام القرآن، ۲۰:۱۰۶

روح المعانی، ۱۵:۱۹۵　　مجمع البیان، ۱۰:۵۵۸

معالم التنزیل، ۴:۵۰۲　　الدر المنثور، ۶:۳۶۴

جامع البیان: ۳۰/۲۳۵　　مدارج النبوت: ۱:۱۲۵

الوفا، ۱:۳۶۳۔۳۷۴　　حجة اللّٰه علی العالمین، ۳۰

تبھی تو اہل مشاہدہ ہر جگہ دست قدرت سے مکتوب اسم گرامی کا نظارہ کرتے ہیں۔

ملا علی قاری علیه رحمة الباری فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ یَخْطُرُ بِالْبَالِ الْفَاتِرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظَّوَاهِرِ وَالسَّرَائِرِ اَنَّ هٰذِهٖ کُلَّهَا

كُشُوفَاتٌ مَكْشُوفَاتٌ لِاَهْلِهَا لَا يَرَاهَامَنْ لَّمْ يَسْتَاهِلْهَا وَرُبَّمَا يُقَالُ اِنَّ اسْمَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مَعَ اِسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرْسُوْمٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ بِحُكْمِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اَیْ جَعَلْنَا ذِكْرَنَامَعَكَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مِّنْ مَّلَكٍ وَّفَلَكٍ وَّبِنَاءٍ وَّسَمَآءٍ وَّ فَرْشٍ وَّحَجَرٍ وَّمَدَرٍ وَّشَجَرٍ وَّثَمَرٍ وَّنَحْوِ ذَالِكَ وَلٰكِنْ اَكْثَرَ الْخَلْقِ لَا يُبْصِرُوْنَ تَصْوِيْرَهُمْ وَنَظِيْرُهٗ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾

شرح شفاء، ۲:۲۲۸

ترجمہ: میرا دل گواہی دیتا ہے۔ حالانکہ ہر شئی کے ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان تمام واقعات کا تعلق کشف سے ہی ہے......اہل کشف ہی ان کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ، دوسرے نہیں...... یہ بھی بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی...... حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مقدس کے ساتھ ہر شئی...... ملک و فلک...... بناء زمین و آسمان...... فرش و عرش...... حجر و مدر ......شجر و حجر...... وغیرہ پر مرسوم ہے، لیکن اکثر لوگ یہ تصویر دیکھ نہیں پاتے...... اس کی نظیر رب کائنات کا یہ فرمان ہے: "ہر شئی باری تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں پاتے

جزائے محبت

سبحان اللہ سبحان اللہ......! ہر ذرہ کائنات کے سینہ پر اسم مصطفوی مکتوب ہے...... اس داستان عشق و محبت سے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ واقف تھے۔ تبھی تو سرور دو جہاں شفیع عاصیاں ﷺ اپنی انگشتری مبارک...... سالار کاروان عشق

......سیدنا صدیق اکبر ﷺ کو دی......اور فرمایا......اس پر لکھوالاؤ......لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه ......یارِ غار......محرمِ اسرار......ایک نقاش کے پاس گئے......دل محرمِ راز کو گوارہ نہ ہوا......کہ کائنات کے ہر ذرہ پر جب اسمِ جلالت کے پہلوئے محبت میں اسمِ رسالت ہے......تو یہاں ایسا نہ ہو......کیوں نہ ہو......؟ فرمایا! اس انگوٹھی پر نقش کردو......لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ......نقاش نے لکھ دیا......بارگاہِ رسالت میں پیش کی......آپ نے نگاہ نبوت جبین انگشتری پر ڈالی......تو لکھا تھا......لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. اَبُوْبَكْرِ اَلصِّدِّيْق ......فرمایا......یہ سب کچھ کیا ہے......؟ دست بستہ......بصد ادب احترام ......دھیرے دھیرے عرض کی......میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا......کہ آپ کے اسمِ گرامی کو ......اسمِ الٰہی سے جدا کروں۔ مَارَضِيْتُ اَنْ اُفَرِّقَ اِسْمَكَ عَنْ اِسْمِ اللّٰهِ

لیکن!......ابو بکر ......انگوٹھی پر فقط اسی قدر تو نہیں......؟ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق ﷺ شرمندہ ہو گئے......روح الامین بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے......اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ابو بکر الصدیق میں نے لکھا ہے......ابوبکر کو یہ گوارہ نہیں ہوا کہ آپ کا نام اللہ تعالیٰ کے نام سے جدا ہو......اور رب کریم نے یہ چاہا کہ صدیق اکبر ﷺ کا نام......آپ کے اسمِ گرامی سے جدا نہ ہو......

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَسَلَّمَ اَمَّا اِسْمُ اَبِىْ بَكْرٍ فَكَتَبْتُهٗ اَنَا لِاَنَّهٗ مَا رَضِىَ اَنْ يُّفَرِّقَ عَنْ اِسْمِ اللّٰهِ فَمَا رَضِىَ اللّٰهُ اَنْ يُّفَرِّقَ اِسْمَهٗ عَنْ اِسْمِكَ.

التفسیر الکبیر: ۱/۱۶۹

مژدہ جاں فزا

چہرہ وَالضُّحٰی......گیسوئے وَاللَّیل......دندان یٰسین ......جبین طٰہٰ ......دست وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ......اور نطق وَحْیٌ یُّوْحٰی کے دیوانوں......جھومو جھومو......خوشی مسرت کے نغمات گاتے ہوئے جھومو...... کائنات کے ہر رگ وریشہ پر......گلشن حیات کے ہر برگ وبار پر......صحرائے کائنات کے ہر خار پر......لوح فطرت کی سطر سطر پر......طنبورۂ جہاں کی تارتار پر......یہ کلمہ مکتوب......یہ لفظ منقوش......یہ نام مرقوم ......تمہیں نوید مسرت دے رہا ہے......مژدۂ جاں فزا سنا رہا ہے......ایک وجد آفریں خوش خبری دے رہا ہے۔

سنو سنو......! عقیدت ومحبت کے کانوں سے سنو......کائنات مکان ولا مکان کے ہر گوشہ سے یہ دلربا صدا آ رہی ہے کہ رب کائنات نے کائنات بھر کے خزانے دامن مصطفیٰ میں ڈال دیئے ہیں......دنیا وجہان کی کلیدیں دست مصطفیٰ کو تھما دی ہیں......تب ہی کائنات کے عنصر عنصر پر آپ کے مقدس نام نامی اسم گرامی کی مہر حکومت ثبت ہے۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

سو آؤ......بھاگ کر آؤ......دنیا کے طلب گارو......! دین کے متلاشیو......! دامن زیست کمال اخلاص وعقیدت سے صاحب کوثر کے در اقدس پر پھیلا دیں......بس دامن پھیلانے کی دیر ہے......دیکھنا پھر جھولیاں کس طرح لبریز ہوتی ہیں......یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ......ہمارے بوسیدہ ولرزیدہ دامان زیست کی لاج رکھیو۔

2

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِہٖ

وَ شَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ

فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

وَضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ اِلٰى اِسْمِهٖ

اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ترجمہ:

آپ کا اسمِ مقدس اپنے اسمِ عالی سے مشتق کیا۔

صاحبِ عرش محمود اور یہ محمد ہیں ﷺ۔

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کے اسمِ مبارک کو اپنے نامِ اقدس سے ملا دیا۔

جبھی تو مؤذن نے پانچوں وقت اَشْهَدُ کیا۔

ہر شان نرالی ہے

اے مازاغ بھرے نینوں کے شیدائیو......خبر دار خبردار......تاجدار کائنات ﷺ کے کسی گوشہ حیات کو خود پر قیاس نہ کرنا......یہ خلاف ادب ہے......یہ سوئے ادبی ہے......نہ ہوگا......اوروں کے ناموں میں معنیٰ وصفی کا اعتبار نہ ہوگا......فقط معنیٰ علمی ملحوظ ہوگا......اوروں کے ناموں سے مقصود فقط امتیاز و تعین ہوگا......لیکن اس ذات پاک کے ہر ہر نام میں صفت بھی مطلوب ہے۔

لَا يَخْفٰى اَنَّ جَمِيْعَ اَسْمَآئِهٖ ﷺ مُشْتَقَّةٌ مِّنْ صِفَاتٍ قَامَتْ بِهٖ تُوْجَبُ لَهُ الْمَدْحُ وَالْكَمَالُ فَلَهٗ مِنْ كُلِّ وَصْفٍ اِسْمٌ.

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۷ جلاء الافہام، ۹۲ تا ۹۶ سعادت دارین، ۳۸۰

ہاں ہاں ......تاجدار کائنات ﷺ کے اسمائے گرامی ہوں یا خالق کائنات کے......یا صحیفۂ ہدایت کے......سب کے سب شانِ علمیت کے بھی حامل ہیں اور شان وصفیت کے بھی......

جی ہاں اسمائے باری تعالیٰ......تو اسمائے حُسنٰی ہیں......یہ حسن مجرد لفظ کے اعتبار سے ہی نہیں......بلکہ اوصاف کمال پر دلالت کے اعتبار سے بھی ہے......ایک عربی ایک قاری کی تلاوت سنتا ہے۔

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

القرآن الحکیم

عرب کہتا ہے...... یہ کلام باری تعالیٰ نہیں ہوسکتا......قاری کہتا ہے تو کلام الٰہی کی تکذیب کرتا ہے......لیکن عرب مُصر ہے ......قاری دوبارہ حافظہ پر زور ڈالتا ہے اور کہتا ہے......وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْم کی بجائے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْم ہے۔عرب پکار اٹھتا ہے،تو نے سچ کہا،وہ عزیز حکیم ہے تبھی تو قطع ید کا فیصلہ دیا......اگر وہ مغفرت فرماتا،تو یہ فیصلہ نہ ہوتا۔

غور تو کرو!......عرب کا اصرار......اس بنا پر تھا......کہ اسمائے باری تعالیٰ غفور رحیم کے معانی وصفیہ،مضمون کلام سے مطابقت نہیں رکھتے۔

روز روشن کی طرح واضح ہوا......کہ اسمائے باری تعالیٰ اوصاف کمال پر بھی دال ہیں

......

ہاں ہاں بالکل اسی طرح ......سید دوعالم ﷺ کے اسمائے طیبہ صفات کمال پر دال ہیں......ہرگز ہرگز مجرد علم نہیں ہیں۔

سنو سنو! گل گلاب کی سرسبز پنکھڑیوں سے بھی......لطیف و نازک لب ہائے مقدس سے......کیسے نور و سرور سے لبریز کلمات طیبات نکل رہے ہیں۔

”میرے کئی اسماء (مقدسہ) ہیں،میں محمد ہوں،میں احمد ہوں،میں ماحی ہوں کیونکہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر مٹائے گا۔“

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيُّ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ.

البخاری،۱:۱:۵۰۱ المسلم،۲:۲۶۱ الترمذی،۲:۱۰۷

المشکوۃ،۵۱۵	مسند احمد ٤:٨٤-٨٠	مصنف عبد الرزاق،١٩٦٥٧
مسند الحمیدی،٥٠٠	الطبرانی الکبیر،١٢٢:٢	الکثیر،٤٢٥:٦ ، ١٣٥:٧
دلائل ابونعیم،١٢:١	شمائل ترمذی،١٩٦	شرح السنه،٢١١:١٣
التاریخ الصغیر،١٠:١	البغوی،٢٦٥:٥	اتحاف السادۃ المتقین،١٦١:٧
کنز العمال،٣٢١٦٥،	دلائل البیهقی،١٥٢:١	مصنف ابن ابی شیبه،٤٠٧:١١
الوفا ،١٠٣:١	شمائل ترمذی مع جمع الوسائل،١٨١:٢	

دیکھو دیکھو......! سید الکونین رحمۃ اللعالمین ﷺ خود معانی وصفیہ کو خود اپنی ذات اقدس کے لئے ثابت کر رہے ہیں۔

اور سنو سنو......! شاعر رسول سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اسی شرف کو بیان فرما رہے ہیں۔

وَ شَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

"اللہ تعالیٰ نے اپنے اجلال کی خاطر اپنے اسم سے ان کا اسم جدا کیا۔

صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد ہیں" صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حمد سے نسبت عجیبه

سبحان اللہ سبحان اللہ ......تاجدار کائنات فخر موجودات ﷺ کا......یہ اسم گرامی......یہ اسم ذاتی......حمد سے مشتق ہے......

اے اہل نظر......اے اہل فکر......آؤ غور کریں......اس نفس قدسی کو حمد سے کیسی نسبت ہے......صفحات کائنات کی سطر سطر پڑھو......حمد کے جس قصر عظیم الشان میں آپ جلوہ گر ہیں......وہاں کوئی دوسرا نظر نہ آئے گا۔

ہاں ہاں...... قراطیس تواریخ پر...... لفظ لفظ کے تعاقب میں نظر وفکر کے اسپ تازی سرپٹ دوڑاؤ...... یقیناً اور یقیناً...... بے نیل ومرام لوٹو گے...... حمد کے جس تخت مرصع پر آپ جلوہ گر ہیں...... اس کے قرب وجوار میں بھی کوئی نظر نہ آئے گا۔

﴿......مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۞ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِاً وَّهُوَ حَسِيْرٌ﴾

القرآن الحكيم الملك ٦٧:٤-٣

1۔ آپ کی تعریف وحمد...... خالق دو جہاں کر رہا ہے...... ملائکہ کر رہے ہیں۔

سنو سنو......! صحیفہ قدس کی آواز دلربا سنو۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ......﴾

القرآن حكيم الاحزاب ٥٦:٣٣

یہ صلاۃ الٰہی...... فرشتوں کے جھرمٹ میں ثناء باری تعالیٰ ہی تو ہے۔

صَلٰوةُ اللّٰهِ .... ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ.

البخاری ٢:٧٠٧ المواهب اللدنيه مع الزرقانی، ٢٢٦:٦

الشفاء، ٤٨:٢

هُوَ مَحْمُوْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَحْمُوْدٌ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ .

(جلاء الافهام، ٩٦)

2۔ آپ کی تعریف ثنا...... انبیاء ومرسلین کر رہے ہیں۔

مَحْمُوْدٌ عِنْدَ اِخْوَانِهٖ اِنَّ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ .

(جلاء الافہام،۹٦)

3۔آپ کی تعریف میں......زمین والے......رطب اللسان ہیں۔

مَحۡمُوۡدٌ عِنۡدَ اَهۡلِ الۡاَرۡضِ كُلِّهِمۡ.

4۔آپ کی تعریف وحمد......کے زمزمے زمین وآسمان والے بجالارہے ہیں۔

فَهُوَ الَّذِی يَحۡمَدُهٗ اَهۡلُ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ وَاَهۡلُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ .

السیرۃ الحلبیہ،۱:۸۹،۲۳۵

5۔آپ کی امت......امت حماد ہے......

آسائش وآرام ہو......یا کرب وآلام......اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔

اُمَّتُهُ الۡحَمَّادُوۡنَ يَحۡمَدُوۡنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ .

جلا الافہام،۹٦

6۔آپ کی اور آپ کی امت کی نماز کا آغاز۔۔۔۔حمد باری تعالیٰ سے ہے۔

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ ....

7۔آپ کے خطبہ کا آغاز......حمد سے ہے......

نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ ....

8۔آپ کی کتاب......قران کریم کا آغاز......حمد......سے ہے۔

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾

لو وہ قد بے سایہ ا ب سایہ کناں آیا

9۔قیامت کے روز......میدان محشر میں......آپ کے دست اقدس میں......لواء الحمد ہوگا......

سنوسنو......! تاجدار کائنات ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں:

روز قیامت......لواء الحمد......میرے ہاتھ میں ہوگا......اور سارے انبیاء کرام ......سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسٰی علیہ السلام تک......اس کے نیچے تشریف فرما ہوں گے......

بِيَدِىْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِىْ.

الترمذی، ۲:۱۴۳ الدارمی، ۱:۲۶ ابن ماجه، ۳۱۶

المشکوۃ، ۵۱۳ اتحاف سادة المتقین، ۱۰:۴۸۹

امام العرفاء سید عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ نے......عشق ومحبت کے گلدستے چنے ہیں......آیئے! ان کی مہک سے مشام جان معطر کرلیں۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ وَهُوَ نُوْرُ الْاِيْمَانِ وَجَمِيْعُ الْخَلَائِقِ خَلْفَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ وَمِنْ غَيْرِ اُمَّتِهٖ مَعَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَتَكُوْنُ كُلُّ اُمَّةٍ تَحْتَ لِوَاءِ نَبِيِّهَا وَلِوَاءُ نَبِيِّهَا يَسْتَمِدُّ مِنْ لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَعَ اُمَمِهِمْ عَلٰى اَحَدِ كَتِفَيْهِ وَاُمَّتُهُ الْمُطَهَّرَةُ عَلَى الْكَتِفِ الْاٰخَرِ وَفِيْهَا الْاَوْلِيَاءُ بِعَدَدِ الْاَنْبِيَاءِ وَلَهُمْ اَلْوِيَةٌ مِّثْلَ مَا لِلْاَنْبِيَاءِ وَلَهُمْ مِّنَ الْاَتْبَاعِ مِثْلَ مَا

لِلْاَنْبِيَاءِ وَيَسْتَمِدُّوْنَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَسْتَمِدُّ اَتْبَاعُهُمْ مِنْهُمْ كَحَالِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ . جواهر البحار، ۲:۲۸۳ الابریز، ۲۵۶

ترجمہ: لواءالحمد......وہ نورِ ایمان ہے، جو نبی اکرم ﷺ سے ضوفشاں ہوگا اور ایک علمِ بلند کی شکل میں نمودار ہوگا۔ آپ آگے آگے قائدانہ شان سے تشریف لے جارہے ہوں گے۔ تمام مخلوق اور تمام امم اپنے انبیاء کے سنگ آپ کے پیچھے پیچھے تابع اور مقتدی کی حیثیت سے چل رہے ہوں گے۔ ہر امت اپنے نبی کے علم کے نیچے ہوگی اور ان کے نبی کا علم حضور قائدالمرسلین ﷺ کے لواءالحمد سے اکتسابِ نور کرے گا اور اس سے مستفیض و روشن ہوگا۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سمیت حضور سرورِ دو عالم ﷺ کے پیچھے ایک کندھے پر ہوں گے اور آپ کی امت مطہرہ دوسری جانب۔ اس امت میں اولیاء کرام کی تعداد انبیاء کرام کے برابر ہوگی۔ ان میں ہر ولی کے ہاتھ میں علمِ نور ہوگا اور ہر ولی کے اتباع کی تعداد دوسرے انبیاء کرام میں سے ہر نبی کے اتباع کے برابر ہوگی۔ ان کے اعلام نبی کریم ﷺ کے لواءالحمد سے مستنیر ہوں گے اور اتباع پر اس نور کی بارش کریں گے، جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام اسی لواءالحمد سے نور حاصل کر کے اپنی امتوں کو ظلمت کدہ حشر میں روشنی عطا فرمائیں گے۔"

دیکھو دیکھو......! چشمِ تصور سے......اس حسین و جمیل منظر کو دیکھو......اس عجیب و غریب قائدانہ شان کو دیکھو......لواءالحمد کی عظمتوں کو دیکھو، اور ایمان کو تازہ کرو۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

اب تو سجدہ سے سر کو اٹھا لو

10۔آپ کا مقام......مقام محمود ہے......

سنو سنو......! قرآن حکیم......کیسا مژدہ ایمان سنا رہا ہے......

﴿عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

القرآن الحکیم　　بنی اسرائیل ۱۷:۷۹

آپ کو......آپ کا رب، مقام محمود پر جلوہ فگن کرے گا......

سنو سنو ......یہ وہ مقام عظیم ہے،

روز محشر......جب آپ اس مقام پر فائز ہوں گے......سب مخلوق......اولین و آخرین آپ کی مدح و ثنا میں رطب اللسان ہوگی......ان ہی کی جانب......اپنی نجات و خلاصی کے لئے مجسم امید بن کر ٹکٹکی باندھ کر تکتے ہوں گے......ان ہی کی نگاہِ لطف و عنایت کے منتظر ہوں گے......

جب ساری مخلوق......سارے انبیاء سے مایوس ہو کر......آپ کی دہلیز پر دریوزہ گری کرے گی......اپنی زبوں حالی اور کسمپرسی کی داستان غم......اور حکایت رنج و الم زبان بے زبانی سے عرض کرے گی،

تو حضور سرورِ دو عالم ﷺ......اسی مقام محمود پر فائز ہو کر......مجرموں اور عاصیوں کا سہارا بن کر......پیغام امن و راحت بن کر......سجدہ ریز ہو کر......حمد ثنا کے پھول......تسبیح و تہلیل کے جواہر بارگاہ اُلوہیت میں پیش کریں گے۔

یہ سجدہ طویل ہوگا......تو رحمت، غضب پر......جود و کرم، سزا و عذاب پر......عطا و

زوال، جاہ جلال پر غالب آجائے گی..... عرش علا کی بلندیوں سے محبت بھری آواز آئے گی

.....

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.

البخاری، ۲:۱۱۱۸ — الدارمی، ۱:۲۸، — ابن ماجه، ۳۲۰

الترمذی، ۲:۱۴۳ — المشکوٰۃ، ۴۸۸ — الدرالمنثور، ۴:۱۹۸

السنه لابن عاصم، ۲:۲۸۴ — الوفاء ۲/۸۱۹ — مسند احمد، ۱:۸۲

مدارج النبوۃ، ۱:۴۸۹ — شعب الایمان للبیهقی، ۱:۶۱۱

الاسماء والصفات، ۱۳۰ — اتحاف السادۃالمتقین، ۱۰:۴۹۱۔۴۹۲

اے محبوب ﷺ ..... سر فخر و ناز بلند تو کیجئے ..... جو کہو گے سنوں گا ..... جو مانگوں گے عطا کروں گا ..... جس کی شفاعت کرو گے قبول کروں گا۔

لوازمات حمد

سبحان اللہ سبحان اللہ ..... جب آپ کے لئے حمد ثابت ہوگی ..... تو حمد ..... کے تمام لوازمات بھی ثابت ہوں گے .....

اِذَاثَبَتَ الشَّئُ ثَبَتَ بِلَوَازِمِهٖ.

لوازمات حمد سے ثناء ..... محبت ..... اور جلال و تعظیم ہے۔

اَلْحَمْدُ هُوَيَتَضَمَّنُ الثَّنَاءَ عَلَى الْمَحْمُوْدِ وَمَحَبَّتَهٗ وَاِجْلَالَهٗ وَتَعْظِيْمَهٗ هٰذَاهُوَ حَقِيْقَةُ الْحَمْدِ.

جلاء الافہام، ۹۲ — روح المعانی، ۱:۷۰ — سعادت الدارین، ۳۸۰

جی ہاں......محبت کا کمال یہ ہے کہ اجلال و تعظیم کے ساتھ ہو......اس کے بغیر محبت ناقص ہے ادھوری ہے......یونہی اجلال و تعظیم بھی محبت کے بغیر......نامکمل اور ناتمام ہے...... پڑھو پڑھو......اوراق سیر و تواریخ پڑھو......خالق کائنات نے محبوب کائنات ﷺ کی محبت بھی......اور اجلال بھی......دونوں ہی قلوب کائنات میں راسخ کر دیئے۔

محبت کا حسین منظر

محبت کا حسین منظر دیکھو......!سیدنا عبد اللّٰہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ ......بارگاہ عشق و محبت میں حاضری دیتے ہیں......

عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم!

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَسَلَّمَ

آپ مجھے میری جان، میرے مال، میرے اہل و عیال سے زیادہ محبوب ہیں:

''اگر میں (روزانہ) آپ کی بارگاہ میں حاضری دے کر زیارت نہ کروں تو مجھے خوف ہے کہ میں مر جاؤں گا۔''

وَلَوْ لَا اِنِّی اٰتِیْکَ فَاَرَاکَ لَرَأَیْتُ اَنْ اَمُوْتَ ۔

المواھب اللدنیة، ۲:۹٤

یہ عرض کرتے ہی آنکھیں چھلک پڑیں......استفسار کرنے پر عرض کی میں سوچ رہا ہوں کہ ایک دن آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے......ہم پر بھی موت واقع ہوگی ......جنت میں آپ تو انبیاء کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے......اور ہم اگر جنت میں

گئے بھی، تو آپ کے مقام سے بہت دور ہوں گے...... یہ مکالمہ محبت سن کر پروردگار عالم نے روح الامین کو یہ نوید مسرت دے کر بارگاہ رسالت میں بھیجا۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

القرآن الحکیم النساء ٤:٦٩

ہاں ہاں...... پھر وہ جانکاہ وقت آیا...... جب سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو...... کھیتوں میں کام کرتے ہوئے...... وصال ارتحال کی خبر پہنچی...... اس عاشق صادق نے بارگاہ الوہیت میں ہاتھ بلند کیے اور عرض کی:

"اے میرے رب عظیم......! میری آنکھوں کی بینائی ختم کر دے...... تاکہ میں اپنے حبیب محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے دیکھ ہی نہ سکوں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمالیا۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ بَصَرِیْ حَتّٰی لَا اَرٰی بَعْدَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ اَحَدًا فَكُفَّ بَصَرُهٗ.

آپ سے ایسی کمال محبت کیوں نہ ہوتی...... آپ تو محمد ﷺ ہیں......اور حمد...... محبت کے سوا متحقق نہیں ہوسکتی۔

ہاں ہاں...... اکثر اوقات...... محبت کے جذبات میں شدت آتی ہے تو تکلفات کے پردے مرتفع ہوجاتے ہیں...... ہیبت وجلال منعدم ہوجاتا ہے۔ اب محبت ناقص ہوجاتی ہے......

ہیبت و جلال

آؤ......ارباب فکر و نظر......محبت کا نظارہ تو کیا......ہیبت و جلال کا بھی مشاہدہ کرو......باوصف اس کے......کہ ہنس مکھ میں خوش اخلاقی کی منزل منتہی پر فائز ہیں......لب ہائے مقدسہ پر اکثر اوقات دھیمی دھیمی مسکراہٹیں ڈیرے جمائے رکھتی ہیں......دل آزار اور ناگوار بات سن کر بھی اکثر درگزر فرماتے ہیں...... بے تکلفی کے ان موجبات کے باوجود......نگاہ تصور سے مشاہدہ کرو......بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام ساکن و صامت آپ کی گفتگو مبارک اسی قدر انہماک و استغراق سے سماعت کرتے ہیں......جس طرح ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں......اگر معمولی سی بھی حرکت ہوئی تو وہ اڑ جائیں گے۔

وَاِذَا تَکَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُ ہٗ کَاَنَّمَا عَلٰی رُؤُوْسِھِمُ الطَّیْرُ .

سعادت الدارین، ۳۸۴ جلاء الافہام، ۱۰۲ الشفاء، ۲: ۳۱

سنو سنو......!سیدنا عمر بن عاص صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں......سید الکونین ﷺ سے زیادہ کوئی شخص مجھے محبوب نہ تھا، لیکن اگر میں آپ کا حلیہ مبارک بیان کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا، کیونکہ آپ کی ہیبت و اجلال کا یہ عالم تھا کہ کبھی آنکھ بھر کر آپ کو دیکھ نہ سکا......

لَمْ اَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْہُ وَلَا اَجَلَّ فِیْ عَیْنَیَّ مِنْہُ قَالَ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَصِفَ لَکُمْ لَمَا اَطَقْتُ لِاَنِّیْ لَمْ اَمْلَاءُ عَیْنَیَّ مِنْہُ اِجْلَالًا لَہٗ.

سعادت الدارین، ۳۸۵ جلاء الافہام، ۱۰۳ الشفاء، ۲: ۳۰

عمدۃ القاری، ۱: ۱۴۴ مدارج النبوت، ۱: ۵۳۹

تعظیم و تکریم

آپ کی تعظیم وتکریم کی حکایت دل پذیر سننا چاہو تو......سنو......عروہ بن مسعود ......قوم قریش سے کہہ رہے ہیں......میں نے قیصر وکسری کے دربار بھی دیکھے ہیں ......لیکن جو تعظیم وتکریم اور ہیبت وجلال......دربار مصطفوی کا دیکھا ہے......وہ کہیں بھی نظر نہیں آیا......آپ کی تعظیم کے لئے صحابہ کرام ٹکٹکی باندھ کر آپ کی طرف دیکھتے نہیں......اور جب آپ اپنی بینی مبارک جھاڑتے ہیں آپ کے صحابہ اپنے ہاتھ دراز کر لیتے ہیں......اور پھر اپنے چہروں اور سینوں پر مل لیتے ہیں......جب آپ ﷺ وضو فرمانے لگتے ہیں تو آپ کے استعمال شدہ پانی کے حصول کے لئے جنگ کا سا منظر کھنچ جاتا ہے۔

يَا قَوْمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ وُفِدْتُ عَلٰى كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ وَالْمُلُوْكِ فَمَا رَأَيْتُ مَلِكًا يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ مَايَحُدُوْنَ النَّظَرَ اِلَيْهِ تَعْظِيْمًا لَهٗ وَمَا يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيَدْلُكُ بِهَا وَجْهَهٗ وَصَدْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ.

سعادت الدارین، ۳۸۶ جلاء الافہام، ۱۰۳ الشفاء، ۲: ۳۰

مدارج النبوت، ۱: ۵۳۹

جی ہاں......اس قدر تعظیم وتکریم......ہیبت اجلال کیوں نہ ہوتا یہ تو لوازمات حمد سے ہیں......اور آپ تو محمد ہیں......صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

تو زندہ ہے واللہ

ہاں ہاں......! جب میرے کریم آقا ﷺ کی حمد ثابت ہوگئی، تو یہی حمد...... بانگ دہل اعلان کررہی ہے...... کہ تاجدار کائنات ﷺ زندہ و جاوید ہیں......اور سارا عالم ان کے فیوضات سے ہی زندہ ہے، کیونکہ...... حمد...... زندہ کے ساتھ خاص ہے اور...... مدح زندہ اور غیر زندہ کے ساتھ عام ہے اِنَّ الْمَدْحَ قَدْ یَحْصُلُ لِلْحَيِّ وَلِغَیْرِ الْحَيِّ فَثَبَتَ اَنَّ الْمَدْحَ اَعَمُّ مِنَ الْحَمْدِ

تفسیر الکبیر، ۱:۲۱۸

سنوسنو......! قرآن حمید فرقان مجید......شہداء کی زندگی کا اعلان کررہا ہے اور تنبیہ فرمارہا ہے کہ ان کو مردہ نہ کہو...... زبان سے کجا...... دل میں بھی ان کی موت کا وہم نہ لاؤ......

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴾

القرآن الحکیم آل عمران ۳:۱۶۹

شہداء کو زندگی عطا ہوئی...... وانبیاء کے لئے بدرجہ اولی ثابت ہو جائے گی......اور سید الانبیاء ﷺ کی زندگی ...... شک وشبہ سے بالاتر ہوگی...... کیونکہ کائنات و عالم بالا میں کسی کا رتبہ سرکار دو عالم ﷺ سے ارفع واعلیٰ نہیں ہے۔

سنوسنو......! حضور سید الکونین خاتم المرسلین ﷺ کا ارشادِ گرامی کس قدر واضح ہے:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ

الخصائص الکبری، ۲:۲۸۱ الحاوی للفتاوی، ۲:۲۶۴

انبیاء کرام تو اپنی قبور میں حیات جاودانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز ادا کرتے ہیں۔ اے ارباب عقل و دانش ......وہ تو روح کائنات ہیں روح نہ ہو تو بدن ناکارہ و متعفن ہو جاتا ہے......یہ رنگینیاں یہ زہتیں ......یہ ہوائیں ......یہ صدائیں......ہر طرف زندگی ہی زندگی......کتنی بڑی دلیل ہے......کہ جسد کائنات میں روح کائنات موجود ہے......

جو تیری یاد میں گزر جائے

سنو سنو ......!زلف واللیل کے اسیرو......!ہر دم حمد محبوب میں مصروف رہو ......کیونکہ حمد حبیب سے نہی وارد نہیں ہوئی......بعض صورتوں میں مدح کی ممانعت آئی ہے۔

اِنَّ الْحَمْدَ مَأْمُوْرٌ بِهٖ مُطْلَقًا.

روح المعانی،۱:۷۰ الکبیر،۱:۲۱۷

جی ہاں......حمد کسی بھی پہلو سے ممنوع و محذور نہیں ہے......ان کا ذکر کرو......ہر دم ذکر کرو......ان کی یادوں کی خوشبوؤں سے فضائے دل معطر کرو......ہر لمحہ آباد کرو......شب و روز ان کے ہجر میں آنسو بہاؤ کیونکہ......"قابل دید ہے وہ آنکھ جو محو جستجو ہے"

دن وہی دن اور شب وہی شب ہے جو تیری یاد میں گزر جائے

جی ہاں......!وقت سحر کے حسین لمحات میں......اشک ریزی کے سنگ......بارگاہ صمدیت میں التجا کرو۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ میری صَلِّ عَلٰی کہتے کہتے

محسن اعظم

حضور سرورِ عالم ﷺ کی تعریف کرو، کیونکہ ان کا احسان تو ساری کائنات پر ہے
۔لفظ محمد ﷺ ...... بڑا واضح اعلان کر رہا ہے کہ ساری کائنات ان کے احسان کی محتاج ہے
، کیونکہ وہ محمد ہیں.... ﷺ ......اور حمد احسان کے بعد ہی ہوتی ہے۔

اَمَّا الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ لَایَکُوْنُ اِلَّا بَعْدَ الْاِحْسَانِ

تفسیر الکبیر، ۱:۲۱۸

جی ہاں ......کائنات کا ہر ہر وجود اپنے حدوث میں ...... بقا میں ......مراتب کمال
تک پہنچنے میں ......رحمت مصطفوی کا محتاج ہے......سنو سنو......!
قرآن کریم اس راز سے نقاب کشائی کر رہا ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ الانبیاء ۲۱:۱۰۷

کون ہے.....؟ جس پر میرے آقا ﷺ کا احسان نہیں......؟ اور تو اور ہیں......انبیاء
کرام......اور مرسلان عظام پر بھی فیوضات الٰہیہ کو دست مصطفیٰ نے تقسیم کیا ہے......
سنو سنو......! غوث زماں عارف کامل سیدی عبد العزیز دباغ علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں:

انبیاء......اولیاء......مومنین......سب کے سب اپنی طاقت کے مطابق نور مصطفوی
سے سیراب ہوتے ہیں ......ہاں ہاں......کفار کے اجساد بھی اگر نور سے فیض حاصل نہ
کرتے، تو بطن مادر میں ہی جہنم کی آگ ان کو بھسم کر دیتی......سنو سنو......! یہی وجہ ہے کہ جہنم

میں پھینکنے سے قبل ان سے نور مصطفوی چھین لیا جائے گا۔

اِنَّهٗ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَقَی الْمَخْلُوْقَاتُ وَالْاَنْبِیَاءُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کُلٌّ عَلٰی قَدْرِ طَاقَتِهٖ.......وَلَا تَخْرُجُ(جَهَنَّمُ)اِلَیْهِمْ وَتَأْکُلُهُمْ حَتّٰی یُنْزَعَ مِنْهُمْ ذَالِکَ النُّوْرُ الَّذِیْ صَلُحَتْ بِهٖ ذَوَاتُهُمْ .

حجة اللّٰهِ علی العالمین، ۵۳

حضرت امام بوصیری علیه الرحمه کی صدائے عقیدت بھی سن لو:

وَکُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
وَکُلُّ آیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

القصیدة البرده، شعر ۳۹-۵۲

ترجمہ: "اللّٰہ ﷻ کے تمام رسول آپ کے سمندر سے ایک چلو یا موسلا دھار بارش سے ایک گھونٹ طلب کرنے والے ہیں......

......تمام معجزات جو انبیاء کرام علیهم الصلوٰة والسلام لائے ان کو وہ آپ ہی کے نور سے حاصل ہوئے۔"

جی ہاں......تو جب ساری کائنات پر ان کے احسان ہی احسان ہیں تو سب کے سب ان کی تعریف میں رطب اللسان کیوں نہ ہوں......ہاں ہاں......آپ تو محمد ہیں

کہ گمان نقص جہاں نہیں

ہاں ہاں...... سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام...... محمد ہیں...... آپ کی صفات تو صفات کاملہ...... منزہ عن النقائص والعیوب ہیں...... کیونکہ حمد ہوتی ہی صفات کمال پر ہے...... جب صفات کاملہ ہیں، تو ذات بھی کاملہ ہے...... اور کاملہ تبھی ہو گی۔ جب ہر عیب بشریت سے پاک ہو گی......

ہاں ہاں...... یہ ہی اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ آپ ہر نقص بشریت سے پاک ہیں۔

اَنْ تَكُوْنَ الصِّفَاتُ الْمَحْمُوْدَةُ صِفَاتِ كَمَالٍ

روح المعانی، ۱:۰ ۷

اس حقیقت میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ آپ کی...... سب کی سب صفات...... صفات کاملہ ہیں...... اس لئے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنا نے آپ کے اخلاق حمیدہ...... صفات حسنہ کو قرآن کہا ہے:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

مسند احمد بن حنبل، ۶:۹۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲:۴۹۹
دلائل النبوة للبیهقی، ۱:۳۰۹
اتحاف سادة المتقین، ۷:۹۲_۳۱۸
الدر المنثور، ۶:۲۱۰_۲۵۰
کنز العمال: ۱۸۳۷۸، ۱۸۷۱۸
الادب المفرد للبخاری، ۳۰۸
البدایه والنهایه، ۶:۳۵
ابن کثیر، ۵:۴۵۴، ۸:۲۱۴
الطبری، ۲۹: ۳

اور قرآن حکیم بابنگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ مجھ میں کوئی عیب ......کوئی ریب ......کوئی نقص نہیں......سنوسنو......قرآن حکیم سنو......!

﴿ الٓمٓ ۞ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ ج فِیْهِ ...... ﴾

القران الحکیم البقرہ ۲:۲۔۱

آپ کی صفات قرآن میں......اور قرآن ہر نقص سے منزہ ہے......مبرا ہے ......نتیجہ صاف ظاہر اور واضح ہے، جس کا اعلان سیدنا حسان بن ثابت ﷺ کر رہے ہیں

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

آپ ﷺ سے حسین تر میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا۔

آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔

آپ ﷺ کو اس طرح پیدا کیا گیا جس طرح آپ چاہتے تھے۔

تبھی تو مالک ارض وسما آپ کے قول کو اپنا قول فرما رہا ہے:

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی. ﴾

القرآن الحکیم النجم ۵۳:۴۔۳

تبھی تو مالک دو جہاں خالق کون و مکاں آپ کے فعل کو اپنا فعل کہہ رہا ہے:

﴿ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ﴾

القرآن الحکیم الانفال ۸ :۱۷

جمال ہی جمال

سبحان اللہ سبحان اللہ ......محمد ﷺ وہی ذات ہے ......جس میں کمال ہی کمال ہو...... جمال ہی جمال ہو...... جس کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ حسن ہی حسن ہو...... جن کی زندگی کا ہر ہر گوشہ...... سورج سورج چمکتا ہو...... جنکے اطوار حیات میں سے ہر ہر طور طریقہ...... چاند چاند دمکتا ہو...... نام ہی ایسا ہے...... جو کمالات کی طرف اشارہ کر رہا ہے...... ارے یہ نام لے کر...... کوئی آپ کی برائی کیسے کرے؟...... کرے تو اپنی تکذیب خود ہی کرے...... یہی وجہ ہے کہ...... کفار و مشرکین...... مخالفین معاندین آپ کی مذمت کرتے...... تو نام محمد سے نہیں...... بلکہ وہ بگاڑ کر اس نام کا مذمم بنا لیتے...... صحابہ کرام سماعت فرماتے...... چیں بہ چیں ہوتے...... آکر ان بدبختوں کی ہرزہ سرائی کا تذکرہ گوش گزار کرتے...... سید الکونین ﷺ فرماتے...... دیکھو دیکھو...... میرے مالک خالق نے قریش کی مذمت و لعنت سے مجھے کس طرح محفوظ کر لیا ہے...... وہ گالیاں مذمم کو دیتے ہیں ...... وہ لعنتیں مذمم پر کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں...... ﷺ......

اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يُصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتُمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ.

الصحیح البخاری، ۱:۵۰۱ — المشکوۃ، ۵۱۵

السنن الکبری للبیهقی، ۸:۲۵۲ — کنز العمال، ۳۱۹۶۸

مسند الحمیدی، ۱۱۳۶ — اتحاف سادۃ المتقین، ۷:۱۶۱

دلائل للبیهقی، ۱:۱۰۲ — دلائل ابو نعیم، ۱:۶۱ — القرطبی، ۲۰:۲۳۰

لُغوی حُسن

دانائے سبل......ختم رسل......مولائے کل...... ﷺ کا اسم گرامی محمد ہے اس کا مادہ اشتقاق......ح.م.د ہے اور باب تَفعِیل ہے......باب تَفعِیل کا ایک خاصہ کثرت و تکرار ہے......ہاں ہاں......کثرت مبانی، کثرت معانی پر دلیل ہے۔

کَثرَۃُ الْمَبَانِیْ تَدُلُّ عَلٰی کَثْرَۃِ الْمَعَانِیْ

اور صیغہ اسم مَفْعُوْل ہے۔

عشاق نے اپنے اپنے پیرایہ میں اس کے ایمان افروز معانی سے نقاب کشائی فرمائی۔سیدنا محمد ...... ﷺ......وہ ذات ہے، جس کے اوصاف حمیدہ بے شمار ہیں۔

مُحَمَّدُنِ الَّذِیْ کَثُرَتْ خِصَالُہُ الْمَحْمُوْدَۃُ

المفردات، ۱۳۱ المنجد، ۱۵۳

الصراح، ۱:۲۳۷ السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۹

سیدنا......محمد ...... ﷺ......وہ ذات اقدس ہے جن کی بار بار کثرت سے تعریف کی گئی ہو، جس کی کوئی حد ہی نہ ہو۔

وَمِنْہُ مُحَمَّدٌ کَاَنَّہٗ حُمِدَ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ قُلْتُ اِلٰی مَا لَانِہَایَۃَ لَھَا

منتھی الادب، ۱:۲۷۳ لسان العرب، ۳:۱۵۶

جواھر البحار، ۲:۳۳۵-۳۰۹ روح البیان، ۷:۲۲۰

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۷ جمع الوسائل، ۲:۱۸۱

سیدنا......محمد ...... ﷺ......وہ ہستی ہیں جو تمام محاسن و کمالات اور محامد تعریفات

سے معمور ہیں۔

مُحَمَّدٌ هُوَ الْمُسْتَغْرِقُ لِجَمِيعِ الْمَحَامِدِ

روح البیان،۲:۱۰۳ معالم التنزیل،۱:۳۵۸

یہ اسم مبارک بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ تاجدار مدینہ سرور سینہ ﷺ کے اوصاف...... محاسن...... مناقب ومحامد...... فضائل وخصائل...... شمائل وفضائل...... اتنے کثیر ہیں...... جن کی کوئی بدایت، نہ نہایت، یہ احصاء وشمار کے پیمانوں سے بہت ہی ورا ہیں...... دفتروں کے دفتر ختم ہو گئے...... عمریں انتہا کو پہنچ گئیں...... لیکن تاجدار کائنات ﷺ کے ایک وصف کی توضیح کامل...... تشریح اکمل نہ ہو سکی۔

دفتر تمام گشت، بپایاں رسید عمر
ماہم چناں دراول وصف تو ماندہ ایم

اور

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیری توصیف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

کلمات اللہ

ہاں ہاں...... یہ اوصاف وکمال ہی تو ہیں...... جن کو قرآن حکیم...... کلمات اللہ سے ملقب فرما رہا ہے......

مدارج النبوت،۱:۱۴۳

ہاں ہاں ...... عقل وخرد پر ناز کرنے والو...... قلمیں بنالو...... زمین بھر کے درختوں کی قلمیں بنالو ...... سیاہی تیار کرلو ...... زمین بھر کے سمندروں کی سیاہی تیار کرلو ...... اوراق لے لو ...... کائنات بھر کے اوراق لے لو ...... اب بیٹھ جاؤ ...... اور اوصاف مصطفیٰ ﷺ رقم کرو...... قلم گھس گھس کرفنا ہوجائیں گے...... سیاہی ختم ہوجائے گی...... اوراق لبریز ہوجائیں گے...... عمریں انتہا کو پہنچ جائیں گی...... لیکن یہ اوصاف وکمالات منتہی نہ ہوں گے...... ارے یہ ختم بھی کیسے ہوں...... ان کو عطا فرمانے والا غالب بھی ہے اور حکیم بھی۔

﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

القرآن الحکیم لقمٰن ۲۷:۳۱

جی ہاں ...... تاجدار کائنات ﷺ تو چودھویں رات کا چاند ہیں...... جس طرف سے بھی دیکھو گے...... نور ہی نور نظر آئے گا...... ہاں ہاں جگر کائنات میں درخشاں سورج ہیں...... جس کے نور نے دنیا بھر کے مشارق ومغارب کو اپنے جلو میں لے رکھا ہے۔

كَالْبَدْرِ مِنْ حَيْثُ الْتَفَتَّ رَأَيْتَهٗ يَهْدِیْ اِلٰی عَيْنَيْكَ نُوْرًا ثَاقِبًا

كَالشَّمْسِ فِیْ كَبِدِ السَّمَاءِ وَضَوْءُهَا يَغْشَی الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَّمَغَارِبًا

اے اہل محبت...... کان لگا کر سنو، کیسی مدہوش کن صدا آرہی ہے:

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴾

القرآن الحکیم الکہف ۱۰۹:۱۸

ترجمہ: تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔

جی ہاں! اسی لئے تو امام شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ یہ نغمہ محبت سکھا رہے ہیں:

دعویٰ نصاریٰ...... چھوڑ کر آپ کی عزت وعظمت میں جو ممکن ہو کہہ ڈالو...... کیونکہ فضائل مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تو احصاء واستیفا سے ماوراء ہیں...... ہاں مگر وہ نہ کہو، جو نصاریٰ نے کہا یعنی الوہیت آپ کے لئے ثابت نہ کرو۔

دَعْ مَاادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِم وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِم

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

القصیدۃ البردہ، شعر ۴۳۔۴۵

ہاں ہاں...... سنو سنو...... سلف صالحین کے ارشادات گرامی سنو:

آپ کے اوصاف حسنہ تو گنتی وشمار...... احصاء استقصا کی حدود سے ماوراء ہیں۔

فَاَوْصَافُهُ الْحَسَنَةُ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى

الباجوری، ۳۲ — جواھر البحار، ۳: ۳۳۰
شرح الشمائل للمناوی، ۲: ۱۵۰ — اشعۃ المعات، ۴: ۴۶۹
المواھب الدنیہ، ۴: ۴۶۹ — المرقاۃ، ۱۱: ۴۴
مرج البحرین، ۷۳ — کشف الغمہ، ۳: ۵۱
الزبدۃ، ۵۹

خَلق جمیل اور خُلق عظیم

حضور سرور کائنات ﷺ...... کا اسم گرامی...... محمد ہے ﷺ...... یہ پاکیزہ کلام حمد سے مشتق ہے...... حمد کا ایک معنیٰ حق ادا کرنا ہے...... اب محمد کا معنیٰ ہوا جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو...... جی ہاں ...... یہ کتنی صداقت سے لبریز حقیقت ہے...... کہ قدرت کی جانب سے انسان کو...... جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا...... اور انسان کا رب کائنات پر...... جو حق تخلیق مقرر تھا...... وہ اس مقصود آفرینش ﷺ پر پورا کر دیا گیا...... علم و عمل ...... خلق خلق...... ذہن و کردار...... ارتقاء ذہنی و عملی یہ دو چیزیں ...... خلاصۂ انسانیت...... اور تخلیق کائنات کا لب لباب ہیں...... اول ثانی کے لیے بنیاد ہے...... عمل، علم پر...... کردار، ذہن پر...... خلق، خلق پر قائم واستوار جس قدر کسی انسان کی خلقی کیفیت مکمل ہو گی...... اسی قدر خلقی کیفیت راسخ و مستحکم ہو گی...... ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت...... اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی...... تاریخ اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے ...... کہ کردار و اخلاق کی تمام تر جہتوں کی تتمیم واستحکام کی جو مثال...... رہبر دو عالم ﷺ نے پیش فرمائی...... عالم انسانیت اس کی نظیر کبھی پیش کر سکی ہے نہ کر سکے گی...... سنو سنو...... ! عرش عظیم کی بلندیوں سے آنے والی صدائے دل پذیر اسی حقیقت پر شہادت بیان فرما رہی ہے ...... ﴿اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾

تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا
تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

مخلوق کامل

اے واصفانِ حبیب کبریا...... ﷺ گوش عشق ومستی سے سنو......"حمد" کا معنی "کسی کام کو بھر پور قدرت سے انجام دینا" بھی ہے۔نیزہ کا بھر پور وار پڑے......تو عرب کا یہ محاورہ بہت مشہور ہے حَمِدْتُ بَلاءَ هٗ (میں نے بھر پور وار کیا) اس معنی کے پیش نظر سرور کائنات ﷺ کی صورت جمیلہ اور سیرت طیبہ کی روشنی میں بہ بانگ دہل کہا جا سکتا ہے...... محمد ﷺ کا معنی......"مخلوق کامل" بھی ہے۔

جی ہاں......! مدنی آقا ﷺ مخلوق کامل ہیں۔وہ سارے فضائل وکمالات جو پروردگار عالم نے متفرق طور پر سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک سارے انبیاء کرام رسل عظام کو عطا کیے گئے، وہ یک جا کر کے اللہ تعالیٰ نے دامن مصطفیٰ ﷺ میں ڈال دیے۔

سنو سنو......! محقق عظیم سید محمود الآلوسی ، قطب الدین رازی رحمهما اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں: وہ سارے خصائص وکمالات جو دیگر انبیاء اکرام میں متفرق طور پر موجود تھے، آپ ﷺ نے ان سب کو اپنی سیرت طیبہ میں جمع فرما لیا

وَحَصَلَ تِلْكَ الْاَخْلَاقَ الْفَاضِلَةَ الَّتِيْ فِيْ جَمِيْعِهِمْ فَاجْتَمَعَ فِيْهِ مِنْ خَصَائِلِ الْكَامِلِ مَا كَانَ مُتَفَرِّقًا فِيْهِ .

روح المعانی،٧:٢١٧ جواھر البحار،٣:٢٤٥_٤:١٣٠ الکبیر،١٣:٧١

جی ہاں کسی حقیقت پسند نے کیسی حقیقت کی ترجمانی کی ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سلسلۂ اوصاف و محامد

جی ہاں......محمد کا معنی ہے اَلَّذِیْ یُحْمَدُ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ ......"سلسلۂ اوصاف ومحامد"......اور سنو......اس سلسلہ کی ابتدا ازل سے ہے......اور انتہا ابد تک ہو گی......اسم گرامی کے معنوی حجاب تلے......حضور سرور کائنات ﷺ کا زندہ جاوید معجزہ......ابتداء عالم ہست و بود سے اپنی حقانیت پر شواہد پیش کر رہا ہے......اور قیامت کے بعد تک پیش کرتا رہے گا......انسانی عقل و خرد دنگ ہے......کہ اس سلسلۂ اوصاف ومحامد کی نہ ابتدا نظر آتی ہے......نہ انتہا......اور نہ آئے گی زمانہ جوں جوں......ترقی کی راہوں پر گامزن ہو رہا ہے......اور انسانیت جیسے جیسے عروج کی طرف مائل بہ پرواز ہو رہی ہے......

یہ اعتقاد و محبت ہی نہیں...... بلکہ عظیم ترین حقیقت ہے کہ اسی قدر کملات مصطفوی سے حجابات مرتفع ہو رہے ہیں......ساری انسانیت......مسلم ہو یا کافر......جس قدر بحر تاریخ کی گہرائی میں اتر رہی ہے......اسی قدر سیرت طیبہ کو گوہر آبدار ساحل پر چشم انسانیت کو ورطۂ حیرت میں ڈال رہے ہیں...... مادی ترقی و عروج کے ساتھ ساتھ......اضطراب والتہاب کی لہریں لحہ بہ لحہ شدت اختیار کر رہی ہیں......جس کے آگے روحانیت کے بندھ باندھنے کی لحظہ لحظہ احتیاج و ضرورت بڑھ رہی ہے......اور اس کے لیے انسانیت بے اختیار کاسۂ گدائی لئے جانب گنبد خضرا بڑھ رہی ہے......اور زبان حال سے اعتراف کر رہی ہے کہ سکون قلب و روح

اسی دہلیز سے میسر آسکتا ہے۔

سو یہ اسم گرامی ایسا معجزہ ہے کہ اس کیفیت انسانیت سے چودہ صدیاں پیشتر نقاب سرکا چکا ہے...... دنیا کی عمر جس قدر بھی دراز ہو...... کمالات نبوت کا اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔

مجموعۂ خوبی

سبحان اللہ سبحان اللہ !...... یہ نام نامی اسم گرامی...... نہ صرف اپنی معنوی وسعتوں کی جہت سے صفت نبوت پر دال ہے...... بلکہ اس حقیقت کو بھی آشکارا کرتا ہے...... کہ ختم نبوت کا تاج بھی انہیں کے سر اقدس پہ سجا ہے...... اخلاقی معراج و کمال...... انبیاء کرام علیھم الصلوہ والسلام کی ممتاز اور مخصوص صفت ہے...... لیکن سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسی علیہ السلام تک...... اپنے کمال علمی اور عروج علمی کی کسی ایک جہت میں منفرد تھے...... لیکن مقصود کائنات ﷺ کی سیرت مقدسہ اور صورت طیبہ کا ایک ایک گوشہ ایسے نقطۂ عروج پر ہے جہاں تک طائر عقل و فہم کی رسائی ممکن ہے اور دائرۂ عبدیت میں نہ ہی جس سے بڑھ کر عروج ممکن و متصور ہے...... آپ پر ہی کمال کل کی انتہا...... اور معارف کا اختتام ہے، جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت ہے اور نہ رسول کی ضرورت...... جی ہاں......! خلق و خلق میں یہ رفعتیں کیوں نہ ہوں...... آپ تو محمد ہیں...... ﷺ...... مجموعۂ خوبی...... اور مخلوق کامل...... اعداء اسلام نے بارہا جستجوئے تنقیص میں...... میدان تاریخ سیرت پر سرپٹ عقل کے گھوڑے بھگائے...... لیکن خائب و خاسر......... ناکام و نامراد پلٹے اور اعتراف

کمال پر مجبور ہو گئے............سر ولیم میور ......اور مار گو لیسٹ جیسے متشدد بھی بے اختیار پکار اٹھے کہ خواجہء حجاز ﷺ کی تعلیمات......اور آپ صداقتوں کی انتہا پر متمکن ہیں......زمانہ نبوت میں......سخت ترین دشمن مذموم عزائم سے......بارگاہ حسن اکمل میں حاضر ہوتے اور ایک نظر کی بھی تاب نہ لا سکتے۔

بے اختیار تعریف

اے غلامان خواجہء حجاز ﷺ......گوش محبت وعقیدت سے سنو......! حضور سرور کائنات ﷺ کا اسم گرامی......محمد......تحمید سے مشتق ہے......اور تَحمِید باب تَفعِیل کا مصدر ہے......جس کا ایک خاصہ......بے ساختگی ہے......کہ کسی فعل کی ایجاد اس طور پر تسلیم کی جائے......گویا کسی مخفی یا ظاہر قوت نے اس کو منصہ شہود پر آنے کے لیے مجبور کر دیا ہے......جیسے صرف پھیر دیا......کسی طاقت وقوت نے بے اختیار پھیر دیا......اسی خاصہ کی روشنی میں لفظ محمد......کا معنی ہوگا......"جس کی تعریف وتوصیف بے اختیار کی گئی ہو"، یہ معنی اسی قوت جاذبہ اور کشش کو بیان کرتا ہے......جو ذات اقدس کے ہر پہلو میں بدرجہ اتم موجود تھی......تبھی تو یہود کے نامور عالم عبد اللہ بن سلام......جونہی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے......چہرۂ انور کی نورانیت دیکھتے ہی......بے اختیار وبے ساختہ پکار اٹھے،

اتنا نور بھرا چہرہ......کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ .

مشکوۃ المصابیح، ۱۶۸

سنوسنو......!سیدنا حارث بن عمرو السھمی اپنا مشاہدہ بیان کررہے ہیں۔

منی کے مقام پر میں سید العالمین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کی زیارت کے لئے مختلف لوگ آرہے تھے......دیہاتی لوگ آتے......جونہی چہرہ انور پر نگاہ پڑتی......بے اختیار پکار اٹھتے......یہ تو برکتوں سے لبریز چہرہ ہے۔

فَتَجِیْئُ الْاَعْرَابُ فَاِذَا رَأَوْا وَجْهَهٗ قَالُوْا هٰذَا وَجْهٌ مُّبَارَكٌ .

ابو داؤد،١:٢٤٣

ہر پہلو قابل تعریف

بـاب تَـفْعِیْل کی ایک خصوصیت......سب جہتوں کا استقصا ہے......جیسے قَتَّلَهٗ تَقْتِیْلًا......یعنی خوب قتل کیا......اس خاصہ کی روشنی میں......اسم گرامی کا معنی ہوا......"جس کا جز جز قابل تعریف ہو......اصلاح نفس......تدبیر منزل و مدن کی وہ کونسی شاخ ہے، جس کا اعلیٰ نمونہ ذات اقدس میں موجود نہیں......انبیاورسل کا نورانی سلسلہ ایک خاص ترتیب ونظام کے ساتھ ہے......ہر ایک کسی نہ کسی اخلاقی عرفانی یا انتظامی کمال کی معیت میں جہان آب وگل میں ظاہر ہوئے۔ یہ سلسلہ مقدسہ جب اپنی انتہا کو پہنچا......ضرورت ہوئی کہ انسانیت کے سامنے ایک ایسا نمونہ کامل پیش کیا جائے......جو ان تمام صفات کا مجمع اور فضائل کا آئینہ ہو......جن کی حیات طیبہ میں بیک وقت......عناصر کی جدت طرازیاں......ابرو باد کی تہہ دستیاں......عالم قدس کے انفاس پاک......توحید ابراہیم......حسن یوسف......صبر ایوب

......گریۂ یعقوب ......معجزۂ طرازی موسیٰ ......جا نوازی عیسیٰ ......موسیانہ مستی ......مسیحانہ اخلاق ......نظر آئیں ......بلکہ ان تمام اوصاف میں اپنے متقدمین سے بالا تر ہو۔ آیئے آیئے......کتب سیر اٹھایئے ......مدنی آقا ﷺ کی حیات طیبہ کے ایک ایک گوشہ پر ......سیرت کا ہو یا صورت کا مستقل باب ہیں۔

خوش تدبیری

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ ......! نور مجسم رحمت عالم ﷺ ......کا اسم گرامی محمد ہے......جس کا مادہ "حمد" ہے......خوش تدبیری ......اور حسن اسلوب کے موقع پر بولا جاتا ہے......اس مفہوم کی روشنی میں ......اسم گرامی کا معنی ہوگا ......جن کے ساتھ خوش تدبیری اور حسن اسلوب نے ترقی کی ......آپ کی تعلیم ......آپ کا لایا ہوا دین ......خدا کی خاص مرضی سے......اور خاص تدبیر سے پورے عالم میں پھیل گیا جس کی سرعت! اور رفتارِ ترقی سے ہمیشہ کائنات متحیر رہے گی......

تو تنہا داری

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ ......! مادہ اشتقاق کے اعتبار سے......مفاہیم و معانی کی جو وسعت اور فضائل و شمائل پر جو دلالت اسم رسالت......محمد......ﷺ کے دامن میں ہے......وہ انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام کے اسمائے مبارکہ میں سے......کسی میں بھی نظر نہیں آتی ......دیکھو دیکھو......الطاف خداوندی کی جولانیاں دیکھو۔

آدم : (گندم گوں) : جسمانی رنگت پر دال ہے۔

نوح : (آرام) : باپ نے آرام وراحت کا موجب قرار دیا۔

اسحق : (ہنسنے والا) : ہشاش بشاش چہرے پر دال ہے۔

یعقوب: (پیچھے آنے والا) : اپنے بھائی عیسو کے ساتھ توام پیدا ہوئے۔

موسیٰ : (پانی سے نکالا ہوا) : ان کا صندوق پانی سے نکالا گیا۔

یحیٰ : (عمر دراز) : عمر کی طوالت پر دال ہے۔

عیسٰی : (سرخ رنگ) : چہرے کی رنگت پر دال ہے۔

ہاں ہاں پڑھو......غور سے پڑھو ......ایک بار پھر پڑھو ......سب اسمائے طیبہ......ایک ایک وصف......اور وہ بھی جسمانی وصف پر دال ہیں۔

اور محبوب کائنات ﷺ کا اسم مبارک......محمد......ﷺ......(جن کی بار بار تعریف کی جائے، جن کے خصال محمودہ کثیر ہوں) ہر ہر نوع کے......ہر ہر وصف پر دال ہے۔

3

نہ آدم یافتے توبہ

1۔ کلیدِ بخشش

2۔ گلزارِ ہست و بود

3۔ وصیت ابو البشر علیہ السلام

4۔ نہ نوح از غرق نجینا

5۔ صدائے دلنواز

6۔ تسخیر کائنات

7۔ چاہِ کنعان

8۔ دعائے خلیل

9۔ لاکھوں برس پہلے

اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا

نہ ایوب از بلا راحت، نہ یوسف حرمت وحشمت
نہ عیسیٰ را مسیح آمد، نہ موسیٰ را ید بیضا

ز سر سینہ اش جامی، اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ بر خواں
ز معراجش چہ می پرسی کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ

علامہ عبد الرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ

کلید بخشش

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ ......! یہ نام نامی اسم گرامی کیسی عظمتوں کا امین ہے

......جی ہاں......ابو البشر سیدنا آدم ......علیہ السلام......حکمت الہیہ سے......مشیت ایزدی کے تحت......لغزش کے مرتکب ہوئے تو بارگاہِ صمدیت میں عرض کناں ہوئے:

......اے پروردگار عالم! رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِیْ

اپنے محبوب کریم ......صلی اللہ علیہ وسلم......کے توسل جلیلہ اور تفضّل نبیلہ سے مجھے بخشش کی خیرات عطا فرما۔ بارگاہ جلال و جبروت سے آواز آتی ہے:

محمد ......صلی اللہ علیہ وسلم......کون ہیں؟ اے ابو البشر! (علیہ السلام) تو نے انہیں کیسے پہچانا......؟ عرض کی ......اے پروردگار عالم......! جب تو نے میری خلقت تام کی......اپنے دست قدرت سے میری تخلیق مکمل فرمائی اور میرے قفس عنصری میں طائر روح نے پرواز شروع کی، تو میں نے اپنے سر کو اوپر اٹھایا۔ میری نگاہ پایہ عرش پر جا رکی، وہاں میں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مکتوب دیکھا

رَفَعْتُ رَأْسِیْ اِلٰی عَرْشِکَ فَاِذَا عَلَیْہِ مَکْتُوْبٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں فوراً پہچان گیا کہ اس نام والے کو تیری بارگاہ میں انتہائی کرامت حاصل ہے اور تیرے دربار میں ساری مخلوق سے بڑھ کر اس نام والے کی تعظیم و تکریم ہے۔ کیونکہ تو نے اس کے نام نامی کو اپنے اسم مقدس کی مقارنت و مقاربت عطا فرمائی ہے۔

سنو سنو......! بارگاہ جلال و جبروت سے عنایتوں سے لبریز صدائے مسرت آ رہی

ہے۔ دیکھو دیکھو ......! دریائے رحمت جوش میں آ رہا ہے...... ہاں ہاں......! جونہی ابو البشر یہ فرماتے ہیں، ابر کرم بھاگ کر اپنے دامن رحمت میں سمیٹ لیتا ہے......

نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لَکَ

ہاں ہاں......! اے ابو البشر ......! ہماری چادر مغفرت نے تیری لغزش کو ڈھانپ لیا...... اے ابو البشر......! یہ ذات بابرکات آپ کی ذریت سے ختم نبوت کی مسند پر فروکش ہے...... اگر یہ ہستی مقدس نہ ہوتی تو تجھے بھی پردہ عدم سے منصہ وجود پر نہ لایا جاتا: وَهُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ وَلَوْ لَاهُ لَمَا خَلَقْتُکَ.

الخصائص، ۱:۶ الکنز المدفون، ۱۸۸ حجة اللّٰہ علی العالمین، ۲۱۰۔۲۲۹

الوفا، ۱:۳۳ نسیم الریاض، ۲:۲۲۴ مطالع المسرات، ۱۰۱

وفاء الوفا، ۴:۱۳۷۲ شفاء السقام، ۱۶۱۔۱۶۲ المستدرک، ۲:۶۱۵

مجموعة الفتاوی، ۲:۱۵۰ جواھر البحار، ۲:۳۷۰ سعادت الدارین، ۳۸۸

الباجوری علی البردہ، ۲۶ القرطبی، ۱:۳۲۴ مدارج النبوۃ، ۱:۴۶۱

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلزار ہست و بود

دیکھو دیکھو...... چشم تصور سے...... دیکھو...... پروردگار عالم نے سیدنا آدم علیہ السلام کو خلعت وجود عطا کی...... اپنی نگاہیں وا کیں...... عرش الٰہی پر یہ اسم مبارک مرقوم پایا...... عرض کی ...... مولائے کریم...... تیری بارگاہ قدس میں مجھ سے مکرم بھی کوئی ذات ہے......؟ فرمایا:

ہاں ......! یہ اسی ذاتِ محترم کا نام ہے...... جو تیری اولاد سے ہوں گے...... لیکن میری بارگاہ میں تجھ سے زیادہ قدر و منزلت کے حامل ہوں گے...... اے ابو البشر! اگر یہ نہ ہوتے، نہ آسمان ہوتے نہ زمین...... نہ جنت نہ دوزخ...... اور پھر آپ کی پسلی سے سیدہ حوا علیہا السلام کو پیدا کیا...... ہم جنس کو دیکھا...... قلبی میلان ہوا...... عرض کی: رحیم و کریم پروردگار ...... ان کو میری زوجیت میں دے دو...... فرمایا پہلے حق مہر...... ادا کرو...... باری تعالیٰ کیا ادا کروں؟ ابو البشر ......! اس اسم والے پر دس مرتبہ تحفہ درود بھیجو......

گلستان انسانیت میں یہ رنگا رنگا پھول جو ورطۂ حیرت میں ڈال رہے ہیں، یہ اسی نام کا تصدق ہیں ...... یہ اسی نام والے کا توسل ہیں۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ حَوَّاءَ مِنْ ضِلْعِهٖ رَفَعَ بَصَرَهٗ فَرَاٰی خَلْقًا مَّا يُشْبِهُهٗ خَلْقٌ وَّقَدْ رَكِبَ اللّٰهُ فِيْهِ شَهْوَةً.

فَقَالَ عِنْدَ ذَالِکَ يَا رَبِّ مَا هِيَ؟

قَالَ: حَوَّاءُ

قَالَ: فَزَوِّجْنِيْهَا قَالَ فَاَمْهُرْهَا

قَالَ: وَمَا مَهْرُهَا؟

قَالَ: اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى صَاحِبِ الْاِسْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

سعادت الدارین، ۷۷

وصیت ابو البشر

سنو سنو......! اسم رسالت کس قدر عظیم تر ہے۔ انبیاء کرام علیھم السلام اپنی اولاد کو اس نام پاک کے ذکر کی وصیت کر رہے ہیں...... وصیت کیوں نہ ہو...... انبیاء کرام کو نبوتیں، رسولوں کو رسالتیں اسی نام والے کے تصدق سے ملی ہیں۔

اے اولاد آدم......! تم بھی لمحہ لمحہ ان کو یاد کرو...... تمہیں بھی کائنات کی جمیع نعمتیں ان کے دامن اقدس سے میسر آئی ہیں...... جی ہاں، ابو البشر علیہ السلام...... شیث علیہ السلام کو فرما رہے ہیں:

اے میرے لخت جگر...... اے میرے نور نظر...... میرے بعد...... خلافت و جانشینی کی مسند پر فروکش ہو گئے...... سنو......!

عماد تقویٰ...... عروہ وثقیٰ...... کو تھامے رکھنا...... جب بھی تم خدا کا ذکر کرو...... ساتھ ہی اسم محمد کو یاد کرنا ...... یہ اسم گرامی...... میری تخلیق سے قبل پایہ عرش پر لکھا ہوا تھا...... اور میں نے اسے کائنات بالا کی ہر چیز پر دیکھا ہے۔''

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلٰى آدَمَ عَصِيًّا بِعَدَدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اِبْنِهٖ شِيْثٍ فَقَالَ يَابُنَيَّ اَنْتَ خَلِيْفَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَخُذْهَا بِعِمَارَةِ التَّقْوٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللّٰهَ فَاذْكُرْ اِلٰى جَنْبِهٖ اِسْمَ مُحَمَّدٍ فَاِنِّيْ رَأَيْتُ اسْمَهٗ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ وَاَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ

الخصائص الکبریٰ، ۱:۶ المواھب مع الزرقانی، ۳:۱۵۶، ۵:۲۴۳

مدارج النبوت، ۱:۴۶۱

نہ نوح از غرق نجینا

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ ......!اس نام اقدس کی برکات کا بادل تو امم سابقہ پر بھی چھم چھم برسا ہے، تو امت مصطفوی پر یہ بارش کیوں نہ جل تھل کرے گی......؟

کفار کی ہلاکت و بربادی کے لئے طوفان کی آمد آمد ہے......نوح نجی اللّٰہ ......علیہ السلام کو حکم دیا جا رہا ہے: ایک ہزار ایک سو بیس تختے ترتیب دو، اور ہر تختہ پر ایک نبی کے اسم گرامی کو لکھو......نجی اللّٰہ......علیہ السلام تعمیل حکم الٰہی میں سب ہی تختوں پر نام لکھ چکے ہیں ......جونہی صبح صادق اپنے رخ سے شب دیجور کا نقاب سرکا کر دیکھتی ہے......تمام کے تمام اسمائے گرامی محو ہو چکے ہیں......نوح علیہ السلام دوبارہ لکھ رہے ہیں......پھر جونہی عروس دلہن گھونگھٹ اٹھاتی ہے، تختے صاف ہو جاتے ہیں۔ استعجاب و اضطراب کی ممتزج کیفیت کے ساتھ متفکر ہیں۔

حکم الٰہی پہنچتا ہے......اے نوح......!ہمارے نام سے افتتاح کرو......اور ہمارے محبوب ﷺ کے نام پر اختتام کرو......اس طرز پر تعلیم الٰہی کے مطابق جب تمام اسمائے مبارک نقش ہو چکے، تو آواز آئی اے نوح......اب ہاں اب تمہاری کشتی پایہ تکمیل کو پہنچی......یَا نُوحُ الْاٰنَ قَدْ تَمَّتْ سَفِیْنَتُکَ

الکنز المدفون، ۱۸۸ الخصائص الکبری، ۱:۷ معارج النبوۃ، ۲:۳۱

یہ اسم رسالت کا ہی فیضان تھا کہ اس ہلاکت خیز طوفان سے محفوظ سفینہ نوح کنارے لگا۔۔۔۔

عَنْ خَوَاصِّ اِسْمِهٖ ﷺ اَنَّ سَفِیْنَةَ نُوْحٍ قَدْ جَرَتْ بِهٖ .

الزرقانی علی المواهب،۳:۱۵٦

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم

نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح ازغرق نجینا

صدائے دلنواز

سیدنا داؤد علیہ السلام......صحیفہ سماوی......زبور......کی تلاوت کرتے ہیں......ایک نور عظیم کا مشاہدہ کرتے ہیں.....محراب خوشی ومسرت سے محورقص ہو جاتا ہے.....قلب وجگر میں راحت واطمینان کے گلاب کھل اٹھتے ہیں۔

اے رب ذوالجلال......یہ نور عظیم......کیسا ہے؟

بارگاہ جلال وجمال سے......ندا آتی ہے:

یہ نور محمدی ہے......جس کے طفیل سے گلستان کائنات کو وجود پہنایا گیا ہے......

سیدنا داؤد علیہ السلام ......یہ ندائے محبت سن کر پکار اٹھتے ہیں:

یا محمد ......صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو طائران فضا......جنگل کے وحوش وبہائم......کوہ دشت......صحراء وبن......زمزمہ خواں ہوتے ہیں:

اے داؤد......آپ نے سچ فرمایا۔ صَدَقْتَ یَا دَاوٗدُ......

معارج النبوت،۲:۳٦

ہاں ہاں......!سنوسنو......قرآن حکیم سے صدائے دلنواز آرہی ہے۔

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۚ يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ﴾ سبا ۳۴:۱۰

ترجمہ: بیشک داؤد کو ہم نے اپنا بڑا فضل عطا فرمایا۔اے پہاڑو،اے پرندو!اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو۔

تسخیر کائنات

اہل نظر......روزن عشق سے......قرطاس تاریخ پر......نظر کے گھوڑے دوڑا کے دیکھو......اہل خرد و دانش......اس نام نامی اسم گرامی......کا باران برکات......کس چیز پر نہیں برسا۔سیدنا سلیمان......علیہ السلام......تمام روئے زمین پر حکمرانی کرتے تھے......جن و انس......چرند و پرند......سب کے سب......خدمت اقدس......میں دست بستہ نظر آتے ہیں ......یہ شاہی حکمرانی......یہ تعظیم وادب یہ شان شوکت......یہ کروفر......تو آپ کی اس انگشتری کا تصدق ہے......جس پر نام اقدس مرقوم منقوش ہے...... وَكَانَ بِهٖ اِنْتِظَامَ مُلْكِهٖ ......

ہاں ہاں......تبھی تو جونہی یہ انگشتری اتارتے......شاہی امور میں تغیر و تبدل......اور معاملات حکومت دگرگوں ہونے لگتے......

وَكَانَ عِنْدَ نَزْعِهٖ يَتَنَكَّرُ عَلَيْهِ اَمْرُ النَّاسِ

ہاں ہاں یہی......انگشتری......چند ایام کے لئے گم جاتی ہے،تو ساتھ ہی شاہی بھی ختم ہو جاتی ہے......اور جونہی واپس ہوتی ہے وہی راج و بادشاہت کے پرچم لہرانے لگتے ہیں۔سیدنا سلیمان علیہ السلام......بھی اس حقیقت باہرہ......سے آشنا تھے......تبھی تو ادب و

احترام کا یہ عالم تھا کہ قضائے حاجت......اور مباشرت کے وقت، یہ انگشتری اتار لیتے تھے۔

یَنْزَعُهُ اِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ وَاِذَا جَامَعَ.

جی ہاں......! میری مدنی سرکار......ﷺ......کا ارشادِ گرامی ہے:

كَانَ نَقْشُهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

ترجمہ: اس کا نقش لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تھا۔

الكنز المدفون، ۱۸۸ حجة الله على العالمين، ۲۱۱ سعادت الدارين، ۳۴۸

چاہ کنعاں

حکمتِ الٰہیہ ......کے بھی عجیب سربستہ راز ہیں......ماہِ کنعان......فرزندِ یعقوب علیہ السلام سیدنا یوسف علیہ السلام چاہِ کنعاں میں ہیں......یہ عجیب وغریب......ابتلاء وآزمائش ہے ......اب احوالِ غیبیہ کے چہروں سے دبیز پردے سرک رہے ہیں......درجاتِ جنت......حور قصور......کا مشاہدہ فرما رہے ہیں......عرشِ علا کو ملائکہ کی نوری جماعت کے جلو میں دیکھ رہے ہیں ......عرشِ الٰہی کے گردا گرد تحمید و تقدیس کے......نورانی ماحول کا نظارہ کرتے ہیں ......ملائکہ کا ایک جمِ غفیر......انبوہ کثیر......بحرِ استغفار میں غرق ہے......اور اب مقصودِ کائنات ﷺ اور آپ کی امت کے بارے میں استفسار ہوتا ہے......بارگاہِ رافت ورحمت سے آواز آرہی ہے: ''وہ تو نبی رحمت ہیں......وہ تو شفیعِ امت ہیں۔''

اے پروردگارِ عالم......! ان کے تصدق سے ﷺ اس ابتلاء میں کامرانی عطا فرما......بس یہ کہتے ہی......اسمِ گرامی......نامِ نامی کی برکت سے......چاہِ کنعاں میں ایک

درخت پھوٹ رہا ہے...... برگ بار پیدا ہو رہے ہیں...... اس درخت کے پھل پک رہے ہیں ہاں ہاں...... اسی ذات قدسی صفات کی برکات سے اس کنوئیں سے نجات ملتی ہے...... اور اسی ہستی مقدس کے تفضل سے منازل رفیعہ اور مقامات منیعہ پر جلوہ گر ہوے ہیں اے مرد مسلمان......! تو بھی چاہ دنیا میں پڑا ہے.......... ارے یہ تو کمرہ امتحان ہے...... تیری منزل مقصود تو زلف واللیل کی گھنیری چھاؤں والے فرادیس بہشت ہیں...... اسی نام اقدس کا صدقہ مانگ، کامیابیاں اور کامرانیاں تیرے قدم چومیں گی۔ معارج النبوت، ۲:۳٤

دعائے خلیل

سبحان اللہ سبحان اللہ......! سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام ...... کے ذکر پاک کو دوام و استمرار حاصل ہے...... جب تک تاجدار حرم پر...... ﷺ...... درود وسلام کے برگہائے گلاب نچھاور ہوں گے...... اس اعزاز و اکرام میں سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام شامل ہوں گے...... یہ اعزاز...... عظیم اعزاز ہے...... لیکن یہ اعزاز عظیم ...... اسی نام اقدس...... محمد...... ﷺ...... کے وسیلہ سے میسر ہوا......

سیدنا ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عالم رویا میں...... جنت و بہشت کو دیکھا ...... عجیب و غریب منظر تھا...... جنت کے ہر ہر درخت پر...... یہ ہی اسم گرامی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ...... کے ضمن میں اپنی کرنوں سے نگاہ کائنات کو خیرہ کر رہا ہے۔

جبرائیل سے یہی استفسار کیا گیا...... جنت کے ہر شجر پر یہ کن کا نام ہے۔ تعارف ہوا ہوگا...... ضمناً امت مصطفی ﷺ کا بھی تذکرہ ہوا ہوگا۔ تبھی پروردگار عالم کی بارگاہ قدوسیت

میں......عرض پرداز ہیں......اے رب کریم امت مصطفی ﷺ کی زبانوں پر میرا ذکر جاری کر دے۔ ارے لوگو......! یہ ابدیت ذکر......اسی نام اقدس کا ہی صدق ہے۔

رَأَى الْجَنَّةَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى اَشْجَارِ هَا مَكْتُوْبٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَسَأَلَ جِبْرَائِيْلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ عَنْ حَالِهٖ فَقَالَ يَا رَبِّ اَجْرِ ذِكْرِيْ عَلٰى لِسَانِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ سعادت الدارین، ٤٠٤

لاکھوں برس پہلے

سنو سنو......! رب کائنات اپنے کلیم سے ارشاد فرما رہا ہے......اے میرے کلیم......! جو مجھے میرے حبیب محمد ﷺ عدم آگہی کی صورت میں ملے گا......اس کو میں جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جلاؤں گا۔ مَنْ لَقِيَنِيْ وَهُوَ جَاهِلٌ بِمُحَمَّدٍ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ.

اے رحیم کریم پروردگار......! وہ محمد ﷺ کون ہیں......؟ جن سے آشنائی جنت......اور عدم آگہی جہنم ہے......اور صدائے محبّ آئی......اے میرے کلیم......اس ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی ذات میری بارگاہ میں مکرم محبوب نہیں ہے......سنو سنو......! ان کا نام نامی اسم گرامی اپنے نام اقدس کے ساتھ......آسمان و زمین......شمس و قمر......کی تخلیق سے لاکھوں برس پہلے......عرش علی کی رفعتوں پر لکھا۔

يَا مُوْسٰى وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَاخَلَقْتُ اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهٗ مَعَ اسْمِيْ عَلَى الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِاَلْفَيْ اَلْفِ سَنَةٍ. زرقانی علی المواهب اللدنیه، ٣:١٥٦ حجة الله علی العالمین، ٣٠

4

کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ

1۔ وجہ تسکین قلوب

2۔ اضطراب عرش

3۔ التجائے عرش

4۔ اختلاج قلب

صَلِّ عَلٰی ہے نام محمد میں کیا اثر
درمان دل علیل و حزین ملول کا

داغ دھلوی۔۱۹۰۵ء

نبی کے نام کی لذت پہ ہو درود و سلام
زبان کو لطفِ شرابِ طہور ملا ہے

ماہر القادری

کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

وجہ تسکین قلوب

زندگی......تو دکھوں کی مالا ہے......زندگی تو کانٹوں کی سیج ہے......زندگی......تو غموں اور آہوں کا نام ہے......زندگی......تو دکھوں کا افسانہ ہے......زندگی تو کرب کی حکایت ہے......عدم اطمینان اور بے سکونی زندگی کا ہی دوسرا نام ہے...... جسے دیکھو......وہی آفت رسیدہ......جسے پوچھو......وہی مارگزیدہ......جسے ملو......وہی لرزیدہ و ترسیدہ......ہر جگہ آسمان زندگی پر کرب کے بادلوں کے ہی گھرے سائے ہیں......کتنوں کا نشیمن زندگی کرب و آلام کی برق خاطف......خاکستری کر رہی ہے......کتنوں کی فصل نشاط کو سیلاب غم بہا کر لے گیا......کتنوں کے گھر پریشانیوں کی آندھیاں اجاڑ گئیں......ہر کوئی سکون کی جستجو میں ہے......ہر کوئی اطمینان کی تلاش میں سرگرداں ہے......ہر ایک قرار دل کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے......لیکن یہ گوہر نایاب ہو گیا ہے......ہزار ڈھونڈنے سے ہاتھ نہ آیا۔

یہ گمشدہ ہیرا کیسے ملا......؟اس کی تلاش تو چمکتے ہوئے سکوں میں ہو رہی ہے......اس کو تو قصور محلات میں ڈھونڈا جا رہا ہے......اس کی جستجو تو گاڑیوں ......ملوں اور فیکٹریوں میں ہو رہی ہے...... اے سکون قرار کے متلاشیو......!سنو سنو......!صحیفۂ قدس کی پکار تمہاری تلاش کی راہوں کی راہنمائی فرما رہی ہے اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر واضح کر رہی ہے۔

خبردار! خبردار......!دل کا اطمینان تو فقط نام حبیب میں ہے......ذکر حبیب ﷺ میں ہے......﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد ۱۳:۲۸)

ہاں ہاں......!یہ صداقت ہی صداقت ہے، الجھ کیوں رہے ہو؟

ذکر اللہ...... تو تاجدار مدینہ ﷺ کا ہی اسم گرامی ہے......

فَعَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (الا......) قَالَ هُوَ مُحَمَّدٌ......

ﷺ...... وَاَصْحَابِه ......مطالع المسرات، ۱۱۷ المواهب اللدنيه، ۳: ۱۳۰

اضطراب عرش

سبحان اللہ سبحان اللہ......! سید الکونین ﷺ...... کا اسم مبارک تسکین جاں حزیں ہے...... اس مقدس اسم سے...... اضطراب کی شدید آندھیاں تھم جاتی ہیں ...... بے قراریاں کوچ کر جاتی ہیں......

دیکھو دیکھو......! طول و عرض و عمق کی جہت سے...... کائنات کا عظیم ترین فرد ...... عرش ہے...... خالق کائنات نے اس کو پردہ وجود پر ظاہر کیا...... یہ عرش عظیم...... خوف زدہ ہے...... رعب و جلال سے کانپ رہا ہے...... اب ایک پایہ پر...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... رقم کیا جاتا ہے...... ہیبت میں اضافہ ہوتا ہے...... ارتعاش و ارتعاد میں...... شدت کی لہریں جنم لیتی ہیں...... اسی حالت غیر میں ہی...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... ﷺ دوسرے پائے پر نقش کیا جاتا ہے...... فوراً اضطراب، سکون میں...... اور بیقراری، طمانیت میں بدل جاتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا خَلَقَ الْعَرْشَ اِضْطَرَبَ فَلَمَّا كَتَبَ عَلَيْهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَسَكَنَ.

الكنز المدفون، ۱۸۷ الخصائص الكبرىٰ، ۱: ۷ شيخ زاده على البردة، ۷۱
جواهر البحار، ۲: ۳۲۸ سعادت الدارين، ۳۹۲ شجرة الكون، ۱۷
السيرة النبويه، ۱: ۷ السيرة الحلبيه، ۱: ۲۴۳ مخزن چشت، ۷۲

التجائے عرش

ارے دیوانو......! ارے مستانو......! محبت کے کانوں سے وجد آفریں کلمات سماعت کرو ...... جو عرش عظیم نے اس حوالے سے ...... تاجدار کائنات ﷺ ...... کے حضور پیش کئے ...... اے میرے آقا...... ﷺ ...... آپ کا اسم مبارک میرے قلب حزیں کے لئے امان ہے ...... میرے سر کے لئے طمانیت ...... میرے قلق کے لئے حرز جان ہے ...... جب آپ کے اسم اقدس کی برکات اس قدر ہیں ...... تو پھر آپ کی رس بھری نگاہوں کے فیوضات کا عالم کیا ہوگا......؟ میری جانب بھی نگاہ کرم فرمایئے ...... آپ کے سر اقدس پر تو رحمۃ للعالمین کا تاج ہے، اپنی رحمت کاملہ سے میرا دامن حیات لبریز فرمائیں ......

فَكَانَ اِسْمُكَ اَمَانًا لِقَلْبِيْ وَطَمَانِيْنَةً لِسِرِّىْ وَرُقْيَةً لِقَلْقِيْ فَهٰذِهٖ بَرَكَةُ وَضْعِ اِسْمِكَ عَلَيَّ فَكَيْفَ اِذَا وَقَعَ جَمِيْلُ نَظْرِكَ اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الْمُرْسَلُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ نَصِيْبٍ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ .

شجرۃ الکون ۱۷،

اختلاج قلب

جی ہاں ...... اسم رسالت میں سکون ہی سکون ہے ...... یہ اسم گرامی ...... بدن کی بیقراری ...... کے لئے بھی باعث سکون ہے ...... اور روح کے اضطراب کے لئے بھی ...... اس لیے کہ ...... بے قراری اور بے سکونی ...... اصل کی دوری سے ہوتی ہے ...... ہر چیز جب اپنی اصل پر پہنچتی ہے ...... تو دولت سکون سے اپنا دامن لبریز کر لیتی ہے ...... پردیس میں آدمی بے

قرار ہوتا ہے......دیس میں آ کر مطمئن ہو جا تا ہے......دریاؤں کا پانی بے گھر ہوتا ہے...... بہتا ہے...... بے قرار ہوتا ہے......مگر سمندر کا پانی پر سکون ہوتا ہے، کیونکہ یہ اپنے وطن میں ہوتا ہے......حضور سرور کائنات ﷺ ......ساری کائنات کی اصل ہیں......اس سے چین آنا ہی چاہیے۔

کسی کو اختلاج قلب کا مرض ہو تو مریض اپنے دل کی جگہ پر یہ آیت انگلی سے لکھ لے یا لکھوالے:۔ ﴿اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

اور یا محمد ﷺ کی بار بار تلاوت کرے ......ان شاء اللّٰه العزیز......

اختلاج قلب سے آرام آجائے گا۔ شان حبیب الرحمٰن، ۸۳

سبحان اللّٰه سبحان اللّٰه ......!سید الکونین ﷺ کا اسم گرامی...... بے قرار دلوں کا سکون ہے......انسانِ اول سیدنا آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا......آپ تنہائی اور اکیلے پن سے وحشت محسوس کرنے لگے......جبرائیل علیہ السلام اترے......اذان کہنے لگے...... جب شہادت ثانیہ......اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے کلمات ادا کیے......تو پوچھنے لگے، یہ محمد ﷺ کون ہیں......؟ یہ سوال کر کے یہ یقین حاصل کرنا مقصود ہوگا کہ کیا یہ وہی ذات اقدس ہے، جن کے اسم گرامی کو آسمان کی ہر شئی پر لکھ دیا گیا ہے:

نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ فَنَادٰی بِالْاَذَانِ (اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ) قَالَ آدَمُ وَمَنْ مُحَمَّدٌ ...... ﷺ

السیرة الحلبیه، ۱:۲۴۳ الخصائص الکبری، ۱:۸

اس اسم مبارک سے سیدنا آدم علیہ السلام کو سکون عطا ہوا۔

5

تَسَمُّوا بِاسْمِیْ

1۔ حسن انتخاب

2۔ اعجاز اسم رسالت

3۔ نوید جنت

4۔ دوبار تقدیس

5۔ جہالت

6۔ توہین عشق

7۔ برکات

8۔ اولاد نرینہ

9۔ فراوانی رزق

10۔ پیش گوئی

11۔اعزاز ہی اعزاز

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْ فٰی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

امام محمد شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ

میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے آپ سے میرے لئے امان ہے۔
اور آپ تو وعدہ وفا کرنے میں اوفی الخلق ہیں۔

منظوم ترجمہ:

آپ سے ہے عہد اور ہے نام کی نسبت حضور
آپ ہیں وعدہ وفا رکھیں گے محشر میں بھرم

حسن انتخاب

گلشن زیست میں......شاخ تمنا پر......جونہی گل گلاب کھلتا ہے......والدین اعزہ اقارب کے چہروں پر...... سچی مسرتیں رقص کرنے لگتی ہیں......لبوں پر مسکراہٹیں بکھرتی ہیں ......جبینیں خوشیوں سے چمکتی ہیں......آنکھوں میں عجیب سا خمار نظر آتا ہے......ہر طرف سے مبارک و تہنیت کی خلوص بھری......صدائیں آتی ہیں......اور پھر اظہار محبت کی پہلی جہت آشکار ہوتی ہے......سرگوشیاں ہونے لگتی ہیں......والدہ ماجدہ......والد گرامی......پھوپھیاں ......خالائیں......بہن بھائی......سبھی اپنے اپنے پسندیدہ نام تجویز کرنے لگتے ہیں۔

اے ملت اسلامیہ......!تم فخر کرو......کہ تمہیں اس نبی رحمت ﷺ کی امت ہونے کا شرف حاصل ہے......تمہارے قلوب وارواح میں......عشق مصطفی ﷺ کے حسین قمقمے جگمگ جگمگ کر رہے ہیں......اپنے اسلاف کی راہوں پر گامزن رہو......ان کی ہر ہر ادا سے......عشق و مستی جھلکتی تھی......خوبصورت نام رکھو......نام کا نام والے پر اثر ہوتا ہے ......تبھی تو حضور سرور کائنات ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے مبارکہ کو معنوی روشنی میں تبدیل کر دیا......جی ہاں......!ایسے نام رکھو......جن میں ظاہری حسن ہو......صوتی جمال ہو ......معنوی کمال ہو......تو ایمان سے جواب دو......کیا اسم محمد ﷺ کے علاوہ کوئی نام ایسا ہے......جو ان صفات مذکورہ کا کماحقہ امین ہو......

سنو سنو......!اپنے بچوں کا یہ نام رکھنا تقاضائے عقل و عشق بھی ہے اور فرمان

مصطفوی کی تعمیل بھی ہے...... محبوب خدا امام الانبیاء ﷺ ارشاد فرمار ہے ہیں: ”میرے نام پر نام رکھو“

یہ ہمارے سلف صالحین کا معمول تھا اور ہے۔

تَسَمُّوْا بِاِسْمِیْ.

الصحیح البخاری،٢:٩١٤ الصحیح للمسلم،٢:٢٠٦

ابن ماجه، ٢٦٥

الدارمی،٢:٢٩٤ تلخیص ابن جحر،١٤٤:٣

مشکوۃ، ٤٠٧ زجاجة المصابیح،٣٧:٤

الجامع الصغیر ٣٢٩٩ الادب المفرد، ٨٣٦_٨٣٧

الکامل لابن عدی، ٢٨١:١ الوفاء،١٠٥:١

کنز العمال،٤٥٢٠٧_٤٥٢٦٢ علل الحدیث للرازی:٢٢٥١

دلائل النبوة للبیهقی:١٦٢/١ مصنف عبد الرزاق،١٩٨٦٦_١٩٨٦٧

اتحاف سادة المتقین،٣٨٨:٥ الشفاء، تاریخ بغداد،١٢٧:٣،٢٦٤:١١

مسند احمد بن حنبل،٢: ٢٤٨_٢٦٠_٢٧٠_٤٥٧_٤٦١_٤٧٠_٤٩١_٤٩٩_٥١٩

:٣ ١١٤_١٢١_١٨٩_٢٩٨_٣٠١_٣١٣_٣٦٩_٣٧٠_٣٨٠

اعجاز اسم رسالت

سبحان الله سبحان الله ......!اس بابرکت نام کی خالق ارض وسماء کے دربار میں کس قدر قدر ومنزلت ہے...... اے اہل قلب ونظر دیکھو یہ حسین نام پروردگار عالم کو کتنا عزیز ہے...... چشمان تصورات کے دریچے وا کرو...... اور محبت ومسرت کی نظر سے ایمان پرور منظر کا نظارہ کرو۔

روز قیامت...... میدان محشر میں ...... ایک منادی ندا کر رہا ہے...... اے محمد ...... اٹھیے اور بغیر حساب وکتاب جنت الفردوس میں تشریف لے جایئے...... یہ اعلان فرحت ومسرت تو فی الحقیقت سرورکون ومکان، سیاح لامکاں ﷺ کی ذات بابرکات والاصفات کو ہوگا، لیکن ایک عجیب وغریب سماں بندھ جائے گا...... جب یہ مسرت انگیز اعلان ...... یہ مژدہ جانفزا سن کر ہر وہ شخص جس کا نام **محمد** ہے اس خیال سے کھڑا ہو جائے گا...... کہ یہ پکار اس کے لئے ہے۔ اب کیا ہوگا...... محبت الٰہی کے سمندر میں جوش آئے گا...... میرا رحیم و رحمن پروردگار اسم محمد ﷺ کی برکت سے ہر ایک کو جنت میں بغیر حساب کتاب دخول کی سعادت عظمیٰ سے نواز دے گا۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَيَقُوْمُ كُلُّ مَنْ اِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ يَتَوَهَّمُ اَنَّ النِّدَاءَ لَهٗ فَلِكَرَامَةِ مُحَمَّدٍ لَا يُمْنَعُوْنَ .

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۹۲، اللآلی المصنوعہ، ۱:۱۰۵ قال ھذا معضل سقط منه عدة رجال

نوید جنت

محمد نام والو......!احمد نام والو......!دیکھو تم پر الطاف خداوندی کیسے چھم چھم برس رہا ہے......رحمت خداوندی تمہیں کس طرح اپنی آغوش میں چھپا رہی ہے۔

سید الکونین ﷺ کے لبہائے مقدس پر یہ کیسا مسرت انگیز مژدہ جانفزا مچل رہا ہے......اور ہاں ہاں......محبت مصطفیٰ ﷺ میں مدہوش والدینو......!اپنے فرزندوں کا نام محمد اور احمد رکھ کر......اپنی محبت وعقیدت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والو......!دیکھو دیکھو......!تمہاری محبت عزت وکرامت کی کس منزل رفیع پر متمکن کر رہی ہے......ہاں ہاں ......اتنا بلند مقام......جی ہاں......اپنے فرزند دلبند کا نام میرے ساتھ دوستی اور محبت کی بناء پر میرے نام پر رکھتا ہے......وہ اور اس کا فرزند......جنت میں داخل ہوں گے......

مَنْ وُّلِدَ لَهٗ مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا حُبًّالِّيْ وَتَبَرُّكًا كَانَ هُوَوَمَوْلُوْدُهٗ فِي الْجَنَّةِ .

السيرة الحلبيه، ۱:۹۲ — سعادت الدارين، ۳۹۳
جز ابن بكير(سعادت الدارين)، ۳۹۵ — الباجورى على البرده، ۸۶
زرقانى على المواهب اللدنيه، ۵:۱ ۳۰
اللالى المصنوعه، ۱:۱۰٦ — قال هذاامثل حديث ورد فى الباب واسناده حسن

دوبار تقدیس

نسبتیں خالق ارض وسما کو بڑی عزیز ہیں...... محبوب خدا ﷺ کی ہر ہر ادا اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے...... آپ ﷺ سے منسوب ہر ہر چیز پر رحمت کی گھٹائیں موسلا دھار برستی ہیں...... یہ ہی محبتوں کا تقاضہ ہے...... سنو سنو...... !حضور سرور کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد کا نام ہو، وہ ہر روز دوبار مقدس کیے جائیں گے"

مَـاطَعِمَ عَلٰی مَائِدَۃٍ وَّلاَ جَلَسَ عَلَیْھَا وَفِیْھَا اِسْمِیْ اِلَّا قُدِّسُوْا کُلَّ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ ۔

اللآلی المصنوعه، ١:١٠١، قال هذا الاسناد رجاله ثقات

زرقانی علی المواهب اللدنیه ٥:٢٠٣ مدارج النبوت، ١:٢٤٧

الباجوری علی البرده، ٨٦

جہالت

جی ہاں...... کتنی واضح حقیقت ہے کہ جب اس مقدس کی برکات کی کوئی انتہا نہیں ...... اس کی برکت سے ہر دکھ کا بادل چھٹ جاتا ہے...... ہر غم کی آندھی رک جاتی ہے...... روز محشر نجات و بخشش کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ نام رکھنے کی تعلیم خود سرور عالم نبی اکرم ﷺ دیتے ہیں...... پھر محبتوں اور

عقیدتوں کا یہی تقاضا ہے کہ نام رکھا جائے ......اس نام مقدس کی بے شمار برکات ......غیر محدود فضائل ......لامحدود انوار کے پیش نظر خدا جانے کتنے مفسرین، محدثین، متکلمین، فقہاء کرام، اولیاء عظام اور سلف وصالحین کا یہی نام ہے......اب بھی اگر کوئی اپنی اولاد میں سے کسی کا نام اس نسبت پاک سے **محمد** نہ رکھے، تو یہ جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

سنو سنو ......!اسی لیے تو حضور سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ ارشاد فرمار ہے ہیں:

مَنْ وُّلِدَ لَهٗ ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ اَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ.

(عن ابن عباس)

السیرۃ الحلبیہ:۱/۹۲ سعادت الدارین:۳۹۳

حز ابن بکیربحوالہ سعادت الدارین:۳۹۵ اللآلی المصنوعہ،۱:۱۰۱

وقال ھذا المرسل یعضدحدیث ابن عباس ویدخلہ فی قسم المقبول

توہین عشق

محبتوں میں صداقتوں اور سچائیوں کی شیرینی ہو......اور دامن زیست ادب واحترام سے تہی ہو......یہ ناممکن ہے جیسے رات کو سورج کا طلوع ہونا، ناممکن......محبوب کا احترام امر فطری ہے......بلکہ محبت جب روح کی پاتال میں اترتی ہے......تو محبوب سے منسوب ہر ہر شے محبوب اور دل نشیں ہو جاتی ہے......محبوب سے تعلق رکھنے والی ہر ہر چیز کے روبرو جبین احترام خراج محبت پیش کرتی ہے، کیونکہ حقیقت میں یہ محبوب کی ہی تعظیم وتکریم ہوتی ہے ،چاہنے والوں نے تو محبوب کی گلیوں میں گزرنے والے کتوں کے بھی پاؤں کو چوما ہے۔

سو اے اہل محبت......! جب اسی نسبت عظیمہ سے کسی کا نام رکھا جائے تو اس نام والے کا ادب کرو، احترام کرو...... اس کی توہین وتحقیر سے احتراز کرو...... ہر اس چیز کو بجالاؤ جس میں تعظیم وتکریم ہو...... اور ہر اس امر سے احتراز کرو جس میں اہانت کا کوئی پہلو ہو۔

سنو سنو......! ارشاد مصطفوی سنو:

اِذَا سَمَّیْتُمْ مُحَمَّدًا فَلَا تَضْرِبُوْهُ وَلَا تَحْرَمُوْهُ.

اللآلی المصنوعه، ۱:۱۰۳

قال قبل ذکر هذین الحدیثین لکن هنا حدیثین فی المعنی لا باس بهما

زرقانی علی المواهب اللدنیه، ۵:۳۰۲

و **تُسَمُّوْنَهُمْ مُحَمَّدً ثُمَّ تَسُبُّوْنَهُمْ** . السیرة الحلبیه، ۱:۹۲

برکات

اے حاکمو......! عاقلو......! منصفو......! مدبرو......! اپنے مشوروں میں محمد نامی لوگوں کو ضرور شامل کرلیا کرو...... اسی نام نامی ...... اسم گرامی کے تصدق سے تمہیں رائے سدید کی توفیق عطا کی جائے گی...... ورنہ صواب ودرستی سے محروم ہو جاؤ گے۔

مَا اجْتَمَعَ قَطُّ فِیْ مَشْوَرَةٍ فِیْهِمْ رَجُلٌ اِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ لَّمْ یُدْخِلُوْهُ فِیْ مَشْوَرَتِهِمْ اِلَّا لَمْ یُبَارَکْ فِیْهِمَا .

السیرة الحلبیه، ۱:۹۲ سعدات الدارین، ۳۹۳ جز ابن بکیر بحواله سعادت الدارین، ۳۹۵ مدارج النبوة، ۱:۲۴۷ زرقانی علی المواهب اللدنیه، ۵:۳۰۲

اولاد نرینہ

اے فرزندانِ آدم......! اگر تمہاری شاخِ زیست......اولاد کے گلابوں کی بہار دیکھنے کو ترس رہی ہے......اگر دامنِ زیست اولاد کی نعمت سے ابھی محروم ہے......تو نا امید ہونے والی کوئی بات نہیں......آؤ ایک آسان عمل عرض کروں......آپ صدقِ دل سے عمل کریں......اِنْ شَاءَ اللّٰہ رحمت و کرم کا بادل چھم چھم برسے گا......وقتِ مباشرت اللہ تعالیٰ سے عہد کروائے باری تعالیٰ! میری رفیقہ حیات کا دامنِ زیست اگر سرسبز ہوا تو نومولود کا نام میں تیرے حبیب پاک ﷺ کی نسبت سے محمد رکھوں گا۔

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ دَنَا مِنْ زَوْجَتِهٖ وَهُوَ يَنْوِيْ اِنْ حَمَلَتْ مِنْهُ يُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا اِلَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا.

سلف صالحین ارشاد فرماتے ہیں کہ حمل کے ماہ اوّل سے لے کر وضع تک ناف کے اوپر یہ لکھو......اعتقاد صحیح ہو تو یقیناً اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی امید بر آئے گی......

اِنْ كَانَ هٰذَا وَلَدًا فَاَسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا .

سعادت الدارین: ٦٥٥

ایک دوسری جگہ پر یہ عبارت رقم کرنے کی ہدایت عطا کی گئی ہے۔

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْبَطْنِ فَاِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ

فراوانیٔ رزق

افلاس تنگ دستی کے پاٹوں کے درمیان پسنے والو......! مفلسی اور قلاشی کے نوکیلے سنگریزوں پر شام وسحر لوٹنے والو......! غربت وبدحالی کی جلتی دوپہر میں پابرہنہ خوشحالی کی بادِ بہاری کے انتظار میں چلنے والو......! حسرت ویاس، امید وبیم کے سنگ......محنت ومشقت کی سنگلاخ چٹانیں توڑنے والو......! سنو سنو......! خوشحالی کا کتنا سادہ اور آسان نسخہ......حکیم کائنات ﷺ اپنی زبان اقدس سے بیان فرمارہے ہیں:

"جس گھر کوئی فرد محمد نامی ہوگا......اللہ تعالیٰ اس گھر میں برکتوں کی فراوانی فرمائے گا" وَمَا کَانَ اسْمُ مُحَمَّدٍ فِیْ بَیْتٍ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ ذَالِکَ الْبَیْتِ بَرَکَةً.

سنو سنو......! اہل مکہ اس حقیقت کی صدقت پر مہر تصدیق ثبت کررہے ہیں:

"جس گھر میں کسی کا نام محمد ہوگا......اس گھر میں اولاد کی فراوانی ہوگی، مال کی فراوانی ہوگی......اس نام اقدس کی برکات اسی گھر تک محدود نہ رہیں گی بلکہ ان سے پڑوسی بھی فیض یاب ہوں گے۔

مَا مِنْ بَیْتٍ فِیْهِ اِسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا نَمٰی وَرُزِقُوْا وَرُزِقَ جِیْرَانُهُمْ.

جی ہاں......! حضور سرور کائنات ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں:

"جس گھر میں میرا نام ہوگا......وہاں فقر وفاقہ ڈیرہ نہ ڈالیں گے"

لَا یَدْخُلُ الْفَقْرُ بَیْتًا فِیْهِ اِسْمِیْ.

معارج النبوۃ، ۲:۸۲ سعادت الدارین، ۳۹۳ اللآلی المصنوعہ، ۱:۱۰۴

جز ابن بکیر بحوالہ سعادت الدارین، ۳۹۹

پیش گوئی

شمع جمال مصطفوی کے پروانوں......!غور تو کرو......!اس نام اقدس کی تو ہر جہت ہی نرالی ہے ......کیسا اعجاز ہے......اور یہ کیسی عقل و خرد کو دنگ کرنے والی حقیت ہے۔اس نام اقدس کے چہار دانگ عالم میں شہرے ہیں......ہر نبی و رسول اسی نام والے کی خوشخبریاں سنا رہا ہے......ہر الہامی و آسمانی کتاب میں اس کا ذکر ہے۔لیکن کوئی باپ کوئی ماں......اپنے کسی لخت جگر،نور نظر کا یہ نام نہیں رکھ رہی......کیوں؟ہاں ہاں سوچو......فقط اس لئے کہ اس کی حفاظت و نگرانی خداوند قدوس فرما رہا ہے۔

جی ہاں......صبح سعادت......اپنے رخسار درخشندہ سے......شقاوت کے دبیز نقاب سے اٹھنے والی ہے......ستاروں کی تنک وتابی دلیل صبح روشن بنتی جا رہی ہے......وہ مقدس لمحات قریب سے قریب آ رہے ہیں......جب کوہ فاران سے......نُـوْرُ السَّـمٰـوٰاتِ وَالْاَرْضِ......اس خاکدان گیتی کو روشن روشن کر دے گا......پوری کائنات ایڑیاں اٹھا اٹھا کر......مطلع انسانیت سے آفتاب رسالت کے طلوع کی منتظر ہے......مجروح بدن انسانیت سے......عالم قدس سے شفا اترنے والی ہے۔

باعث ایجاد عالم کے ظہور کی بشارتیں زبان زد خواص و عام ہیں......شرق و غرب......بحر و بر......اور تمام اقطار دہر میں منادی ہو رہی ہے کہ تاجدار کونین ﷺ تشریف لا رہے ہیں......خیر مقدم کے لئے کائنات اپنی نگاہوں کے فرش بچھا رہی ہے......مـکـہ کی وادیوں......ام الـقـری کے کہساروں......اور حرم کے بام و در پر......چمنستان فردوس کی بہاروں کا غلاف چڑھایا جا رہا ہے......سیارہ فلک کے پہرداروں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ خسرو کائنات کے

طلعت زیبا سے خاکدان گیتی کا ذرہ ذرہ منور ہونے والا ہے۔

ابھی جب اس نام اقدس کا چرچا ہر جگہ ہو رہا ہے......ان کے فضائل و محاسن کو کائنات ......رشک اور حیرت سے لبریز نگاہوں سے تک رہی ہے، تو اب عرب لوگ اس سنہری امید پر اپنے فرزندوں کے نام محمد رکھ رہے ہیں......اس لئے کہ شاید اس در یکتا سے ہمارا دامن حیات لبریز ہو۔

بنو تمیم ایک مختصر سے قافلہ کو۔۔۔۔سرزمین شام پر ایک ویرانی خوشخبری دے رہا ہے۔ جلد ہی تم میں نبی رحمت......ﷺ......کی ولادت باسعادت ہو رہی ہے۔ بھاگو بھاگو......ان کے دامن اطاعت سے وابستہ ہو کر......کشکول زیست......رشد و ہدایت سے لبریز کرلو......وہ ختم نبوت کی مسند عظیمہ پر جلوہ فگن ہوں گے......ان کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہوگا......باران رحمت جھوم جھوم کر برسا......چاروں کو فرزند عطا ہوئے......تو چاروں نے ہی......ان چاروں کا نام محمد رکھا۔

اَمَا اَنَّهٗ سَيُبْعَثُ فِيْكُمْ وَشِيْكًا نَبِيٌّ فَسَارِعُوْا اِلَيْهِ وَخُذُوْا بِحَظِّكُمْ مِنْهُ تَرْشُدُوْا فَاِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِسْمُهٗ مُحَمَّدٌ .

الوفا، ٤٦ — السيرة الحلبية، ١:٨٩-٩١ — حياة الحيوان الكبرى، ١:١٦

ہاں ہاں......اے مشتاقان جمال مصطفوی......دیکھو یہ بھی کیسا اعجاز ہے......ان دنوں تقریباً پندرہ بچوں کا یہ نام رکھا گیا......کئی مدعیان نبوت پیدا ہوئے لیکن محمد نام والوں میں سے کسی کو بھی توفیق میسر نہ آئی کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرے......اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کو یہ ہرگز گوارہ نہ تھا کہ نبوت مصطفوی میں ذرہ برابر بھی التباس پیدا ہو۔

اعزازهی اعزاز

سبحان اللہ سبحان اللہ ......! محمد نام والو! سرشاری و مسرت میں رقص کناں ہو جاؤ سید البشر ﷺ بنفسہ ارشاد فرما رہے ہیں ......روح القدس جبریل امین آئے ......عرض پرواز ہوئے :یا محمد ﷺ رب العالمین آپ کو سلام کہتا ہے......اور فرماتا ہے......مجھے میری عزت کی قسم...... مجھے میرے جلال کی قسم......جی ہاں شان صمدیت کے مالک رب دو جہاں نے دو قسمیں یاد فرمائیں......قسم تو کلام میں تقویت و تاکید کرنے کے لیے ہوتی ہے......تو تاکید و تقویت کے لیے یہی کافی نہ تھا کہ یہ فرمان عالی شان رب دو جہاں کا ہے...... جی ہاں اس نسبت شریفہ اور اضافت منیفہ کے بعد کسی کلمۂ تاکید کی ہرگز ضرورت نہ تھی......لیکن محبتوں کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں جو قوانین و اصول سے بے نیاز ہوتے ہیں......یہ تو راز محبت ہے کہ خطاب محبوب کے ساتھ ہو یا محبوب کی کسی عظمت کا مظہر ہو تو قسمیں یاد کی جاتی ہیں۔سو اے اہل محبت! اس خطاب محبت کو سماعت فرماؤ:

اے محبوب پاک جس شخص کا نام آپ کے نام پر ہوگا، اس کو میں دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔

اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ لَکَ فَبِعِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا اُعَذِّبُ مَنْ یُّسَمّٰی بِاِسْمِکَ بِالنَّارِ۔

جی ہاں......! خالق ارض و سما کو اس نام کی بڑی لاج ہے۔

گوش ہوش سے سماعت کرو...... بارگاہ رحمت سے آواز آ رہی ہے:

میری محبت کو یہ ہرگز گوارہ نہیں کہ کسی کا وہی نام ہو جو میرے محبوب کا نام ہو......اور میں اس کو عذاب دوں۔اَسْتَحْیِیْ اَنْ اُعَذِّبَ بِالنَّارِ مَنْ اِسْمُہٗ اِسْمَ حَبِیْبِیْ۔

8

دعائے خلیل اور نوید مسیحا

1۔ عجیب وغریب خواب

2۔ ندائے غیب آتی ہے

3۔ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

4۔ کتب ہنود

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت

بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت

ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت

چلے آتے تھے جس کی دینے شہادت

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا

دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(الطاف حسین حالی)

عجیب و غریب خواب

سیدنا عبد المطلب وادیٔ نیند میں مستغرق ہیں......ایک عجیب وغریب خواب دیکھتے ہیں......ان کی پشت سے چاندی کی ایک نورانی سفید زنجیر ظاہر ہو رہی ہے۔اس کا ایک کنارہ آسمان کی رفعتوں کو چھو رہا ہے......دوسرا کنارہ زمین کی پاتال میں اتر رہا ہے......ایک طرف نے مشرق تک اپنی وسعت کے جال پھیلا دیئے ہیں......دوسرے کنارے نے مغرب کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا ہے......پھر یہ سلسلہ مقدسہ ایک درخت کا روپ دھار چکا ہے۔اس کے ہر ہر پتہ پر نور کی راجدھانی اور حکمرانی ہے......اہل مشرق اس کے ساتھ معلق ہو رہے ہیں۔

آپ یہ خواب بیان کرتے ہیں تو تعبیر دی جاتی ہے......آپ کے گلشن حیات میں ایک ایسا گل سرسبد کھلے گا کہ ساری کائنات اس کے دامن کرم کی محتاج ہوگی......عالم زیریں و بالا کی جمیع مخلوق ان کی تعریف وثنا میں رطب اللسان ہوگی۔

فَعُبِّرَتْ لَهُ بِمَوْلُوْدٍ يَّكُوْنُ مِنْ صُلْبِهٖ يَتَعَلَّقُ بِهٖ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَيَحْمَدُهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

سیدنا عبد المطلب کو یقین کامل تھا کہ گلستان ہاشمی کے اس فقید المثال گل گلاب کی تعریف میں عرشی وفرشی سب زمزمہ سنج ہوں گے......تبھی تو آپ کا نام محمد رکھا ﷺ......جس کا معنی......بار بار تعریف کیا گیا......حالانکہ آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی کا بھی یہ نام نہ تھا۔

قِيلَ لَهُ لِمَ سَمَّيْتَهُ مُحَمَّدًا وَلَيْسَ اِسْمًا لِاَحَدٍ مِنْ آبَائِهٖ فَقَالَ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْمَدَهُ اَهْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

مطالع المسرات، ٨٢	نسيم الرياض، ٣٨٢:٢	مدارج النبوة، ٤٥٥:١
شواهد النبوة، ٤٦	زرقاني على الموطا، ٤٣٣:٤	اوجز المسالك، ٣٧٨:١٥
روح المعاني، ٧٣:٣	اشعة اللمعات، ٤٨١:٤	حجة الله على العالمين، ٢٠٠
الخصائص الكبرى، ٤٢:١	جواهر البحار، ٣٥٨:٢	السيرة الحلبيه، ٨٧:١-٨٨
سعادت الدارين، ٣٨٧	مخزن چشت، ٨٨	الزرقاني على المواهب
١١٤:٣		

سیدنا عبد المطلب کا یہ خواب اور تفاؤل کس قدر سچا ہے...... کتب سیر شاہد ہیں کہ ازل سے کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے اور ابد الآباد تک آپ کی شان اقدس کے ڈنکے بجتے رہیں گے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پر طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ندائے غیب آتی ھے

تاجدار کائنات...... عَلَيْهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ...... اپنی والدہ محترمہ کے بطن اقدس میں ہیں...... تو ہاتف غیبی بشارت دے رہا ہے......

آمنہ......! مبارک ہو......! تمہارے بطن اقدس میں...... امت کے سردار ہیں

......جب وہ جلوہ فگن ہوں، تو ان کا اسم گرامی......محمد رکھنا......ﷺ......

اِنَّکِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَیْرِ الْبَرِیَّۃِ وَسَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ فَاِذَا وَلَدْتِیْهِ فَسَمِّیْهِ مُحَمَّدًا .

مدارج النبوۃ، ۱:۴۵۵	اشعة اللمعات، ۴:۴۸۱
حجة اللّٰه علی العالمین، ۲۲۴۔۱۱۳	جواھر البحار، ۲:۲۵۹
سعادت الدارین، ۳۸۷	المواھب اللدنیه مع الزرقانی، ۳:۱۱۵
السیرۃ الحلبیه، ۱:۸۷۔۸۹	

فرش پر طرفہ دھوم دھام

جی ہاں ...... چونکہ ولادت باسعادت سے قبل ہی ......والدہ محترمہ کو عالم غیب سے سعادت مند لخت جگر کی نوید مسرت مل گئی تھی ......اور نومولود کے نام کی بھی تعلیم دے دی گئی ......یہی وجہ ہے کہ وقت ولادت ہی ......یہ نام نامی ......اسم گرامی ......محمد ......ﷺ......رکھ دیا گیا......

سنو سنو......! خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ لخت جگر......سید الکونین، ختم المرسلین ﷺ کی زوجہ مطہرہ......ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰه تعالیٰ عنھا کی زبان اقدس سے سنو:

مکة المکرمه کی......سرزمین پر ایک یہودی ایام زندگی بسر کرتا تھا......شب ولادت باسعادت، قریش کی ایک مجلس میں ان سے استفسار کرتا ہے......کیا آج رات تم میں سے کسی کی گود ثمر نومولود سے لبریز ہوئی......جواب نفی میں ملا......تو کہنے لگا......سنو......! آج

کی شب سعادت میں اس امت اخیرہ کے نبی منصۂ وجود پر جلوہ فگن ہو چکے ہیں...... وہ قبیلہ قریش سے ہوں گے...... ان کے کاندھے پر مہر نبوت ہے...... ہر قریشی مسرت وشادمانی کے سنگ...... کشاں کشاں اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا...... ہر ایک نے اہل خانہ کو نوید مسرت سنائی۔

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب ﷺ کو فرزند عطا ہوا...... انہوں نے جس کا نام نامی اسم گرامی محمد رکھا...... ﷺ

اَخْبَرَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ اَهْلَهٗ فَقَالُوْا لَقَدْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوْهُ مُحَمَّدًا ۔

سبھی نے اس یہودی کو نومولود کی خبر دی...... یہودی نے ان کی رفاقت میں آ کر فرزند عبداللہ...... ﷺ کی زیارت کی...... کمر اقدس پر مہر نبوت کا مشاہدہ کرتے ہی ہوش وحواس کھو بیٹھا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہوش آنے پر کہنے لگا:

اللہ کی قسم......! آج سے بنو اسرائیل سے نبوت چلی گئی......

وَاللّٰهِ لَقَدْ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ۔

اے معشر قریش......! تم ان کی ولادت پر خوشیاں منا رہے ہو...... سنو......! اس کو تم سب پر غلبہ ونصرت نصیب ہوگی اور ان کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل جائے گا۔

اَفَرِحْتُمْ بِهٖ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللّٰهِ يَسْطُوَنَّ عَلَيْكُمْ سَطْوَةً يَّخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ ۔

السيرة الحلبيه، ١:٧٧ الخصائص الكبرى، ١:٤٩

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ ......!سیدالکونین ﷺ کااسم گرامی محمد......

انبیاءکرام علیھم السلام...... پرنازل ہونے والی کتابوں اورصحیفوں پرموجودتھا......

سنوسنو......!قرآن حکیم فرقان عظیم......ارشادفرمارہاہے:

﴿ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴾ القرآن الحکیم

بعض مفسرین کرام نے کہا...... ضمیر منصوب......حضورنبی کریم ﷺ کی

طرف راجع ہے۔سنوسنو......مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں...... زبور شریف میں میں

نے خودلکھاہوادیکھا ......

اِنِّی اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ .

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۲۳۵_۲۴۰

جی ہاں......!زبورشریف میں یہ بھی ہے:

يَا دَاوٗدُ سَيَاْتِيْ مِنْ بَعْدِكَ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ .

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۲۳۵_۲۴۰

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ......یہ اسم گرامی توراۃ شریف میں بھی ہے۔

مُحَمَّدٌ ﷺ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ السیرۃ الحلبیہ، ۱:۲۴۰

اسی طرح توراۃ میں ہے: بِمُوْذ مَاذ

عبرانی زبان میں اکثر دال کی جگہ ذال بولا جاتا ہے۔

اب اس کلمہ کے اعداد......اسم محمد ﷺ کے ہی اعداد ہیں:

92=+4+1+40+4+1+40+2

اور بہت ممکن ہے کہ محمد ہی کا تلفظ عبرانی میں بموذ ماذ ہو، کیوں کہ ادائی میں اس قدر تغیر عبرانی زبان میں موجود ہے۔

حجة الله على العالمين، ١١٢

جی ہاں...... سید الکونین ﷺ کا اسم گرامی انجیل میں بھی ہے۔

المنحمنا...... اس کا معنی سریانی زبان میں محمد...... ﷺ ہے۔

السيرة الحلبيه، ١:٢٣٥

اسی طرح کتاب مقدس میں ہے:

فار قليط　　　　بار قليط

اس کا معنی سریانی زبان میں محمد...... ﷺ ہے۔

سیدنا عیسی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے اللہ...... ! اپنے رسول کو بھیج......"

"اے محمد ﷺ...... دنیا کی نجات کے لئے جلد آیئے۔"

انجیل برنباس باب ۹۷　　　(منہاج القرآن، جون ۱۹۹۱ء)

بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے...... ایک نبی سیدنا حنوق علیہ السلام ہیں...... ان کے صحیفہ میں ہے

جَاءَ اللّٰهُ مِنْ طُوْرِ سِيْنَاءَ وَاسْتَعْلَنَ الْقُدُّوْسُ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ وَانْكَسَفَتْ اِلٰى بِهَاءِ مُحَمَّدٍ ﷺ

حجة الله على العالمين، ١٠٢-١٠٣ ارمغان نعت، ٣٠٠

سیدنا زکریا بن یوحنا علیہ السلام کی کتاب میں ہے:

هٰذَا قَوْلُ الرَّبِّ فِيْ زِرْبَابَال يَعْنِيْ مُحَمَّدًا ﷺ

سیدنا سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں: اور وہ بالکل محمد ﷺ ہے...... یہ ہے میرا دوست...... میرا محبوب...... اے یروشلم کی بیٹیو......

کتب ہنود

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں بھی یہ نام بکثرت موجود ہے۔

۱۔ایک بدیسی رسول اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا، اس کا نام محمد ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ ہوگا (بھاگوات پران پرو ۳ ـ کھنڈ ۳ ـ ادھیا ۳ ـ شلوك ٥ ـ ٧)

۲۔سام دید پر پھاٹك ۲ ـ وشنی ٦ ـ منتر ٨ ـ) میں آپ کا اسم گرامی محمد ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ آیا ہے

۳۔اے لوگو کان کھول کر سن لو محمد ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ لوگوں میں مبعوث ہوگا، اس کی بلند و بالا حیثیت آسمانوں کو چھو لے گی۔

اتھر وید کھنڈ ـ ۲۰، سوکت ـ ۱۲۷، منتر ۱ ـ ۳)

۴۔اس کے دین جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے گا۔ بغیر محمد ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ کے وسیلہ کے پار نہ ہوگا۔

(پوتھی راسنگ رام، کانڈ ٦، اسکنڈ ـ ۱۲)

۵۔کوئی شخص بغیر نام محمد کے جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾

7

اعجاز ھی اعجاز

1۔ نعرۂ مستانہ

2۔ سیدہ زینب کا استغاثہ

3۔ گرہ کھل گئی

4۔ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

5۔ دل کی دنیا زیروزبر

6۔ کس قدر معتبر

7۔ اب نہ سردھو گا

8۔ حفاظت کی انوکھی تدبیر

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
(علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ)

نعرۂ مستانہ

مصائب و آلام کی چکی کے......دو پاٹوں میں پسنے والو......جو مصائب کے گمبھیر بادل......مطلع زیست پر چھا جائیں......تو......محبت و عقیدت سے یا محمد ﷺ پکار لیا کرو......اس نام کی برکت سے مصیبت کے بادل چھٹتے رہے ہیں......اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْعَزِیْز چھٹ جائیں گے......ہاں ہاں......مشکل لمحات زندگی میں......یہ نعرہ مستانہ لگانا شعار مسلمین ہے۔

جی ہاں......روزن تاریخ سے دیکھو......اور اپنے بھولے بسرے شعار کو حرز جاں بنا لو......یمامہ کا دن ہے......عجیب پریشانی کا عالم ہے......مسیلمہ کذاب کے ساتھ......خاتم الانبیاء ﷺ کے دیوانے......جنگ لڑ رہے ہیں......ادھر چند لوگ ہیں......ادھر چالیس ہزار......جنگ کی بھٹی گرم ہوگئی......مسلمانوں کا حوصلہ پست ہو رہا ہے......پائے استقامت میں تزلزل بپا ہو رہا ہے......اور دیکھو دیکھو......! دشمن کی جسارت کہ سپہ سالار سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خیمہ تک آن پہنچا......سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس شدت کا مشاہدہ کیا......تو نعرہ مستانہ لگایا...... یا محمد ﷺ ان دنوں یہ ہی نعرہ مسلمانوں کا شعار تھا:

وَكَانَ شِعَارُهُم يَوْمَئِذٍ يَا مُحَمَّدَاهُ ﷺ

البداية والنهاية، ٦: ٣٢٤

اس نعرہ مستانہ نے مسلمانوں کے اجسام میں بجلی بھر دی......حوصلے بلند ہوئے اور ایسی جرأت و بہادری اور استقامت کے جھنڈے گاڑے، جو قیامت تک لہراتے رہیں گے

......اہل اسلام قلت عدد کے باوجود کامیاب و کامران ہوئے اور......مرتدین کثرت عدد کے باوجود......خائب وخاسر......

سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا کا استغاثہ

ہاں ہاں......! دیکھو دیکھو......میدان کربلا کے دہکتے سنگریزوں پر بھتیجوں ...... بھائیوں...... بھانجوں......اور بیٹوں کے خون سے داستان عشق ومحبت تحریر کی جارہی ہے ......اپنے خون کی روشنائی بھی ان میں شامل ہے......اور خاندان نبوت نے تسلیم ورضا کی انتہا کردی......اور ازلی بدبختوں نے ظلم وستم اور جوروجفا کی......کوئی کسر نہ چھوڑی......

دیکھو دیکھو......اہل بیت مصطفیٰ ﷺ......کے پاکیزہ اجساد خاک وخون میں غلطیدہ......بے آب وگیاہ صحرا میں پڑے ہیں......اعضاء بدن بکھرے پڑے ہیں......حرم بیت نبوی......اسیری کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں......مصائب وآلام کی بھی انتہا ہوگی اس کھٹن لمحہ میں......جگر گوشہ بتول......نواسہ رسول......سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا یہ نام مبارک پکار رہی ہیں:

يَا مُحَمَّدَاهُ يَامُحَمَّدَاهُ. صَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ وَمَلِكُ السَّمَا. هٰذَا حُسَيْنٌ بِالْعَرَا. مُزَمَّلٌ بِالدِّمَا. مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ يَامُحَمَّدَا. وَبَنَاتُكَ سَبَايَا. وَذُرِّيَّتُكَ مُقَتَّلَةٌ تَسْفِيْ عَلَيْهِ الصَّبَا. البدایہ والنہایہ، ۸:۱۹۳

غموں کے دھارے کے ساتھ بہتے ہوئے یہ اسم مبارک پکارنا ہمیشہ سے پاکیزہ نفوس کا معمول رہا ہے۔

گرہ کھل گئی

سبحان اللّٰہ، سبحان اللّٰہ ......! یہ اسم مبارک ...... بیدار کرتا ہے ...... خفتہ بخت بیدار کرتا ہے ...... سوئی قسمت بیدار کرتا ہے ...... مردہ روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے ......

سنو سنو ......! ھیثم بن حنش کہتے ہیں ...... ہم سیدنا عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ...... ان کا پاؤں سن ہوگیا ...... کسی شخص نے کہا: ...... اے ابن عمر (رضی اللہ عنہ) اپنے محبوب ترین شخص کا نام لو ...... آپ نے فوراً نعرۂ مستانہ بلند کیا:

یا محمد .... ﷺ ...... پاؤں یوں بیدار ہوا، جیسے اس کی گرہ کھول دی گئی ہو

فَخَدَرَتْ رِجْلُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ. فَقَالَ يَامُحَمَّدُ فَكَاَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ. الاذكار، ۲۷۱

اے مردِ مسلماں ...... آج امتِ مسلمہ اجتماعی غفلت و مردگی کا شکار ہے ...... اہل اسلام کے اس قدیم شعار کو اپنا لو ...... اِنْ شَآءَ اللّٰہ بیداری و زندگی عطا ہوگی۔

ہر بت تھرا تھرا کر گر گیا

تاجدارِ کائنات ...... ﷺ کی رضاعت کی سعادت ...... سیدہ حلیمہ سعدیہ ...... رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا ...... کے ہاتھ آئی ...... زمانہ رضاعت میں آپ نے شق صدر اور دوسرے عجائب و غرائب کا مشاہدہ کیا ...... دل سہم کر رہ گیا ...... فیصلہ کیا کہ ...... اس درِ یتیم ﷺ ...... کو ان کے دادا کے سپرد کر دیا جائے ...... تاجدارِ کائنات ...... ﷺ ...... کی معیت و سنگت میں عازمِ سفر ہوئے ...... بابِ مکہ پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کی ایک جماعت کے روبرو

آپ کو جلوہ فگن کیا......اور قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئیں......لوٹیں تو......سرور کائنات ﷺ......موجود نہ تھے......خوف و ہراس......حزن و ملال......کے گھرے اور گمبھیر بادل......آسمان دل پر چھا گئے......یہ گریہ زاری اور اضطراب و بے قراری دیکھ کر......ایک ضعیف شخص کا دل پسیجا......

کہنے لگا......حلیمہ......! دل تھوڑا نہ کر......میں تیرے فرزند کی جستجو کرتا ہوں......غور سے دیکھو......یہ ضعیف شخص......صنم اعظم ھبل کے پاس جا رہا ہے......اپنے عقیدہ باطلہ کی بنا پر ھبل کا طواف کر رہا ہے اس کے سر پر بوسہ دے رہا ہے......دست بدستہ عرض کناں ہے......میرے آقا......! آپ کا لطف و احسان و فضل و امتنان قریش سے کبھی منقطع نہ ہوا......کوئی حاجت منداس آستانہ سے بے نیل و مرام واپس نہیں لوٹا......سعدیہ کا بیٹا محمد ﷺ اسے واپس کر دے۔

نگاہ کائنات نے دیکھا کہ یہ نام زبان پر آنے کی دیر تھی......ھبل اور دوسرے سارے اصنام منہ کے بل گر پڑے اور آپ کے فضائل شمائل میں رطب اللسان ہو گئے۔

معبودان باطلہ......پکار اٹھے......اے شیخ......! ہماری ہلاکت و بربادی تو ان ہی کے ہاتھوں مقدر ہے......اس کا پروردگار اسے ضائع نہ کرے گا۔

اے شاہراہ زیست کے حیران و اجنبی مسافر......تیرے نہاں خانہ دل میں بھی کئی بت اپنے تسلط جمائے ہوئے ہیں......خواہشات نفسانیہ کے ھبل......دنیا پرستی کے لات......حصول جاہ و جلال کے عزی......محبت و مال و منال کے منات......جو روز بروز......جبین زندگی کو......دربار الٰہی سے برگشتہ کر رہے ہیں......

سوائے قوم ہاشمی ...... اگر کعبہ قلب کی اس نجاست غلیظہ سے طہارت و پاکیزگی مقصود ہے...... تو اخلاص و عشق کی وارفتگیوں کے سنگ اسم گرامی دم بدم پکارا کرو......

معارج النبوت، ۲:۱۳۱

دل کی دنیا زیر و زبر

رحمۃ اللعالمین...... ﷺ...... اسم گرامی ...... بھی معجزہ ہے ...... دیکھو دیکھو ...... روزن تاریخ سے دیکھو...... ایک یہودی توراۃ مقدس کی تلاوت کر رہا ہے۔ اچانک نگاہیں...... اسم محمد...... ﷺ ...... پر گڑ جاتی ہیں...... دل بدبخت حسد و کینہ کے الاؤ میں جل رہا ہے...... تبھی تو اس اسم پاک کو کھرچ رہا ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اگلے دن یہی اسم گرامی دو جگہ پر ہے...... پھر مٹا دیتا ہے...... دوسرے روز اسی صفحہ پر چار جگہ درج ہے۔ بدبخت پھر رگڑ رہا ہے...... تیسرے روز آٹھ جگہ پر ہے۔ ایک بار بغض و عناد کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہی عمل پھر دہرا رہا ہے...... چوتھے روز بارہ جگہ پر یہی نامِ نامی ہویدا ہے۔ اب کی بار دنیائے دل میں انقلاب بپا ہوتا ہے۔ اسم رسالت کا بڑھتا ہوا ظہور...... حریم خانہ دل میں عشق مصطفیٰ کی چنگاری کا سبب بنتا ہے اور رفتہ رفتہ یہی چنگاری شعلہ جوالہ کا روپ دھار لیتی ہے...... اب خوش بختی کا ستارہ اوج ثریا کے سنگ چمک رہا ہے...... عشق مصطفیٰ سے لحہ لحہ بے قرار دل کے سنگ شہر شام سے کشاں کشاں...... بطحا اقدس کی طرف گامزن ہے...... آنکھیں جمال مصطفیٰ کے جاموں سے سیرابی کے لیے ترس رہی ہیں مدینہ اقدس کی فضاؤں میں داخل ہوتے ہی دل و جان پر ایک عجیب سی کسک چھا رہی ہے...... حیدر کرار ؓ ...... جانکاہ خبر سنا رہے ہیں، جس سے دل ملتہب لخت لخت کہ ہمارے آقا...... ﷺ ...... تو رفیق اعلیٰ کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں...... رسول اللہ

.....ﷺ کے بدن اقدس سے مشرف ایک کپڑا سیدنا حیدر کرار .....رضی اللہ عنہ سے لے کر سونگھتا ہے ۔گنبد خضرا پر حاضر ہو کر کلمہ طیبہ پڑھتا ہے، اور شکستہ دل کے ساتھ آہ و فغاں کے ہمراہ بارگاہ الوہیت میں ہاتھ اٹھا رہا ہے۔

اے رب دو جہاں .....! اگر میرا اسلام تیری بارگاہ میں مقبول ہے، تو اپنے حبیب کریم .....ﷺ کے پاس بلا لے..... اتنا کہا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پروانہ شمع مصطفیٰ گنبد خضرا کے روبرو دیوانہ وار فدا ہو گیا۔ حیدر کرار .....رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔

نزهة المجالس، ۲:۸۹

کس قدر معتبر

جنت الفردوس میں کسی کو بھی کنیت سے پکارا نہ جائے گا..... لیکن سنو سنو .....! نسبت مصطفیٰ .....ﷺ..... کس قدر معتبر ہے..... کتنی عظیم تر ہے..... جب نسبتیں، سب نسبتیں منقطع ہو چکی ہیں، تب بھی اس نام کی نسبت کا بڑا اعزاز ہے..... بڑا اکرام ہے۔

ہاں ہاں .....! بہشت بریں کے باغات میں سبھی کو ان کے اعلام اصلیہ کے ساتھ ندا ہوگی ..... لیکن ابوالبشر کو وہاں بھی ..... ابو محمد ..... کہہ کر خطاب ہوگا......

لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا يُدْعٰى بِاِسْمِهٖ وَلَا يُكْنٰى اِلَّا آدَمُ فَاِنَّهٗ يُدْعٰى اَبَا مُحَمَّدٍ تَعْظِيْمًا لَهٗ وَ تَوْقِيْرَ النَّبِيِّ ﷺ

السيرة الحلبيه، ۱:۹۲ — الزرقاني على المواهب، ۳:۱۵۶

اب بھی نہ سرد ہو گا

سبحان اللہ سبحان اللہ ......!اس نام اقدس کی برکات......تو حد ادراک سے ہی ماوراہیں......کون سا وہ کرم ہے......جو اس کی نسبت سے نہیں برستا......کون سی وہ نعمت ہے جو اس کے تفضّل سے دامن حیات کو لبریز نہیں کرتی۔ اعمال بد کی پاداش میں......حفاظ قرآن کے ایک گروہ کو جہنم میں......داخل کیا جا رہا ہے......اسم رسالت کو ان کی لوح ذہن سے محو کر دیا گیا ہے۔ ہاں ہاں......دیکھو دیکھو......اس نام اقدس کو......در بار ایزدی میں......کیسی شرافت و عظمت حاصل ہے......رحمت الٰہی کو یہ بھی گوارا نہیں کہ......ذہن کی تختی پر نام حبیب ﷺ مرتسم ہو......اور اسے دوزخ کا عذاب دیا جائے۔

جی ہاں......انعقاد محشر کا سبب ہی فقط شان محبوبی......کا اظہار ہونا ہے۔ جبرائیل امین اِن عذاب الٰہی میں گرفتار......حفاظ قرآن......کے ذہنوں سے محو شدہ نام محمد ﷺ کو اجاگر کر رہے ہیں......نقوش اسم رسالت لوح قلب و ذہن پر ابھر رہے ہیں......اور جونہی زبان پر یہ نام آتا ہے......نار دوزخ سرد ہو جاتی ہے اور جہنم سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔

اِنَّ قَوْمًا مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ يَدْخُلُوْنَهَا فَيُنْسِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْمَ مُحَمَّدٍ (ﷺ) حَتّٰى ذَكَّرَهُمْ جِبْرَائِيْلُ عليه السلام فَيَذْكُرُوْنَهٗ فَتَخْمِدُ النَّارُ وَ تَنْزَوِىْ عَنْهُمْ

مطالع المسرات، ۸۸ زرقانی علی المواھب، ۳:۱۶۳

ترجمہ:

حاملین قرآن سے ایک جماعت جہنم میں داخل ہوگی، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اسم محمد ﷺ بھلا دے گا، حتیٰ کہ جبرائیل علیہ السلام ان کو یاد کرائیں گے، وہ یاد کریں گے، تو جہنم سرد ہو جائے گی اور ان سے لپیٹ لی جائے گی۔

حفاظت کی انوکھی تدبیر

سنو سنو......اسم مصطفوی کے اعجاز سنو......علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ ''حیاۃ الحیوان الکبری'':......میں فرماتے ہیں......دن کی ابتدا میں کہہ لیا کرو،

عَقَدْتُ لِسَانَ الْحَيَّةِ وَزُبَانَ الْعَقْرَبِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. سعادت الدارین، ٦٥٥

سانپ اور بچھو اور چور سے محفوظ رہو گے۔

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ......!اس اسم گرامی کی برکات کا ابر جود و کرم کس کس پر نہیں برسا...... اس کے آفاقی سایہ نے کائنات بھر کو اپنے انوار میں سما رکھا ہے......قبیلہ بکر بن وائل کے سردار حارثہ کی فوج کا......فارس کی عظیم الشان فوج سے ٹکراؤ ہوا......ابھی حارثہ دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوا تھا......لیکن دل کے آنگن میں محبت رسول کی چنگاری دبی تھی......حارثہ کی فوج کمزور......نہایت کمزور......مقابلہ پر ایک طاقتور فوج......حارثہ حیران و پریشان......سوچوں کے دریا میں غرق......کچھ اور تو نہ سوجھا......ایک عجیب سوچ کی قوس و قزح آسمان قلب و نظر پر عیاں ہوئی......اعلان کر دیا......تمہارا شعار محمد ﷺ ہے اللہ اکبر......فارس کی طاقتور فوج سے مقابلہ ہوا......آن کی آن میں......عظیم فوج دم دبا کر بھاگ نکلی......اور اس اسم مقدس کے تصدق سے......حارثہ کو فقید المثال فتح نصیب ہوئی......کامیابی و کامرانی نے بڑھ کر اس کے قدم چوم لیے۔

تاجدار کائنات ﷺ نے سماعت فرمایا......تو اعلان کیا:

''میری وجہ سے ہی ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔'' الخصائص الکبری،

8

حرف حرف روشنی

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے
حا سے حاکم عجم و عرب کے
دوسری میم سے مالک سب کے
دال سے داتا دونوں جہاں کے
جود ہے ان کا عام
شہد سے میٹھا محمد نام

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علامہ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں

وھی اول وھی آخر

ہاں ہاں......گلستان اسمائے مصطفیٰ ﷺ ......میں حکم اور نکہت کے شگفتہ پھول ہی پھول ہیں...... سید البشر علیہ السلام ......کا اسم گرامی احمد ﷺ ہے......جس کی ابتداء الف سے ہے اور اس کا مخرج مبتداء المخارج ہے......اور یہ الف عشاق کی توجہ اس امر کی طرف دلا رہا ہے......کہ اس اسم پاک کا مسمّی بھی مبداء ہے......جی ہاں......مبتداء کائنات ہے......سنو سنو......!یہ کیسی ایمان پرور صدا آ رہی ہے

﴿وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ القرآن الحکیم الانعام،۶:۱۶۳

ہاں ہاں......محتاج الیہ......محتاج سے ہمیشہ مقدم ہوتا ہے......اور تاجدار مدینہ ﷺ کی ساری کائنات......رحمت کی بھیک میں محتاج ہے......اور آپ کی ذات والا صفات محتاج الیہ ہے......

سنو سنو......!صداقتوں سے لبریز کلام سنو......!

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ القرآن الحکیم الانبیاء،۲۱:۱۰۷

شہنشاہ عرب وعجم......ﷺ......سے کائنات کے وجود اول سے سوال ہو رہا ہے......آپ ارشاد فرما رہے ہیں: ''میرا نور''

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ . مدارج النبوۃ،۱:۷ مرقاۃ المفاتیح،۱:۱۶۷

خیر الوریٰ......علیه التحیة والثناء کا اسم گرامی......محمد......ﷺ ہے۔اس کا پہلا حرف میم ہے......ورمیم کا مخرج ختام المخارج ہے......تو یہ پہلا حرف نظر وفکر کو ایک نیا

نکتہ ودیعت کر رہا ہے...... کہ اس کا مسمّی ختم نبوت کے لعل بدخشاں تاج سے مشرف ہے۔

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ القرآن الحکیم الاحزاب۳۳:۴۰

ہاں ہاں......! صداقتوں سے لبریز زبان اقدس کے کلمات سنو......

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ

المسلم،۲:۲۴۸ الترمذی،۲:۴۵ ابو داوٗد،۲:۲۲۸

مسند احمد،۲:۳۹۸ مجمع الزوائد،۹:۲۶۹ الطبرانی،۶:۲۵۲

حیاتِ قلبِ مومن

ہاں ہاں...... میری سرکار...... ﷺ...... کے اسم گرامی کا حرف حرف کئی نکات کا حامل ہے...... ایک صاحب ذوق عربی شاعر کیا خوب نکتہ سنجی کر رہا ہے۔

مُحَمَّدٌ مِيْمُهٗ مَوْتٌ لِلْكُفْرِ ۔ حَيَاتُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِحَاهٗ

وَمِيْمٌ ثَانِيْ مَوْجُ الْمَوَاهِبِ ۔ وَدَالٌ خَيْرُ دَالٍ لَاشْتَبَاهٗ

شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ مُلَاذَمَةٌ ۔ وَمَنْ يَّكْفُرُ بِهٖ تَبَّتْ يَدَاهٗ

محمد کا میم، کفر کے لئے موت ہے اور حا، قلب مومن کے لئے زندگی ہے

دوسرا میم، بخشائش کی موج ہے اور دال، بلاشبہ بہترین دال ہے

گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور جائے پناہ

جو آپ کا انکار کرے اس کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں

اسرار محبت

اے مشتاقان جمال مصطفوی......اندازہ تو کرو......اسرار محبت بھی کتنے نرالے ہوتے ہیں......پروردگار عالم نے مکان ولامکان کی وسعتوں میں......اسم رسالت کو اسم جلالت کی معیت ومقارنت کا اعزاز وشرف تو عطا کیا ہی ہے......دیکھو کیسی مناسبت بھی عطا کر دی......

ا۔اسم جلالت میں چار حرف ہیں	تو اسم رسالت میں بھی چار
۲۔اسم جلالت نقاط سے خالی ہے	تو اسم رسالت بھی نقاط سے خالی
۳۔اسم جلالت میں ایک شد ہے	تو اسم رسالت میں بھی ایک شد
۴۔اسم جلالت میں ایک سکون ہے	تو اسم رسالت میں بھی ایک سکون
۵۔اسم جلالت میں دو حرف احاد (ا،ہ)	تو اسم رسالت میں بھی دو حرف احاد (ح،د)
۶۔اسم جلالت میں دو حرف عشرات (ل،ل)	تو اسم رسالت میں بھی دو حرف عشرات (م،م)

۷۔اسم جلالت میں ایک جنس کے دو حرف (ل،ل) تو اسم رسالت میں بھی ایک جنس کے دو حرف (م،م)

۸۔اسم جلالت کے اعداد بھی جفت (۶۶)	تو اسم رسالت کے اعداد بھی جفت (۹۲)

۹۔اسم جلالت کے اعداد کی اکائی دو پر تقسیم ہوتی ہے

تو اسم رسالت کے اعداد کی اکائی بھی دو پر تقسیم ہوتی ہے۔

۱۰۔اسم جلالت کے اعداد کی دہائی تین پر تقسیم ہوتی ہے

تو اسم رسالت کے اعداد کی دہائی بھی تین پر تقسیم ہوتی ہے۔

۱۱۔اسم جلالت کے اعداد کی اکائی اور دہائی کو آپس میں ضرب (۶×۶=۳۶) دے کر آپس میں جمع کرو، تو ۹ آتا ہے (۶+۳=۹)

اسی طرح اسم رسالت ہے: ۲×۹=۱۸، ۸+۱=۹

۹ کے عدد کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ فنا نہیں ہوتا......

اور اس سے بڑا کوئی عدد نہیں ہے......

۱۲۔اسم جلالت ملفوظی کر کے لکھیں، پھر اس کی تلخیص کریں، یعنی مکرر حرف گرادیں، اب باقی ماندہ حروف کے اعداد کبیر کو بسیط، بسیط کو صغیر، صغیر کو اصغر بقاعدہ جفر بنائیں، تو تین باقی رہتا ہے۔

اللّٰہ......جَلَّ شَانُہٗ......

ال ف   ل ام   ل ام   ا ہ

ال ف   م   ہ

5+40+80+30+1

21=5+4+8+3+1

3=2+1

اسی طرح اسم رسالت:

محمد..........ﷺ..........

م ی م   ا ح   م ی م   م ی م   دال

م ی   ا ح   د ل

1+8+10+40   30+4

1+8+1+4   21=3+4

3=2+1

حسن تلفظ

ہاں ہاں ......اے رخ والضحیٰ کے دیوانو......!اسم رسالت کا تلفظ بھی حکمت سے خالی نہیں ہے......اسم جلالت کے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ جدا ہوتے ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خالق مخلوق میں فاصلے ہی فاصلے ہیں،اور اسم رسالت کے تلفظ کی ابتداء میں ہی یہ باہم مل جاتے ہیں جو اس خاکدان گیتی کی تیرہ و تاریک مخلوق کو پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ یہ فاصلے اگر سمیٹنا چاہتے ہو تو دامن مصطفوی سے لپٹ جاؤ......بحر توحید میں غوطہ زنی چاہتے ہو،تو محبت مصطفیٰ ﷺ کا طوق گلوئے نیاز مندی کی زینت بنالو......دہلیز مصطوی پر جبین نیاز رکھے بغیر وصول الی اللہ کا تصور ہی باطل ہے۔

﴿ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾

القرآن الحکیم   آل عمران ۳:۳۱

ہاں ہاں......رسالت تو نام ہی خالق مخلوق کے درمیان رابطہ ہے۔

تقسیم عجیب

اس نام اقدس کو......اسم باری تعالیٰ کے ساتھ......اشتقاق میں بھی مناسبت ہے ......شاعر مصطفیٰ......سیدنا حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں:

وَ شَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّ هٰذَا مُحَمَّدٌ

دیکھو دیکھو......تاجدار کائنات......ﷺ......پر باران رحمت وعنایت کس طرح جھوم جھوم کر برس رہا ہے کہ آپ کے نام اقدس کو اپنے اجلال و کرام کے لیے......اپنے نام سے نکالا......

نگاہ محبت اٹھاؤ......صاحب عرش، محمود ہے......اور صاحب فرش، محمد ہے......ﷺ......حمد سے چار اسماء مشتق ہیں:

(1) محمود ...... یہ رب العالمین جل جلالہ ......اور رحمۃ اللعالمین میں مشترک ہے ......یہ دونوں کے کمال محمودیت پر دال ہے......اگرچہ دونوں کی محمودیت میں عظیم فرق ہے۔

(2) حمید......یہ رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ مختص ہے......اس نام پاک کے دو معنی ہیں......اور دونوں معنوں کے بدلے میں......حبیب معظم نور مجسم......ﷺ......کو دو نام عطا فرمائے۔

(3) حمید......میں معنی فاعلیت کا اعتبار ہو......"بہت تعریف کرنے والا" بھی کس کی بہت تعریف کرنے والا......؟ اس کا جواب......لفظ......محمد......عطا کر رہا ہے......"بہت ہی

تعریف کیا گیا۔"

اے پیارے مصطفیٰ.....علیک الصلوۃ والسلام ......اگر میں حمید ہوں ......تعریف کرنے والا......تو آپ محمد ہیں....ﷺ......"بکثرت اور بار بار تعریف کئے گئے۔"

- تمہارے برابر میں کسی کی تعریف نہیں کرتا۔

(4) حمید......میں معنیٰ مفعولیت کا اعتبار ہو......"بہت تعریف کیا گیا"......بھئی کس سے بہت تعریف کیا گیا......اس کا جواب لفظ احمد مرحمت فرما رہا ہے۔

یعنی اے میرے محبوب پاک....ﷺ......اگر میں حمید ہوں......"بہت تعریف کیا گیا"......تو آپ احمد ہیں......"بہت ہی تعریف کرنے والے"

تمہارے برابر میری کوئی تعریف نہیں کرسکتا۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ

سبحان اللہ سبحان اللہ......!اسم رسالت کی ہر جہت ہی نرالی ہے......انوکھی ہے......ہر پہلو ہی شان اعجازی کا مالک ہے......اسم رسالت کی......اسم جلالت کے ساتھ......یہ بھی مناسبت ہے کہ دونوں ہی معنیٰ پر دلالت کے لیے حروف کے محتاج نہیں ہیں۔

جی ہاں......!اکثر کلمات......حروف کی توڑ پھوڑ......اور......شکستگی سے بے معنی و مہمل ہو جاتے ہیں......لیکن اے اسم رسالت...... فداک ابی و امی و روحی......تو اپنے مسمیٰ کی طرح بے نظیر ہے......بے مثال ہے......

ہاں ہاں......! اسم جلالت...... مِنْ حَیْثُ الْمَجْمُوْع ...... صفات متعددہ پر دال ہے...... اور شکستگی سے ایک ایک صفت کا آئینہ ہو جاتا ہے۔

(1) پہلا حروف میم جدا کرو...... تو باقی حمدرہ جائے گا...... جو آپ کے پیکر تعریف و توصیف ہونے کا اعلان کر رہا ہے...... اور اس اعلان کی حقانیت پر کائنات سفلی و علوی...... کا ذرہ ذرہ...... شاہد صادق ہے...... دلیل ناطق ہے۔

(2) دوسرا حرف حا بھی منقطع کرلو، تو باقی مد رہ جائے گا...... مد کا معنی کھینچنا ہے...... جی ہاں...... آپ ہی عصیان و سرکشی...... کی دلدل غلیظہ سے انسانیت...... کو کھینچ کر...... وصول الی اللّٰہ کی منزل پر فائز کر رہے ہیں...... ہاں ہاں...... یہ سب حق ہے...... حقیقت ہے...... نبوت و رسالت نام ہی اس کا ہے۔

﴿دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ﴾

القرآن الحکیم　　　　الاحزاب ۳۳:۴۶

جی ہاں...... مدنی آقا ﷺ...... تو پروانوں کی طرح...... جہنم کی وادیوں میں گرنے والوں کو ازار بندوں سے کھینچ کر...... دردناک عذاب سے محفوظ فرما رہے ہیں۔

﴿اَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِي النَّارِ كَالْفَرَاشِ وَاَنَا آخِذُكُمْ بِحُجَزِكُمْ هَلُمُّوْا اِلَيَّ﴾

القرآن الحکیم

(3) تیسرا حرف، میم علیحدہ کر دیں...... تو باقی دال ہے...... دال کا معنی رہنمائی کرنیوالا ہے...... سوچ کیا رہے ہو......؟ گمراہی اور جہالت کے اندھیر اور گمبھیر جنگل میں...... برگشتہ بھٹکے ہوئے انسان کو راہ مستقیم پر گامزن فرمانے والے یہی تو ہیں۔

فقط اتنا ہی...... بلکہ...... آپ کی ذات...... ذات خداوندی پر دال ہے۔ آپ کی صفات، صفات الٰہیہ پر دال ہیں...... کیونکہ آپ ہی تو...... رب کائنات کے مظہر اتم ہیں...... کان لگا کر سنو، آواز آ رہی ہے

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ القرآن الحکیم النساء، ٤:١٧٤

حرف آخر کو باقی رکھ کر...... فقط حا کو جدا کریں...... تو باقی...... ممد...... اس کا معنی ہے مدد کرنے والا...... اور عطائے خداوندی سے...... آپ ہمیشہ سے اپنے چاہنے والوں کی مدد فرماتے رہے ہیں...... مصائب و آلام کی شمشیر وسناں سے لخت لخت...... آپ کے آستانۂ اقدس میں ہی پناہ لیتے ہیں۔

برزخ کبری

اسی میم مشدد...... میں ایک اور نکتہ بھی کارفرما ہے۔

میم کا تعلق اول ح سے...... اور تعلق ثانی دال سے۔

ح سے حق کی طرف اشارہ ہے کہ مدنی تاجدار...... ﷺ...... کا تعلق اول...... تو اللہ تعالیٰ سے ہے...... اگر ہدایت اہل دنیا آپ سے متعلق نہ ہوتی، تو اس کی طرف اصلاً متوجہ نہ ہوتے......

خزانۂ غیب

سنو سنو...... ! صحیفۂ رشد و ہدایت سنو......!

﴿عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ﴾

القرآن الحکیم الانعام۶:۵۹

غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں......

ایک بار پھر کان لگاؤ:

﴿لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

القرآن الحکیم الزمر،۳۹:۶۳ الشوریٰ،۴۲:۱۲

آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اسی کے لئے ہیں......مفاتیح اور مقالید کا معنی...... چابیاں...... ہیں...... بھئی چابیاں ہیں...... تو تالا بھی ہوگا...... چابیاں اور تالا بھی ہے...... تو کھلے گا بھی...... وگرنہ بے فائدہ ہے...... تو کون سی وہ ذات ستودہ صفات ہے...... جن کو یہ چابیاں عطا کر دی جائیں گی...... تاکہ وہ زمین و آسمان کے خزانوں کو جی بھر کر سمیٹ لیں...... اور آگے امت میں تقسیم فرمائیں...... مفاتیح کا اول و آخر......م ۔ ح......اور مقالید کا اوّل و آخر......م ۔ د......اس جواب دے رہا......کہ......سیدنا محمد ﷺ......ہاں ہاں...... جبھی تو......مدنی سرکار، احمد مختار ﷺ......تحدیث نعمت کے طور پر ارشاد فرما رہے ہیں:

اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ

مسند احمد بن حنبل،۲:۳۹۶ الوفا،۱:۳۶۳ جواھر البحار،۲:۱۲۸

مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں:

اُوْتِيْتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ جَآءَنِىْ بِهٖ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ

قَطِيْفَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ.

مجمع الزوائد،۹:۲۰ الزرقانی علی المواهب،۵:۲۶۰ الوفا،۱:۲۷٤

حجة اللّٰہ علی العالمین، ۳۱ جواهر البحار،۲:۱۲۸

ایک چتکبرے گھوڑے پر مجھے دنیا کی چابیاں عطا کی گئیں، جسے جبریل (علیہ السلام) لائے، جس پر ریشم کا کپڑا تھا۔

حروف کا فیض

سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ ...... پروردگار عالم نے بعض انبیاء کرام کو آپ کے نام اقدس کا ایک ایک حرف عطا فرمایا۔

میم ...... آدم، ابراهیم، اسمعیل، موسٰی، سلیمان، مسیح، اسموئیل اور ارمیا ...... علیهم السلام کو

حا ...... نوح، صالح، یحی، اور اسحاق علیهم السلام کو۔

دال ...... آدم هود، داؤد، اور ادریس ...... علیهم السلام کو۔

درخشندہ حروف

ہاں ہاں ......! حروف مقطعات کی طرح ...... ایک ایک حرف متعدد معنی و مفاہیم پر دال ہے۔

میم ...... محبوبیت ...... محمودیت ...... اور مصطفائی پر دال ہے۔

حا ...... حمادیت ...... حمایت امت ...... پر دال ہے۔

دال......دعوت......پر......دال ہے۔

اس قیاس پر یہ اسم شریف......آپ کے دو سو تینتالیس (243) صفات کا اجمال ہے......دو سو ان میں سے بمصدر میم......چونتیس بمصدر حا......اور نو بمصدر دال ہیں۔

دو جہاں کی سیادت

میم اول، اعداد کی جہت سے چالیس برس

حا..........حکومت

میم ثانی..........ملک آخرت

اور دال..........دنیا کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

گویا اسم رسالت اشارہ کر رہا ہے:

کہ تاجدار کائنات ﷺ کو چالیس برس میں دنیا و آخرت عنایت ہوئی۔

میم ثانی کی توسیط

اے اہل نظر......! غور کرو......اے اہل فکر......! فکر کرو......اسم رسالت میں میم ثانی کی توسیط و تشدید......میں کیسا عجیب و غریب نکتہ ہے......حرف مشدد کا تعلق پہلے سے بھی ہوتا ہے......اور بعد والے سے بھی......لیکن......پہلے سے تعلق پہلے ہوتا ہے اور بعد والے سے بعد......اور بعد والے کا تعلق پہلے سے ...... فقط اس حرف مشدد کے واسطہ سے ہوتا ہے۔

ہاں ہاں......! یہ حقیقت تو اظهر من الشمس ہے۔

ادھر اللہ سے واصل، ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں تھا حرفِ مشدد کا

جی ہاں......! دنیوی واخروی نعمتوں کی برسات فقط ان پر ہی ہوتی ہے......اور پھر پوری کائنات میں تقسیم ان کے ہاتھ سے ہوتی ہے.....ﷺ

زفرق تا بقدم

سبحان اللہ سبحان اللہ......! سید دو عالم ﷺ کی......سیرت مطہرہ کا ہر ہر باب اسرار و رموز......حکم وعبر کا گنجینہ ہے......صورت مقدسہ کا ہر ہر پہلو درخشندہ ہے کہ زمانہ بھر کے فلاسفہ حقیقت مصطفوی کے بحر بے کنار کے ساحل پہ کھڑے انگشت بدنداں دھیمے دھیمے......ہولے ہولے......زبان حال سے گنگنا رہے ہیں۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

اسم رسالت......محمد ﷺ کے ہر ہر حرف کی تابندگی چشمان دو عالم کو خیرہ کر رہی ہے......کہ ان میں اسرار ہی اسرار پنہاں ہیں......اشارات ہی اشارات مضمر ہیں۔

"میم" سے ملکوت اعلیٰ کی طرف اشارہ ہے......جی ہاں......! اللہ رب العزت کی عطا سے ملکوت اعلیٰ پر ان کی ہی حکمرانی ہے.....تبھی تو عالم قدس کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جس

پر حضور سید دو عالم ﷺ کا اسم گرامی منقوش نہ ہو۔

''ح'' سے حفظ و حیات کی طرف اشارہ ہے......جی ہاں! حفظ یعنی لوح محفوظ کے علوم کی نسبت ایک جز ہیں......جی ہاں! کائنات بھر میں جو رنگینی حیات ہے۔ وہ اسی ذات اقدس کی وجہ سے ہے......جی ہاں......! بدن کائنات کی وہ روح ہیں......ﷺ

''حا''......کے بعد دونوں میم......ملکوت ظاہر اور ملکوت باطن پر دال ہیں......جی ہاں......! ملکوت ظاہر و باطن پر ان کی سلطنت ہے۔

''دال''......دوام کی طرف اشارہ ہے......جی ہاں......! ہر گھڑی ان پر جو رب کریم کی عنایات چھم چھم برس رہی ہے......وہ دائم مستمر ہیں......ان میں انقطاع و انفصال ہر گز نہیں۔

سبحان اللہ سبحان اللہ ......رب العالمین کے دربار سے ان پر......ہمہ وقت ہمہ انعم دینوی و اخروی کی برسات ہو رہی ہے......اور ان کے دربار رسالت سے ہمہ وقت......ہر ایک کو......سب کچھ مل رہا ہے......یہی تو وہ عطاء جلیل ہے......یہی وہ تقسیم عظیم ہے......جس کا ذکر ہادی دو عالم شفیع معظم ﷺ اپنی زبان اقدس سے خود فرما رہے ہیں:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ.

تقسیم فقط میں کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

جواھر ھی جواھر

سبحان اللہ سبحان اللہ ......جس قدر بحر اسم نبوت میں غوطہ زنی ہو گی۔ جواہر ہی جواہر......ہاتھ لگیں گے......عشاق کے دل......گلاب بنتے جائیں گے......

حرف اول "میم" کا معنی......محو الکفر بالاسلام ہے......جی ہاں......! یہ فاران کی چوٹیوں سے ابھرنے والا نور ہی تھا، جس نے کائنات کفر کی شب دیجور کو......اسلام کی صبح روشن کا روپ دیا۔

سنو سنو......! عقیدت و محبت کے سنگ سنو......

رحمت کائنات......ﷺ......خود ارشاد فرما رہے ہیں:

میں تو ماحی ہوں، جس سے کفر مٹ جائے گا۔

حرف اول "میم" کا معنی......مَحْوُ سَيِّاٰتِ مَنِ اتَّبَعَهُ ہے......

جی ہاں......! یہ کتنی بڑی صداقت ہے......کہ ان کے تصدق......ان کے پیرو کاروں کی خطائیں اور لغزشیں محو ہوتی ہیں......یہ سلسلہ انسان اول سے آغاز پذیر ہوا......آج تک جاری ہے......اور قیامت تک مستمر و دائم رہے گا۔

حرف اول "میم" کا معنی......مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً ہے......جی ہاں......! کائنات بھر میں رب کائنات کے کروڑوں فضل و احسان ہیں لیکن فضل عظیم، احسان عمیم فقط مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہے......ہاں ہاں......ان کے تصدق سے ہی تو تمام تر نعمتوں کو وجود ملا۔

لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ .

الموضوعات الکبیر، ۱۰۱

حرفِ اول "میم" کا معنی......ملک امتہ ہے......جی ہاں......!وقتِ ولادت ہی حضور سید دو عالم ﷺ کو اپنی امت......جمیع کائنات......کا مالک و قابض بنا دیا گیا......سنو سنو......!والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ارشادِ گرامی سنو:

ولادت کے بعد نظر پڑی تو دیکھا......حضور سرورِ کائنات ﷺ سجدہ ریز ہیں......اور ندائے غیب آ رہی ہے......نو مولود کو مشارق و مغارب کی سیر کرا دو تاکہ ساری امت آپ کے اسمِ گرامی کو جان لے اور صفاتِ کمال کو پہچان لے۔

طُوْفُوْا بِمُحَمَّدٍ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَهَا لِيَعْرِفُوْهُ بِاِسْمِهٖ وَنَعْتِهٖ وَصُوْرَتِهٖ

الخصائص الکبری، ۱:۴۸

اس صدائے دلنواز کے بعد نظروں سے اوجھل ہو گئے......ایک وجد آفریں......ایمان افروز اعلان کے سنگ دوبارہ ظاہر ہوئے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ......!شاہ بزمِ ہستی......ﷺ......دنیا پر قابض ہو گئے......ایک ذرہ بھی ایسا نہیں رہا، جو آپ کے قبضہ میں داخل نہ ہوا ہو۔

بَخٍ بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا وَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ فِيْ قَبْضَتِهٖ

جواھر البحار، ۳:۳۳۴

حرف اول ''میــم'' کا معنی......مقام محمود......جی ہاں......! میدان محشر میں مقام محمود پر آپ ہی جلوہ فگن ہوں گے، جہاں اولین و آخرین ان کی تعریف میں رطب اللساں شفاعت کے خواں ہوں گے۔

حرف ثانی ''حا'' سے مراد......حکمه بین الخلق ہے......جی ہاں......! جو کاروبار حیات میں سید دو عالم ﷺ کو حکم تسلیم نہیں کرتا......اور آپ کے فیصلہ پر دل و جان سے مطمئن نہیں ہوتا......

رب کائنات فرماتا ہے:

وہ ایمان سے ہی محروم ہے......

﴿فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

القرآن الحکیم النساء ٤:

حرف ثانی ''حا'' سے مراد ''حیات امۃ'' ہے......سنو سنو......!

شاعر مشرق محمد اقبال علیه الرحمة فرماتے ہیں۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے

نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

حرفِ ثالث "میم" سے......مَغْفِرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى لِاُمَّتِهٖ ہے۔

جی ہاں......! زندگی بھی رؤف رحیم نبی کریم ﷺ......اپنی امت کے لئے بخشش کی دعائیں فرماتے رہے۔

وقت ولادت ہی صفیہ بنت عبد المطلب نے متحرک ہونٹوں کے قریب کان کئے......تو آواز آ رہی تھی:

اے میرے پروردگار......! میری امت کو بخش دے......

اے میرے رب......! میری امت بخش دے......

رَبِّ اُمَّتِیْ رَبِّ اُمَّتِیْ

معارج النبوت، ۲:۹۸

سبحان اللہ سبحان اللہ ......! بعد از وصال بھی زبان اقدس پر یہ ہی دعا جاری تھی......صحابی رسول سیدنا قثم رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میں سب سے آخر میں قبر انور سے نکلا۔ چہرہ والضحیٰ پر نگاہ محبت جمی، تو دیکھا ہونٹ ہل رہے تھے......کان لگائے تو آواز آ رہی تھی:

رَبِّ اُمَّتِیْ رَبِّ اُمَّتِیْ

مدارج النبوۃ

اور سنو سنو......! میرے مدنی تاجدار ﷺ فرماتے ہیں:

"قبر میں مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے اگر اچھے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ

کی حمد کروں گا برے ہوں گے تو استغفار کروں گا۔"

تُعْرَضُ عَلَيَّ اَعْمَالُكُمْ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَجَدْتُّ خَيْرًا حَمِدْتُّ اللّٰهَ.

وَاِنْ وَجَدْتُّ سُوْءًا اِسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ.

الصاوی،۲:۱۶۷

حرف ثالث "میم" سے مراد...... "منادی الموحدین" ہے......

جی ہاں۔۔۔۔! وہی توحید کے جام بھر بھر کے پلانے والے ہیں......

حرف رابع "دال" سے مراد...... الداعی الی اللہ تعالی ......

سید البشر ﷺ کی سیرت طیبہ کی اسی جہت پر قرآن کریم مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

﴿اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾

القرآن الحکیم الاحزاب ۳۳:۴۶

سبحان اللہ سبحان اللہ ......! معلم کائنات ﷺ نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کر دیا...... سنو سنو......! یہ دعوت پھولوں کی سیج پر نہ تھی ...... یہ دعوت مداحوں کے جھمگٹا میں نہ تھی...... یہ دعوت چاہنے والوں میں نہ تھی...... یہ دعوت ایسے ماحول میں نہ تھی...... جہاں دعوت دیتے ہی عداوتوں کا...... کدورتوں کا سیلاب امڈ پڑا...... حسد کینہ کی آندھیاں چڑھ دوڑی تھیں...... راہوں میں کانٹے بچھنے لگے تھے...... نماز کی حالت میں کمر اقدس پر غلاظت

رکھی جانے لگی تھی...... تھیں...... بازاروں سے گزرتے وقت سرانور پر گندگی پھینکی جانے لگی تھی ......گلی کوچوں میں......دشنام طرازیاں شروع ہوگئی......العیاذ باللہ العیاذ باللہ ......یہ داعی، مجنون ہے......شاعر ہے......ساحر ہے......افسانہ گو ہے......ماننے والوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا......قتل کے منصوبے ہونے لگے تھے......عزیز واقارب شمشیر وسناں لے کر میدان جنگ میں کود پڑے تھے......وہ کونسا ظلم ہے جس کی انتہا نہ ہوئی......لیکن پائے مبارک میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی......چشم فلک نے دیکھا......کرب آلام گمبھیر تاریک بادلوں میں بھی دعوت وارشاد کا تسلسل ایک لمحہ کے لئے بھی منقطع نہ ہوا......اور پھر چشم فلک نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ وہ جانی دشمن اشارہ ابرو پر جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔

ہاں ہاں......! دعوت وارشاد کا یہ انوکھا انداز کیوں نہ ہوتا......؟ آپ کے اسم گرامی کا ایک ایک حرف اس حقیقت باہرہ کو بیان کرتا ہے۔

حرف رابعہ ''دال'' سے مراد دَلِیْلُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ ......! وہ انسانیت کو جہنم کی طرف جانے والے راستوں سے ہٹا کر شاہراہ جنت پر گامزن کر رہے ہیں۔

جی ہاں......! وہ دنیا میں بھی جنت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ان ہی کے ۔۔رق سے ان کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

9

عددعدد روشنی

1۔ یہ ہی ہے اصل عالم ﷺ

2۔ تو تنہا داری ﷺ

3۔ بعد از خدا بزرگ توئی

4۔ چار کی بہاریں

5۔ (92) امتیازات

6۔ اسم اعظم

عدد نکالو ہر چیز کے چو گن کر لو وائے
دو ملا کے پچگن کر لو بیس کا بھاگ جگائے
باقی بچے کو نو گن کر لو دو اس میں اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد آئے

﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم﴾

(کبیر داس)

یہ ھی ھے اصل عالم

مدنی آقا....ﷺ......اصل کائنات ہیں ......اساس کائنات ہیں ......مقصود کائنات ہیں......

لولاک کا عظمتوں والا سہرا ان کے سر ہے......ہاں ہاں ہاں......! جبھی تو......میرے آقا ﷺ کا اسمِ گرامی بھی اصل کائنات ہے......جس طرح مسمی بحکم حدیث کُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ......ساری کائنات کی اصل ہے......یہی شان ان کے اسم گرامی کی ہے......ﷺ......

ہاں جس طرح فرع کے تجزیہ سے اصل باقی رہ جاتی ہے، اسی طرح ہر شے کے نام کا بقاعدہ ذیل تجزیہ کرنے سے نام پاک کے اعداد (92) باقی رہ جاتے ہیں۔

کسی شی کے اعداد کو چوگنا کر لو، حاصل میں دو جمع کر لیں، پھر حاصل کو پانچ گنا کر لیں۔ اب حاصل کو بیس پر تقسیم کر لیں۔ بقیہ نو گنا کر کے دو جمع کر لیں، تو حاصل 92 ہو گا۔ یہ ہی اعداد اسم گرامی محمد ﷺ کے ہیں۔

عدد نکالو ہر چیز کے چوگن کر لو وائے
دو ملا کے پچگن کر لو بیس کا بھاگ جگائے
باقی بچے کو نو گن کر لو دو اس میں اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد آئے

﴿ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ﴾

تو تنہا داری

کائنات میں افراد کی درجہ بندیاں ہیں......ساری کائنات کا حسن انسان میں یکجا ہے......ساری کائنات کا حسن انبیاء ورسل میں ہے......اور سارے انبیاء کے حسن کا اجتماع ذات مصطفوی میں ہے......ہاں ہاں......!وہ تمام کمالات و امتیازات......معجزات و خصوصیات......خصائل وشمائل......محاسن ومناقب......فضائل وفواضل......جوانفرادی طور پر انبیاءکرام علیھم الصلوۃ والسلام کوعطا کئے گئے......وہ سب کے سب پیکر مصطفی ﷺ میں یکجاو مجتمع نظر آتے ہیں۔

انبیاءکرام علیھم الصلوۃ والسلام کی تعداد کم بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ان میں جورسول ہیں وہ تین سو تیرہ ہیں......رسول نبی سے اس جہت میں ممتاز ہوتا ہے کہ وہ مستقل شریعت کا حامل ہوتا ہے۔

رسول انبیاء کرام کے سردار ہیں......رسولوں کی تعداد313 ہے اور تین سو چودھویں ذات میرے آقا ﷺ کی ہےاور بسط کے اعتبار سے یہ ہی عدد اسم محمد کا ہے......گویا یہ بابرکت نام اس جانب اشارہ کررہا ہے کہ سارے انبیاءکرام علیھم الصلوۃ والسلام کے کمالات،اسی ہستی مقدس میں مجتمع ہیں۔

میم:	م+ی+م	40+10+40	90
حا:	ح+ا	1+8	9
میم:	م+ی+م	40+10+40	90

میم:	م+ی+م	40+10+40	90
دال:	د+ا+ل	30+1+4	35

بعد از خدا بزرگ توئی

دیکھو دیکھو......اعداد اسم محمدی کے کمال کے جلووں کا مشاہدہ کرو......میرے کریم آقا ﷺ کے اسم گرامی کے اعداد......92......ہیں۔

اکائی 2 ہے اور اپنی زبان حال سے اعلان کر رہی ہے:

''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

دہائی 9 ہے اور اس کی یہ خصوصیت ہے کہ سارے پہاڑے میں کہیں بھی فنا نہیں ہوتا......دیکھیے اور عقل کی کسوٹی پر پرکھیے:

18=2×9	9=1+8	27=3×9	9=2+7
36=4×9	9=3+6	45=5×9	9=4+5
54=6×9	9=5+4	63=7×9	9=6+3
72=8×9	9=7+2	81=9×9	9=8+1
90=10×9	9=9+0		

میرے کریم آقا ﷺ کے نام کی دہائی کو ایسی بقا ملی ہے، تو ذات کا عالم کیا ہوگا؟

چار کی بهاریں

سبحان اللہ سبحان اللہ......نام اقدس کے حروف شریفہ چار ہیں......اور چار کے عدد کا......کائنات زیریں و بالا میں راج لگتا ہے۔

مقرب فرشتے چار ہیں — جبرائیل ،میکائیل ،اسرافیل، عزرائیل علیھم الصلوۃ والسلام

مدنی سرکار ﷺ کے علاوہ صاحب شرائع پیغمبر بھی چار — سیدنا نوح ،سیدنا ابراھیم سیدنا موسٰی ،سیدنا عیسٰی علیھم الصلوۃ والسلام

آسمانی کتب بھی چار — تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید

خلفاء راشدین بھی چار — ابو بکر صدیق ،عمر فاروق ،عثمان غنی ،حیدر کرار رضی اللہ عنہم

عمدہ عبادات مقصودہ بھی چار — نماز، روزہ، حج، زکوۃ

سلاسل صوفیہ بھی چار — نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ

مجتہدین امت بھی چار — ابو حنیفه ، محمد بن ادریس شافعی ،مالک، احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم

عناصر انسان بھی چار — پانی، مٹی، آگ، ہوا

وجود کے لئے موقوف علیہ علل بھی چار۔ مادی، صوری، فاعلی، غائی

جہات عالم بھی چار — شرق، غرب، شمال، جنوب

دریائے بہشت بھی چار	شہد، شیر، آب، شراب
انہار بہشت بھی چار	زنجبیل، سلسبیل، رحیق، تسنیم
فرائض وضو بھی چار	منہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک، مسح سر، پاؤں ٹخنوں تک
فرائض روزہ بھی چار	نیت، جماع سے اجتناب، کھانے سے اجتناب، پینے سے اجتناب۔
غسل مسنون بھی چار	غسل جمعہ، غسل احرام، غسل عیدالفطر، غسل عیدالاضحیٰ
بہشتوں میں سرائیں چار	دارالحیوان، دارالخلد، دارالمقام، دارالسلام
بہشت کے باغ بھی چار	جنت النعیم، جنت الفردوس، جنت العدن، جنت الماویٰ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه	جو حصن امان ہے، اس کے کلمات بھی چار
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم	کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے، اس کے کلمات بھی چار
قرآن پاک میں	اس نام اقدس کا نزول بھی چار بار
بنو آدم کے افضل گروہ بھی چار	نبی، صدیق، شہید، صالح
کلمات مبارک عنداللہ بھی چار	سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

بانوے (92) امتیازات

سبحان اللہ سبحان اللہ ......! اسم رسالت محمد ﷺ کے حروف ابجد کے اعتبار سے 92 اعداد ہیں ...... اور یہ عدد ان خصوصیات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جن سے ...... سید الکونین ﷺ ...... کو نوازا گیا۔

1۔پارہ ہائے قرآن		30
2۔روزہ ہائے رمضان		30
3۔رکعات صلوات		17
4۔آسمان سے دو وزیر	جبرائیل، میکائیل علیہما السلام	2

اِنَّ اللّٰهَ اَیَّدَنِی بِاَرْبَعَةِ وُزَرَاءَ اِثْنَیْنِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرَائِیْلُ وَ مِیْكَائِیْلُ

5۔زمین سے دو وزیر:	ابوبکر، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما	2

وَاثْنَیْنِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ.

الطبرانی، ۱۷۹:۱ جواھر البحار، ۱۳۸:۲

6۔اہل عبا:	علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم	4
7۔سبع مثانی:		7

﴿ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴾ (92)

القرآن الحکیم الحجر ۱۵:۸۷

اسم اعظم

اسم اعظم کے فضائل ان گنت ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ میں کونسا اسم...... اسم اعظم ہے۔ سلف صالحین نے اپنے مشاہدات اور دلائل کی بنیاد پر مختلف آرا پیش کی ہیں ایک رائے یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے وہی اسم...... اسم اعظم ہے...... جس کے اعداد اس شخص کے نام کے اعداد کے برابر ہوں گے...... اگر ایک اسم پاک کے اعداد کم ہوں تو اسمائے باری تعالیٰ سے

ایک سے زائد اسماء ملحوظ ہوں گے۔

جس شخص کا نام "محمد" ہو اس کے لئے اسم اعظم کونسا اسم ہو گا؟

اس مقدس اسم کے اعداد 92 ہیں

1۔ باسط ودود

92=4+6+4+6+9+60+1+2

سید مصطفیٰ البکری فرماتے ہیں کہ محمد نامی شخص کو چاہیے کہ وہ ان اسما کا ورد کرے۔

2۔ امان: 92=50+1+40+1

اول دائم

92=40+10+1+4+30+6+1

3۔ حی وھاب واجد ولی

92=10+30+6 +4+3+1+6 +2+1+5+6 +10+8

شیخ محی الدین ابن عربی رحمه الله تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا نام محمد ہو......وہ سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، معوذتین اور سورہ الم نشرح بالترتیب 92 بار پڑھ کر ان اسمائے گرامی کا ورد کرے......اس کی ریاضت کرے ......بعد ازاں بارگاہ کبریا میں انہیں اسماء کی مناسبت سے دعا کرے، مثلاً

یَا حَیُّ اَحْیِ ذِکْرِیْ یَاوَهَّابُ هَبْ کَذَا

یَاوَاجِدُ اَوْجِدْ کَذَا یَا وَلِیُّ تَوَلَّنِیْ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی دعا قبول ہو گی۔ سعادت الدارین، ۳۹٤

10

نقش نقش روشنی

1۔کیا صورت زیبائی ہے
2۔تسہیل ولادت
3۔نوبتی بخار
4۔بواسیر
5۔مرض جو بھی ہو
6۔ناجائز محبت
7۔حافظہ
8۔چیچک
9۔جنون مرگی وغیرہ
10۔دیو پری
11۔عوالم ملک وملکوت اور دیدار مقدس
12۔تسخیر قلوب
13۔تعظیم آدم

لَهٗ اسْمٌ صَوَّرَ الرَّحْمٰنُ رَبِّیْ
خَلَائِقَهٗ عَلَيْهِ كَمَا تَرَاهُ
لَهٗ رِجْلٌ وَّفَوْقَ الرِّجْلِ ظَهْرٌ
وَتَحْتَ الرَّأْسِ قَدْ خُلِقَتْ يَدَاهُ

زرقانی، ۳:۱۵۴

"آپ کے اسم پر رحمٰن نے اپنی مخلوق کی تصویر بنائی، جس طرح آپ دیکھتے ہیں۔
اس کے پاؤں ہیں، اس کے اوپر پشت ہے
اور سر کے نیچے دونوں ہاتھ پیدا کیے"

کیا صورت زیبائی ہے

بارگاہ خالق ارض وسما میں اس نام کی بڑی قدر ومنزلت ہے......

قرآن حکیم فرقان مجید میں ابدالآباد تک محفوظ ہے......

انجیر کی قسم......زیتون کی قسم......طور سینا کی قسم......اس امن والے شہر کی قسم......بیشک ہم نے انسان کی تخلیق کے سر احسن تقویم کا سہرا سجایا......یہ احسن تقویم کیا ہے......؟جس کی خاطر رب العالمین نے تمام کبریائیوں......عظمتوں......رفعتوں......اور بلندیوں کے مالک ہونے کے باوصف......ایک......دو......تین......نہیں، بلکہ چار قسمیں یاد فرمائیں......احسن تقویم کے حسن وجمال رعنائی وزیبائی......پر اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی......متصور ہی نہیں......

ہاں ہاں......!شمع مصطفوی کے گرد منڈلاتے ہوئے جان نثار کرنے والے پروانوں......لوح ذھن پر مرتسم کرلو......یہ احسن تقویم تو......نقش اسم محمد ﷺ ہے۔

سر میم کی طرح گول....ہاتھ حا کی طرح....پیٹ میم ثانی کی طرح....اور پاؤں دال کی طرح......

﴿خُلِقَ الْخَلْقُ عَلٰی صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فَالرَّأْسُ مُدَوَّرٌ كَالْمِيْمِ وَالْيَدَانِ كَالْحَاءِ وَالْبَطْنُ كَالْمِيْمِ وَالرِّجْلَانِ كَالدَّالِ﴾

دقائق الاخبار،٦٠ | معارج النبوة، ٢:٢:٨ | الكنز المدفون،١٨٧
مطالع المسرات، ٨٤ | شجرة الكون،٧ | جـــــــواهـــــــر
البحار،٢:٣٣٦-٣٣٧

مخزن چشت، ۷۲ المواہب مع الزرقانی، ۱۵۴:۳

یا اللہ......! یہ کیا ماجرا ہے......اہل جہنم کو جہنم واصل کرنے سے قبل ان کو شکل انسانیت سے محروم کیا جارہا ہے......احسن تقویم کی چادر عظمت اتار کر ان کو میدان حشر میں رسوا کیا جارہا ہے......اخبث الحیوانات......خنزیر کی شکل میں ان کو بدلا جارہا ہے۔

ارے یہ سب کچھ تو......نقش اسم محمد...... ﷺ......کی تکریم و تعظیم ہے......کیا یہ رحمت خداوندی کو گوارہ ہوسکتا ہے......کہ شکل......اسم محمد...... ﷺ جیسی ہو اور جہنم میں داخل کیا جائے۔

﴿وَلَا یُحَرَّقُ اَحَدٌ مِّنَ الْکُفَّارِ عَلٰی صُوْرَتِہٖ بَلْ تُبَدَّلُ صُوْرَتُہٗ عَلٰی صُوْرَۃِ الْخِنْزِیْرِ﴾ دقائق الاخبار، ٦ المواہب مع الزرقانی، ۱۵۴:۳

جی ہاں......! سید الکونین، رحمۃ اللعالمین...... ﷺ......کا اسم گرامی شان اعجازی کا مالک ہے......اس کا نقش پاک......ہر مرض کی دوا ہے......ہر دکھ کا علاج ہے......ہر غم کا مداوا ہے۔

تسہیل ولادت

1۔ خواتین پر مشکل ترین وقت......وقت ولادت ہے......زندگی اور موت کا سنگھم ہے...... میری بہنو......! میری ماؤں ......! ملت اسلام کی وفا شعار بیٹیو ......! گھبراؤ نہیں......خواجہ حجاز...... ﷺ......کے اسم گرامی کے نقش پاک کی چادر تحفظ اوڑھ لو﴾ یہ مشکل گھڑی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز سہل اور آسان ہوجائے گی۔

****

یہ نقش پاک ناف پر باندلیں......یا سید ھے ہاتھ میں دیں......ولادت ہو جائے، تو
فوراً اُتار کر محفوظ رکھ لیں......زرقانی علی المواھب،۳:۱۵۵

نوبتی بخار

2۔نوبتی اور بادی کا بخار ہے......تو دل تھوڑا نہ کیجئے......نقش اسم رسالت کی پناہ
لیجئے......اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بخار نہ ہوگا......بخار آنے سے قبل......
﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾ لکھ کر ماتھے پر چسپاں کر دیں۔

بواسیر

3۔بواسیر خونی ہو یا بادی......ایک خبیث مرض ہے......بدن ناپاک......لباس
ناپاک......طبیب کی چیک اپ سے......ملول افسردہ......اعزہ اقارب کو بتانے سے پرہیز
......ایک عجیب درد سر ہے......جسمانی تکلیف تو ہے ہی......ذہنی اذیت بھی
......آیئے......گیہوں کے آٹے کی ٹکیہ پکایئے......اس پر......لکھ کر مریض کو سات روز تک
کھلائیں......اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی مریض شفایاب ہوگا۔
شمع شبستان رضا:۲/۲۹

مرض جو بھی ہو

4۔بیماری جونسی ہو......مرض جیسا بھی ہو......یہ نقش......لکھ کر گلے میں آویزاں

کریں......اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی مریض صحت یاب ہوگا۔

ناجائز محبت

5۔غیر محرم خواتین ......اور امرد لڑکوں کی ......محبت و دل بستگی نے دلوں پر ڈیرے جمائے ......تو کس قدر پاؤں لڑکھڑائے ......اکثر بدکاری اور بے راہ روی ......نا معقولیت ......اور تضیع اوقات ......اکتاہٹ اور بے کاری کی راہوں پر گامزن کیا......اس محبت کے اسیر کتنے لوگ......خود سے بیزار......بسا اوقات دامن دل کو لگی اس آتش سوزاں کو بجھانے کے لاکھ جتن کیے......لیکن بے فائدہ و بے سود......

سلف صالحین کا ارشاد گرامی ......جس شخص نے بھی ناپاک ارادوں ......اور خبیث نگاہوں کے تیر اوروں پر چلائے ......ایک نہ ایک دن اس کے اہل خانہ بھی ......انہیں غلیظ تیروں کی مشق ستم ظرور بنیں گے۔

اس مرض لاعلاج سے ......دامن عصمت و عفت بچانا ہو تو روزانہ لفظ ﴿مُحَمَّدٌ﴾ ﷺ سو بار انگلی کے ساتھ رقم کرے......محبوب کی دوری کا خیال جمائے......اور اس کی بری عادات کا تصور کرے......اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی دل کو سکون اور اطمینان میسر ہوگا۔

حافظہ

6۔امور زیست میں بالعموم ......اور طلب علم میں بالخصوص ......حافظہ اور قوت یاداشت ایک دریتیم ہے ......جس کے حصول سے ......شاہراہ زیست و علم پر چلتے چلتے ......راہرو کو ہر مقصود کو......دامن حیات میں سمیٹ لیتا ہے۔کامرانیاں اور کامیابیاں آکر خود

قدم چومتی ہیں۔ سفید کاغذ پر چالیس بار......اسم رسالت......محمد ﷺ عربی رسم الخط میں لکھ کر......شہد میں ملا کر چالیس روز تک استعمال کریں اور پیتے وقت کہیں: ﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا بِوَسِیْلَةِ هٰذَا الْاِسْمِ﴾

چیچک

7۔ چیچک ایک مکروہ مرض ہے...... چہرے کے چاند کو گہنا دیتی ہے......خدوخال کے حسن و جمال کو مسخ کر دیتی ہے......کون ہے جو اپنے حسن کے آفتاب کو......درخشندہ و تابندہ نہیں دیکھنا چاہتا......یہی وجہ ہے کہ یہ مرض اذیت جسمانی کے ساتھ ذہنی قلق و اضطراب کا باعث بنتی ہے......اکثر اوقات اس کا مریض......احساس کمتری کی دلدل میں سرتاپا لتھڑ جاتا ہے......اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے......یہ نقش پاک لکھ کر گلے میں آویزاں کریں......اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی شفا ہو گی......

جنون، مرگی، شقیقہ، کنٹھ مالا

8۔ امراض بالا کے لئے ایک نقش دائیں بازو پر، اور دوسرا بائیں بازو پر باندھیں اور صبح شام تا شفا بدلتے رہیں: شمع شبستان رضا: ۲/۱۹

دیو پری

9۔ دیو پری چمٹ جاتے ہیں......طرح طرح کی اذیتیں دیتے ہیں......جسمانی تکلیفوں کے علاوہ......گھر کا ساز و سامان......خراب و برباد ہوتا ہے......اہل خانہ کا امن

وسکون غارت ہو جاتا ہے.....خصوصاً شیر خوار بچوں پر اس اثر کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے......والدین بالخصوص ماؤں کا قرار وچین لٹ جاتا ہے......یہ نقش پاک لکھ کر گلے میں آویزاں کریں......اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالٰی ان بلاؤں سے حفاظت ہوگی۔

*****

شمع شبستان رضا:٢/٢٤

عوالم ملک و ملکوت

10۔سنوسنو......!حضرت بونی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حرف میم ......جو تاجدار کائنات ﷺ کے اسم گرامی کا حرف اول ہے......چالیس بار لکھو......چالیس بار ہی اس کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھو اور اپنے پاس رکھو......ان اسمائے گرامی کے تصدق سے رب العالمین......امور خفیہ اور عوالم الملک والملکوت کو ظاہر فرمائے گا۔سعادت الدارین:٦٥٥

تاجدار کائنات ﷺ کے دیوانو......!جب اسمائے گرامی کی برکات کا یہ عالم ہے کہ ان کے تصدق سے عروس غیب گھونگھٹ اٹھالیتی ہے......تو اس مسمی کے علوم کا عالم کیا ہوگا......سنوسنو......!خود عالم مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

﴿فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾الدرامی:٢/١٢٦،الترمذی:١٥٥

ترجمہ: ''توباری تعالیٰ نے اپنے دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا

،تو میں نے اس کی ٹھنڈک دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی تو میں نے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے، جان لیا۔"

تسخیر قلوب اور دیدار مقدس

11۔سنو سنو ......!مصطفے کریم ﷺ کے اسمائے گرامی کے کمالات سنو ......حضرت سنوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں......ریشم کے سفید ٹکڑے پر اسم الٰہی "ودود" لکھو......اب اس کے گردا گرد 35 بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اتنی ہی دفعہ احمد رسول لکھو......یہ سارا عمل جمعۃ المبارک کے بعد ہو......اس کے حامل کو اطاعت الٰہی اور حسنات کی توفیق عطا ہو گی......شیطان لعین کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا......بندوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے گی۔

ہجر و فراق کے دہکتے کوئلوں پر شب و روز لوٹنے والو......جمال مصطفوی کے دیدار کو دن رات ترسنے والو......!جدائی و فصل کی طویل اور دراز راتوں میں اشک ہائے محبت کے ہار پرونے والو......!محبت و عقیدت کے سچے جذبات کے سنگ ایام زیست بسر کرنے والو ......سنو سنو......مژدہ جانفزا سنو......حضرت سنوسی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص اس ریشم کے ٹکڑے پر طلوع شمس کے وقت ٹکٹکی باندھے گا اور گنبد خضرا کے مکین، رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف بھیجے گا......سید دو عالم ﷺ اس پر کرم فرمائیں گے اور اس کے آسمان قلب و روح پر، آفتاب نبوت و رسالت طلوع فرمائے گا......اور اس کے من کو اپنے جلووں سے منور کرے گا۔

سعادت الدارین، ٦٥٥
حیوۃ الحیوان الکبری، ۱:۱۰ ٥

12۔اور سنو......!اسم رسالت......محمد و احمد ......ﷺ......ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ لو......پھر اکثر اس کی زیارت کرو......اور آپ ﷺ پر درود پاک پڑھو ......کثرت سے آپ ﷺ کی زیارت ہوگی......

سعدات الدارین، ٦٥٥

تعظیم آدم (علیہ الصلوۃ و السلام)

13۔سبحان الله سبحان الله......!خالق کون مکاں نے حضرت ابو البشر علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے تخلیق فرما کر آسمان کی نوری مخلوق ملائکہ کو حکم دیا: فرشتو آؤ......!شرف انسانیت پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے اپنی جبین تعظیم ان کے روبرو خم کر دو......چشم کائنات نے دیکھا کہ خاکی کے سامنے نوری مخلوق سجدہ ریز ہے......یہ بہت بڑا اعزاز ہے......لیکن سنو سنو......!اس اعزاز عظیم کا پس منظر کیا ہے......؟اس کا پس منظر یہ ہے کہ سیدنا ابو البشر علیہ السلام کی شکل اسم محمد کی ہے......ﷺ

﴿قَالَ سَیِّدِیْ اَبُو الْمَوَاهِبِ الشَّاذِلِیُّ.....بِظُهُوْرِ النَّسَمَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ فَهٰذَا هُوَالَّذِیْ اَوْجَبَ السُّجُوْدَ فِی الْمِحْرَابِ.﴾

سعادت الدارین، ۳۹۱

11

کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

1۔ دین حق کی شرط اول ہے۔

2۔ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

3۔ سنت ابو البشر علیہ السلام

4۔ رسم محبت

5۔ آنکھوں کا نور

6۔ دوستاں را کجا کنی محروم

7۔ چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفی ﷺ

8۔ گھٹا کھل کے برسی

زباں پر بارِ خدایا، یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لیے

تضمین بر اشعار غالب (ناصر کاظمی م ۱۹۷۲ء)

گزر وحدت سے کثرت میں نہ ہوتا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا
خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معانی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد کے ہیں عیاں ناسخ
برائے قافیہ رکھا ہے میں نے میم احمد کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ناسخ لکھنوی م ۱۸۳۸ء

دین حق کی شرط اول ہے

اے امت مسلمہ کے خوش نصیب لوگو...... تمہیں یہ شرف عظیم بخشا گیا...... کہ تمہاری نسبت آقائے دوجہاں ﷺ سے ہے...... اس حسین وعظیم نسبت سے لمحہ بھر کے لئے غافل نہ ہو...... یہ تعلق ہمہ وقت لوح ذہن وقلب پر مرتسم ہونا چاہیے...... یہی تعلق ونسبت تو ایمان ہے...... اسی ذات کے ساتھ والہانہ عشق وادب روح اسلام ہے...... اور جان ایمان ہے ...... اگر بدن کے اعمال اس روح سے محروم ہو گئے تو ہرگز ہرگز اعمال کا مردہ بدن ...... بارگاہ رب العالمین میں قبول نہ ہوگا۔

بارگاہ خداوندی میں دست بستہ قیام...... بارگاہ جبروت میں لرزیدہ وخمیدہ نگاہوں کا نذرانہ...... دربار جلالت میں...... جبین عبادت کی سجدہ ریزیاں...... خون پسینہ سے کمائی ہوئی دولت کا انفاق فی سبیل اللہ...... فاقہ کشی کی چھلکتی لہروں پر ترس...... مساکین ویتامی کی چارہ سازی...... تقرب ایزدی کی نیت سے...... عزیز وطن...... محبوب اہل عیال کی قربانی...... بیت اللہ شریف کا طواف...... دیوانہ وار گھومنا...... صفاء مروہ کے درمیان...... عشق الٰہی کی روایت کی تابندگی...... میدان عرفات میں عجز وانکسار میں ڈوبی ہوئی فریادیں...... محبت خلیل کی ضو فشانی...... اعداء اسلام کی ظالم تلواروں...... تیز دھار خنجروں...... نوکیلے وسنگدل نیزوں کے سامنے سینہ سپر ہونا...... عروس صبح صادق کے نقاب سرکانے سے...... آفتاب کے شبستانی دبیز پردوں کے پیچھے چھپنے تک مشروبات کی حلاوتوں...... رنگا رنگ مطعومات کی شیرینیوں اور ملاحتوں...... اپنی رفیقہ ہائے زیست سے بے نیازیاں سہی...... لاکھ سہی...... بے شمار سہی......

اگر دامن حیات...... گوہر ادب مصطفی ﷺ سے محروم ہو گیا تو سب اعمال اکارت جائیں گے...... اور اکارت جانے کی خبر تک بھی نہ ہوگی...... خبر کیوں ہو...... خبر ہو جانے سے تو...... توبہ کا شائبہ ہے...... لیکن اللہ رب العزت تو بے ادب کو توبہ کی توفیق ہی نہیں دینا چاہتا...... ہاں ہاں...... اس بے ادبی سے نعمت ایمان ہی چھین لی جائے گی۔

سنو سنو......! صحیفہ قدس کتنا صریح اعلان کر رہا ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

القرآن الحکیم البقرة ۲:۱۰۴

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

سنو سنو......! جلال جبروت سے لبریز صدا آ رہی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

القرآن الحکیم الحجرات ۴۹:۲

جی ہاں...... تعظیم تکریم کرو...... جس قدر ہو سکے...... ادب کرو...... امکان سے بڑھ کر کرو...... محبت کرو...... حد سے زیادہ محبت کرو......

ہاں ہاں......! ان سے منسوب ہر ہر شے کی تعظیم کرو...... ہاں ہاں......! ان سے متعلق ہر ہر چیز کا ادا کرو...... ان سے نسبت رکھنے والے ہر ہر امر سے محبت کرو......

جی ہاں......! نام مُحَمَّد ...... ﷺ ...... کا تلفظ...... زبان پر شہد گھولے...... یا نام ...... مُحَمَّد ...... ﷺ ...... کی شیریں آواز کانوں میں رس گھولے...... تو وجد و مستی کی سرشاری میں...... اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر...... بے جھجک آنکھوں سے مس کرو...... یہ ادب ہے...... یہ محبت ہے...... یہ تعظیم ہے...... یہ دیوانگی ہے...... ہاں ہاں......! اس دیوانگی کے قدموں پر...... ہزاروں فرزانگیاں نثار و نچھاور ہیں۔

سنت ابو البشر (علیہ السلام)

اے اولاد آدم......! یہ ادب...... یہ محبت...... یہ تعظیم تو سیدنا ابو البشر علیہ السلام کی سعادت ہے...... والدین کی روایات حسنہ کی تابندگی...... تو نیک اولاد کی علامت ہے۔

ہاں ہاں...... ابو البشر علیہ السلام نے جب عالم افلاک میں ہر سمت...... جلوہ ہائے نور مصطفوی کے سمندر موجزن دیکھے...... اور اس حسن بے مثال کے دیدار کے آرزو مند رہنے لگے...... اس آرزو کو شرف قبولیت عطا ہوا...... دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں عکس جمال حبیب ﷺ دیکھا، تو فوراً فرط ادب و محبت سے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا:

اَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَمَالَ حَبِیْبِهٖ فِیْ صَفَاءِ ظُفُرَیْ اِبْهَامَیْهِ مِثْلَ الْمِرْآةِ فَقَبَّلَ آدَمُ ظُفُرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ.

روح البیان،۷:۲۲۹ معارج النبوۃ،۱:۲٤٥

ہاں ہاں......! رسول اللہ ﷺ سے یہ سب کچھ جبرائیل علیہ السلام عرض کر رہے

ہیں، تو خیر البشر یہ مژدہ جانفزا ارشاد فرما رہے ہیں:

"جو میرا چاہنے والا ...... اذان میں میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے گا...... وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔"

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفُرَیْ اِبْھَامَیْہِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمِ اَبَدًا۔

روح البیان، ۷:۲۲۹

رسمِ محبت

جی ہاں ......! یہ اہل محبت کا مشرب ہے ...... ہاں ہاں ...... دیکھو دیکھو، سرخیل قافلہ عشق ...... کتاب محبت کا ورق اول ...... انبیاء کرام کے بعد نسل انسانیت کا افضل ترین شخص ...... جسے خداوند قدوس کی بارگاہ سے جبرائیل امین علیہ السلام کی وساطت سے سلام آتے ہیں ...... جنہوں نے رفاقت کا حق ادا کر دیا ...... کون ......؟ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... جب بھی اذان میں اسم گرامی سماعت فرماتے، تو اپنی انگشت ہائے شہادت پورے جانب زیریں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ...... صدر بزم عشق نے ...... اپنے فرزانے کی ...... اس ادائے محبت کا نظارہ کیا ...... تو مسرتوں کے نکھار میں قیامت تک کے ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو نوید مسرت عطا کر دی۔

"جو بھی میرے خلیل کی روایت کو زندہ کرے گا، میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔"

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ۔

المقاصد الحسنه، ۳۸٤

ہاں ہاں ......!اس شفاعت کے تصدق سے قدیم و جدید گناہوں پر قلم عفو کھینچ دی جائے گی۔ خدائے درگزارد گناہاں و برآنچہ باشد نو و کہنہ خطا عمد و نہاں و آشکار

حضور سرور کائنات ...ﷺ... ایسے خوش قسمت انسان کے راہبر و راہنما ہوں گے اور صفوف جنت میں داخل فرمائیں گے۔

اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ.

رد المختار، ۲۷۹:۱ روح البیان، ۲۲۸:۷ التعلیق المجلی، ٤١٦

آنکھوں کا نور

سنو سنو......!ایک واقعہ محبت سنو......!نور الدین خراسانی ......اس ادائے محبت کے شیدائی تھے......پھر اس کی ادائیگی بھول گئے ......پھر ایک شب سوئے......قسمت جاگ اٹھی ......آفتاب نبوت کا طلوع ہوا، ارشاد فرمایا......نور الدین ......آنکھوں کی صحت کا متمنی ہے ......تو اسی ادائے محبت ......میرا نام سن کر چوم کر انگوٹھے آنکھوں پر لگانے کو ......تابندہ و پائندہ کر دے ......

خراسانی کہتے ہیں ......بیدار ہوتے ہی ......میں نے یہ عمل شروع کر دیا......میری آنکھوں کی روٹھی ہوئی صحت واپس آگئی ......اور مرض ایسی پسپا ہوئی کہ آج تک پھر یلغار کی ہمت نہ ہوئی۔

فَاسْتَیْقَظْتُ وَمَسَحْتُ فَبَرِئْتُ وَلَمْ یُعَاوِدْ نِیْ مَرَضُهُمَا اِلَی الْاٰنِ.

نہج السلامہ، ٤

دوستاں را کجا کنی محروم

شراب محبت کے مسلسل لبریز جام نوش کرنے والو......نسبت مصطفوی پر ناز کرنے والو......ممکن ہی نہیں ......جی ہاں ......! بالکل ہی ممکن نہیں کہ تم اس شاہراہ محبت پر گامزن ہو......اور گوہر منزل حاصل نہ ہو......اس ادائے محبت پر تو باران کرم......امت عیسوی پر بھی موسلا دھار برستا ہے......امت مصطفوی کیسے محروم رہ سکتی ہے، جمیع صحائف قدسیہ میں میرے مدنی آقا......ﷺ......کے فضائل ومناقب ......درج ہیں......عیسائیوں کی ایک جماعت ......انجیل مقدس میں تاجدار کائنات ......ﷺ......کے تذکرے پر جھوم جھوم جاتی ہے ......اور اسم رسالت کو فرط عقیدت سے چوم لیتی ہے۔

طائفہ نصرانیاں بہر ثواب — چوں رسیدندے بداں نام وخطاب

بوسہ دادندے بداں نام شریف — رونہا دندے بداں وصف لطیف

اسی ادائے محبت سے......ان کی نسل میں ترقی ہوتی ہے اور ہر ہر مصیبت میں اسم گرامی ان کی یاوری کرتا ہے۔

ان نصاریٰ کا ہی ایک دوسرا گروہ اس تعظیم وتکریم اسم نبی سے محروم ہے۔ ذلت رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے......ان کے قتل وغارت کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور مذہب کی سعادت بھی ان سے چھن جاتی ہے۔ باادب بانصیب — بےادب بےنصیب

مستہاں خوار گشتند آں فریق — گشتہ محروم از خود وشرط طریق

مثنوی شریف، دفتر اول

چھوٹے مگر نہ ھاتھ سے دامان مصطفی ﷺ

سواے شاہراہ اسلام وایمان کے مسافرو...... جان، اولاد، مال اور ایمان واسلام کی
خیر چاہتے ہوتو...... ادب مصطفی کے دامن سے لحہ لحہ لپٹے رہو...... کائنات کی عظیم ترین قوت
اپنی حفاظت ونصرت کا سائبان تم پر تانے رکھے گی۔

اے مسلمانو! سلف صالحین فرماتے ہیں:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

شہادت ثانیہ پر محبت کا اظہار کرو:

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ

انگوٹھے چوم کر آنکھو پر رکھو...... اور اللہ کے حضور دامن مراد پھیلاؤ۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِاالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

رد المحتار، ۱:۲۷۹ الطحطاوي، ۱٦٥ روح البيان، ۷:۲۲۸ التعليق المجلى، ٤١٦

گھٹا کھل کے برسی

واہ واہ...... !سبحان اللہ ...... یہ نام اقدس کس قدر برکات کا گنجینہ ہے
...... اس نام پاک کی تعظیم وتکریم پر باران رحمت جھوم جھوم کر برستا ہے...... اس نام پاک کے
ادب واحترام پر عنایات خداوندی گنہ گار سیہ کار کو اپنے دامن کرم میں چھپالیتی ہے...... ہاں یہ
ادب اتنی بڑی نیکی ہے...... جس کے اجر وثواب سے محرومی ممکن ہی نہیں...... اور نام اقدس کی

تعظیم کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم یوں نوازتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اور راہو
عقل لنگ۔

ہاں ہاں سنو......! غور سے سنو......اور شجر ایمان کو عقیدت کے چشمے سے سیراب کر
......ملت اسلامیہ کا نہیں......ملت اسرائیلیہ کا ایک گنہ گار......قوم ہاشمی کا نہیں...... بلکہ قو
موسیٰ کا......ایک فردسیہ کار چند دن......نہیں......چند ہفتے نہیں......چند ماہ......نہیں چند سال
......نہیں......پورے دو سو برس...... جی ہاں مکمل دو سو سال، گناہوں کی غلاظت میں لتھڑ
ہے......معصیت و نافرمانی کے غلیظ کیچڑ سے دامن زیست لبریز کرتا ہے......بالآخر موت کی
آندھی چلی......چراغ حیات گل ہوا......لوگوں نے برائے عبرت و نصیحت......گندگی و
غلاظت کے ڈھیر پر پھینک دیا...... کلیم اللہ......علیہ السلام......پر وحی ربانی کا نزول ہوا
اے کلیم اللہ......علیہ السلام......فلاں شخص کو گندگی کے ڈھیر سے اٹھاؤ......غسل دو
......کفن دو......اور دفن کرو......عرض کی......اے رب العالمین ﷻ! بنی اسرائیل گواہ......ک
یہ پورے دو سو سال تیری نافرمانی کرتا رہا......مولائے کریم یہ اعزاز اس کو کیوں دیا جا رہا ہے
......؟

نام مصطفیٰ......ﷺ......کا ادب و احترام کرنے والے بختاورو! وجد و مسرت سے
رقص کرو......دیکھو بارگاہ فضل و کرم سے کوثر و تسنیم سی روح پرور ندا آرہی ہے:
اے کلیم اللہ......! یہ سب سچ ہے......لیکن اس کی ایک عادت تھی......وہ مجھے بڑی
پسند آئی......جب یہ توراۃ کھولتا......میرے نبی معظم......ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا
مشاہدہ کرتا......فرط عقیدت و محبت سے اسے چوم لیتا......اور ادب و احترام سے اسے چوم لیتا

......اورادب واحترام سے اپنی آنکھوں پر رکھ لیتا......اور درودوسلام کا گلدستہ الفت پیش کرتا ......سومیں نے اس عمل کی خاطر اس کی ساری خطاؤں پر یکسر لکیر مغفرت کھینچ دی ہے اور ستر حوران بہشت بھی اس کو عطا کردی ہیں......

كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ اِلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبَّلَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهٗ وَزَوَّجْتُهٗ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ.

الخصائص الكبرى، ١٦:١ — السيرة الحلبيه، ٨٠:١ — حلية الاولياء، ٤٢:٤

روح البيان، ١٨٥:٧ — نزهة المجالس، ٨٩:٢ — القول البديع، ١١٨

حجة الله على العالمين، ١٢٤ — سعادت الدارين، ٨٧ — السيرة الحلبيه، ٩٣:١

زرقانی علی المواهب الدنيه، ١٨٨:٦

12

لے سانس بھی آہستہ

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم می آید جنید و بایزید ایں جا

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است
(ملا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ)

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب
مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دین حق کی شرط اول ہے

محبوب سے تعلق اور نسبت رکھنے والی...... ہر ہر چیز...... کا ادب واحترام...... تعظیم و تکریم تقاضائے محبت ہے......اور محبت مصطفےٰ ......علیہ التحیۃ والثناء......تقاضاہ ایمان ہے ......اور محبت بھی ایسی جس پر......والدین کریمین کی عظمتوں کے مہکتے گلاب ......اولاد کی محبت کی شگفتہ کلیاں......ہمشیروں کے لطف وکرم کے سنبل وریحان......شاہراہ زیست پر چلنے والے ہم سفروں کی سچی رفاقتوں اور پوتر خلوص کے شجرہائے سایہ دار......رشتہ داروں اور اعزہ اقارب کی پرخلوص ہمدردیاں اور وفا کیشیاں......شب وروز جہد مسلسل اور سعی پیہم سے حاصل کردہ مال ومنال......کاروبار زندگی کی وسعتیں......قصور ومحلات کی زیبائیاں اور رعنائیاں ......ہاں ہاں......یہ سب کچھ......چشم زدن میں......بغیر تامل وتفکر کے نچھاور وقربان کردیا جائے......

سنوسنو......!تمہیں معیار محبت سے آگاہ کیا جارہاہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾

القرآن الحکیم التوبہ، ۹:۲٤

ہاں ہاں......!تکمیل ایمان کی نشاندہی ہورہی ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ .

الصحیح البخاری، ۱:۷ الصحیح للمسلم، ۱:۴۹ مسند احمد، ۳:۱۷۷

الدارمی، ۲:۳۰۷ شرح السنہ، ۱:۵۰ الوفا، ۱:۳۸۲

زرقانی علی المواھب، ۶:۲۸۷ اتحاف سادہ المتقین، ۹:۵۴۷

المستدرک للحاکم، ۲:۸۶ حجۃ اللہ علی العالمین، ۳۱

ہاں ہاں......! محبوب سے منسوب ہر ہر چیز سے محبت...... تقاضائے محبت ہے:

اُحِبُّ لِحُبِّہَا السُّوْدَانِ حَتّٰی

اُحِبُّ لِحُبِّہَا السُّوْدَ الْکِلَابَ

اس کی محبت کی وجہ سے میں حبشیوں سے محبت کرتا ہوں۔

اس کی محبت کی وجہ سے میں کالے کتوں سے محبت کرتا ہوں۔

اور ادب تقاضائے محبت ہے۔

لیکن تاجدار کائنات ...... ﷺ...... کی محبت تو تقاضائے ایمان ہے...... اور ادب تقاضائے محبت ہے...... سو ادب بھی تقاضائے ایمان ہے۔

سو اے ایمان والو......! جان ایمان ﷺ سے...... محبت کرو...... ان کا حد درجہ احترام کرو......

ان سے منسوب...... ہر شے کا ادب و احترام کرو...... ان سے متعلق ہر ہر چیز...... کا ادب و احترام کرو۔

اسم مصطفےٰ ...... ﷺ...... لبوں کی دہلیز...... پر جلوہ فگن ہو یا کانوں کے محلات

میں نزول اجلال فرمائے.....فوراً ادب واحترام کی، تصویر کامل بن جاؤ۔

انوار و تجلیات

دیکھو دیکھو.....تاریخ کے جھروکوں سے دیکھو.....پڑھو پڑھو! سلف و صالحین کے چہرے پڑھو.....دیکھو دیکھو.....! محدث مدینہ.....امام مالک ﷺ.....کے روبرو.....تذکرہ خیر الانام ﷺ

ہو رہا ہے.....ادب واحترام کے عجیب وغریب احساس سے.....چہرۂ انور پر.....پیلے پیلے.....بادلوں نے گمبھیر سایہ کر دیا ہے.....کمر اقدس.....تعظیم وتجبیل میں اس قدر.....خمیدہ.....ہو رہی ہے کہ ہمنشیں گھبرا رہے ہیں.....دست بستہ عرض کر رہے ہیں.....استاد محترم.....یہ کیفیات عجیبہ.....آپ کے قلب وقالب پر.....کیوں سایہ فگن ہو جاتی ہے.....امام مالک ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

اس اسم مقدس.....اس ذکر مکرم.....انوار وتجلیات کی جن بے پناہ بارشوں کا جو نظارہ کرتا ہوں.....اگر تم بھی اس.....مشاہدۂ عظیمہ.....کی سعادت سے بہرہ ور ہو جاؤ.....تو یہ کیفیات واردہ.....تم کو.....ہرگز ہرگز.....عجیب نہ لگیں.....

لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَمَا اَنْكَرْتُمْ عَلٰى مَا تَرَوْنَهٗ.

آنسو نکل پڑے

سیدنا محمد بن المنکدر.....سید القراء.....ﷺ سے جب بھی کسی حدیث کے بارے میں سوال کیا جاتا.....بیقرار و بیتاب آنکھوں سے جھڑیاں لگ جائیں.....نینوں

کے سوتے پھوٹ پڑتے ...... گریہ وزاری میں اضطراب والتہاب ...... کی ایسی شدید لہریں ہوتیں کہ دیکھنے والوں کے دلوں پر رقت طاری ہو جاتی ...... وہ رحم کھانے لگتے:

لَا تَكَادُ نَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيثٍ اَبَدًا اِلَّا يَبْكِي حَتّٰى نَرْحَمَهُ .

القول البدیع، ۲۴۷-۲۴۶

پیلاہٹ ہی پیلاہٹ

سیدنا جعفر بن محمد ......رضی اللہ عنہ کی طبعت پر...... شگفتہ مزاجی...... کا راج ...... چہرہ پر ہمہ وقت ...... تبسم و مسکراہٹ ...... اٹھکیلیاں کرتے ہیں ...... لیکن جونہی ذکر اقدس ...... چھڑتا ہے ...... سب شوخیاں ...... ہوا ہو جاتی ہیں ...... تبسم و مسکراہٹ کی گلکاریوں کا نشان باقی نہیں رہتا ...... چہرہ پر پیلاہٹ ہی پیلاہٹ چھا جاتی ہے۔

فَاِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِصْفَرَّ . القول البدیع:۲۴۷

جسم میں خون نہیں

سیدنا قاسم عبدالرحمن بن قاسم ......رضی اللہ عنہ ...... تاجدار کائنات ﷺ ...... کا ذکر شروع کرتے ہیں ...... بدن ...... اس طرح ساکت و صامت ...... ہو جاتا ہے ...... بدن کا رنگ ...... اس طرح متغیر ہو جاتا ہے ...... گویا قفس عنصری سے ...... طائر روح ...... پرواز کر گیا ہے۔ بدن کے سارے کے سارے ...... خون کو نچوڑ لیا گیا ہے ...... فصاحتیں و بلاغتیں ہوا ہونے لگتی ہیں ...... زبان کی تر و تازگی ...... ناپید ہونے لگتی ہیں ...... لڑکھڑانے لگتی ہے ......

يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَنْظُرُ إِلٰى لَوْنِهِ كَأَنَّهُ نُزِفَ مِنْهُ الدَّمُ وَقَدْ جَفَّ لِسَانُهُ فِي فِيهِ هَيْبَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

القول البليع، ۲٤۷ الشفاء ۱: ۳٤

حیرتوں کا سمندر

سیدنا عامر بن عبد الله بن زبیر ......رضی اللہ عنہ......ان کے سامنے......ذکر مصطفٰے......ﷺ......ہوتا ہے۔ آنکھیں چھم چھم برسنے لگتی ہیں......اور پھر یہ برسات ختم ہونے کا نام نہیں لیتی......یہ اشکباری......آخری قطرۂ اشک تک......جاری وساری رہتی ہے

بَكٰى حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِي عَيْنِهٖ دُمُوْعٌ .

الشفاء، ۱: ۳٤

عالم مدھوشی

حضرت امام زھری ......رحمہ اللہ......حسن اخلاق......کے پیکر ہیں......خندہ پیشانی......شگفتہ مزاجی......اقربا پروری......وفا نوازی......حسن سلوک......طرۂ امتیاز ہے......لیکن جونہی تذکرۂ محبوب......ﷺ......شروع ہوتا ہے......قلب وقالب پر ایسی......ہیبت طاری ہوتی......شناسائیاں......دھواں دھواں......اڑ جاتی ہیں......یوں لگتا ہے کہ لوگ ان کے لیے اجنبی ہیں۔ اور یہ لوگوں کے لیے۔

فَإِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَكَأَنَّهُ مَا عَرَفَكَ وَلَا عَرَفْتَهُ .

القول البديع: ۲٤۷ الشفاء: ۱/ ۳٤

اشکوں کی برسات

سیدنا صفوان ابن سلیمان رضی اللہ عنہ......لیل ونہار......شب وروز......
عبادت گزاریوں کی نذر ہو رہے ہیں......جہد مسلسل......سعی پیہم......تفقہ فی الدین......
میں شغل حیات ہے......زلف واللیل......رخ والضحیٰ......کا تذکرہ ہوتا ہے......ایسا گریہ کا
آغاز ہوتا ہے......جس کا اختتام......نظر ہی نہیں آتا......احباب سے یہ حالت زار دیکھی نہیں
جاتی......لوگ اٹھنا شروع کر دیتے ہیں......اور ان کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

فَاِذَا ذُکِرَ النَّبِیُّ ﷺ بَکٰی فَلاَ یَزَالُ یَبْکِیْ حَتّٰی یَقُوْمَ النَّاسُ وَیَتْرُکُوْهُ

القول البدیع، ۲٤۷
الشفاء، ۱:۳٤

ادب واحترام

سنو سنو......انداز ہائے محبت بھی کتنے انوکھے اور نرالے ہوتے ہیں......ہاں
ہاں......ت کی ان اداؤں کو تو اس سمندر......میں غرق ہی سمجھ سکتا ہے......کناروں سے کبھی
اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا......بعض سلف صالحین......جونہی محبوب کائنات......ﷺ......کا
نام نامی......اسم گرامی سنتے......گلستان عقیدت ومحبت میں......پھول ہی پھول......کھل
اٹھتے......جونہی اسم مصطفےٰ......ﷺ......یا ذکر مصطفےٰ ﷺ......پردۂ سماعت پر قوس وقزح
بکھیرتا......تعظیماً تکریماً......مستانہ وار کھڑے ہو جاتے......دیکھو دیکھو......!عالم الامۃ......
مقتدی الائمہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کے......روبرو مدح مصطفےٰ
ﷺ......کا نور برسنے لگا......اس محفل نور ونکہت میں علماء کی کثیر تعداد بیٹھی ہے۔

قَلِيْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰى اَلْخَطُّ بِالذَّهَبِ عَلٰى وَرَقٍ مِّنْ خَطِّ اَحْسَنَ مِنْ كُتُبِ

وَاَنْ تَنْهَضَ الْاَ شْرَا فُ عِنْدَ سِمَا عِهٖ قِيَا مًا صُيُوْ فًا اَوْ جِثِيًّا عَلَى الرُّكُبِ

''حسین ترین کتاب کے حسین ترین ورق پر سونے کی تحریر بھی مدح مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شایان شان نہیں ہے۔اور یہ کہ اسے سنتے ہی اشراف صف در صف کھڑے ہو جائیں یا گھٹنوں کے بل۔''

امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے علماء کے ساتھ فوراً کھڑے ہو گئے

فَعِنْدَ ذَالِکَ قَامَ الْاِمَامُ السُّبْکِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ جَمِيْعُ مَنْ فِي الْمَجْلِسِ.

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۹۳ حجۃ اللہ علی العالمین، ۲۳۹

ہزار بار بشوئم دھن ز مشک وگلاب

شراب محبت وعقیدت بھی کیسی انوکھی ونرالی شراب ہے......جس کی سرشاری سے مے نوش پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے......اور اس کی مدہوشی سے رومی کا ہاتھ پردۂ محمل اٹھا کر اپنے محبوب کے رخ انور سے ترستے نینوں کو سیراب کر لیتا ہے......اور بوعلی غبار ناقہ میں گم......حسرت ویاس سے ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے......سلطان محمود غزنوی ......علیہ الرحمہ ......کی خدمت میں پسر ایاز......ہمہ وقت کمر بستہ رہتا......اس فرزند ایاز کا نام محمد تھا......ایک دن سلطان طہارت خانہ کی طرف متوجہ......حکم صادر کرنے لگا کہ پسر ایاز کو کہا جائے کہ آب طہارت حاضر کرے......ایاز نے یہ سخن سنا، تو تفکرات کے سمندر میں غوطہ زن ہونے لگا......خدا جانے میرے ارجمند سے کونسی غلطی سرزد ہوئی، جو کہ سلطان

معظم وضوخانہ سے باہر آیا، دیکھا کہ ایاز کے چہرے پر حزن ملال......اور تفکرات وحیرت کی گھٹاٹوپ گھٹائیں چھارہی ہیں......سلطان معظم نے پوچھا: ایاز! تیرے چہرے پر یہ درد والم کے بادل کیسے؟ ایاز نے حال دل کہہ سنایا۔۔۔۔اور دکھ کی بپتا عرض کر دی۔۔۔۔سلطان معظم کے لبوں پر مسکراہٹوں کے پھول کھلنے لگے......ارشاد فرمایا: اے ایاز! اپنے دل کو مکدر نہ رکر، تیرے فرزند سے کسی غلطی کا صدور نہیں ہوا۔ حقیقت صرف اس قدر ہے کہ میرا وضو نہ تھا اور تیرے لخت جگر کا نام محمد ہے۔ اور یہی نام مالک کون ومکان فخر دو جہاں ﷺ کا ہے۔ مجھے شرم وحیا دامنگیر ہوئی کہ میں بے وضو اس نام کو لبوں کی دہلیز پر لا کر بے ادبوں کے زمرہ میں داخل ہو جاؤں۔

"گفت اے ایاز! دل جمع دارد کہ از وصورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نہ یافتہ، بلکہ وضو نہ داشتم واو محمد نام داشت مرا شرم آمد کہ لفظ محمد برزبان من گزرد وقتی کہ بے وضو باشم چہ ایں لفظ نشانہ حضرت سید انام است۔"

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

کمال بے ادبی است

اورنگ زیب عالمگیر اپنے ایک خادم خاص محمد قلی کو ایک دن فقط قلی کہہ کر پکارتا ہے......وہ فوراً پانی لے کر بارگاہِ عالمگیریہ میں حاضر ہوتا ہے......شاہِ وقت وضو کرتا ہے۔ مصاحب انگشت بدنداں ہیں کہ نماز کا تو وقت نہیں، پھر خادم کو کیسے علم ہوا کہ بادشاہ

کو وضو کی حاجت ہے۔ استفسار پر وضاحت کی جا رہی ہے: شاہِ وقت نے...... غایت ادب و تعظیم کے پیشِ نظر...... کبھی اسے آدھے نام سے نہیں پکارا...... آج اس نے نصف نام سے آواز دی تو میں فوراً سمجھ گیا کہ بادشاہ باوضو نہیں ہے، اس لیے لفظ محمد کو زبان پر نہیں لایا۔

جو نامِ محمد کی تعظیم نہیں کرتے　　　　دراصل وہ اللہ کی تکریم نہیں کرتے

(عاشق حسین ہاشمی)

سبحان اللہ سبحان اللہ! یہ محبت و عشق کے انوکھے اور نرالے انداز ہیں...... یہ عقیدتیں، یہ محبتیں اور یہ ادب و تعظیم کی منزل رفیع تو بانصیب احباب ہی کو میسر ہوتی ہے

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا
نظروں کو جھکائے ہوئے خاموش گزر جا
بے تاب نگاہی بھی یہاں بے ادبی ہے

سر جھک گیا

ہاں ہاں جھانکو......! تاریخ کے جھروکوں سے جھانکو...... خلیفہ مہدی عباسی کا دربارِ سلطنت سجا ہے...... اہالیان بصرہ کے دو گروہ ایک نہر کے بارے میں اپنا تنازع لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ ایک فریق کا دعویٰ ہے کہ نہر کی زمین فرد واحد کی ملکیت نہیں دوسرے فریق کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ نہر ہماری ہے......

نگاہ عشق و مستی وا کرو...... محبت کے کانوں سے سنو...... یہ فریق اپنے دعوے کی تاثیر میں گنبد خضراء کے مکیں ﷺ کا ارشاد گرامی پیش کر رہا ہے:

''جو نہر مردہ زمین کو زندہ کرے، وہ اسی زمین والے کا حق ہے''

مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیِّتًا فَهِیَ لَهٗ.

ممالک اسلامیہ کے حکمرانوں! اسلامی عدالتوں میں انصاف کا ترازو تھامنے والے منصفو! وکیلو!...... دیکھو دیکھو...... ! جونہی سرور دو جہاں مختار کون و مکاں ﷺ...... کا نام نامی اسم گرامی پردہ سماعت پر اپنی شیرینیوں اور حلاوتوں کا امرت گھولتا ہے...... خلیفہ مہدی عباسی کا سر تعظیم و تکریم، تبجیل و تجیل سے اسقدر خم ہو رہا ہے...... حاضرین دربار دیکھ رہے ہیں کہ مہدی عباسی کا منہ زمین کے اتنا قریب ہو رہا ہے...... اندیشہ ہے کہ زمین کو لگ جائے گا......

فَوَثَبَ الْمَهْدِیُّ عِنْدَ ذِکْرِ النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰی اَلْصَقَ خَدَّهٗ بِالتُّرَابِ.

تاریخ الخلفاء، ۲۷۷

بخدا خدا کا یہی ہے در

ہاں ہاں...... روزن تاریخ سے...... سلف صالحین کے...... اطوار زندگی...... کے پر بہار منظر کا مشاہدہ کرو...... بڑی بڑی ہیبت و جلال...... اور کروفر کی مالک شخصیتوں نے اس بابرکت نام کے سامنے...... جبین شوق خم کی ہے...... تعجب و حیرانی کی کوئی بات نہیں...... جبین عقیدت سجدہ ریز کیوں نہ ہوتی...... جبکہ جس کو ملا...... جو کچھ ملا...... جب بھی ملا...... اسی در

سے ملا...... ہاں ہاں! سنو سنو!...... ہادی عالم رسول اکرم ﷺ کا اپنا فرمان عالی شان سنو...... تقسیم فقط در مصطفیٰ...... ﷺ سے ہوتی ہے اور عطا فقط درخدا سے۔

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِي.

المشکوۃ، ۳۲ البخاری، ۱۶:۱

جی ہاں......! مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ...... اسی حدیث طیبہ کے مفہوم کو قالب شعر میں ڈھال رہے ہیں۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ہاں ہاں...... انبیاء کرام...... رسل عظام...... علیہم السلام...... بھی اسی در جود عطا پہ کھڑے ہیں...... اور اپنا اپنا دامن بھر رہے ہیں...... امام بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ عرض کر رہے ہیں۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ غُرُفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ.

آتش دوزخ حرام ھے

شیخ عبد الحق...... رحمہ اللہ تعالیٰ...... غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی...... ﷺ کی زیارت سے عالم رویا میں مشرف ہوتے ہیں...... دست بستہ سامنے کھڑے ہیں...... حاضرین مجلس عرض کرتے ہیں...... محمد عبد الحق...... سلام عرض کر رہے ہیں: شہباز لامکانی...... محبوب سبحانی...... قطب ربانی...... غوث صمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

فوراً کھڑے ہو کر معانقہ فرماتے ہوئے نوید مسرت سناتے ہیں:

''تم پر آتش دوزخ حرام ہے''

شیخ خود ارشاد فرماتے ہیں: ''یہ تعظیم و بشارت اسی نام ہی کا نتیجہ ہے۔''

مدارج النبوۃ، ۱:۲۴۷

گستاخی کی سزا

دربار رسالت کی عظمتیں حد ادراک سے ماورای ہیں......

''ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر''

سنو سنو ...... خالق کون و مکاں، رب دو جہاں کو یہ بھی گوارہ نہیں کہ عبادت کا آغاز......آپ کی عبادت سے مقدم ہو جائے......ہاں ہاں یہ تقدیم تو خود رب العزت سے تقدیم ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾

یہ بھی برداشت نہیں کہ آپ کی بارگاہ عالیہ میں آواز بلند ہو جائے......اونچی اونچی صدائیں دی جائیں......ورنہ خبط اعمال......اور اس محرومی پر عدم شعور کی وعید سدید ہے...... تا کہ توبہ کی بھی توفیق نصیب نہ ہو سکے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

اس عظمتوں کی امین بارگاہ کی حکایت عظمت بہت طویل ہے اور دامن قرطاس کوتاہ

ہے...... مصطفیٰ کریم ﷺ نے...... شاہ ایران خسرو پرویز کے نام...... مکتوب گرامی کی صورت میں...... دعوت اسلام روانہ کی...... خسرو پرویز نے نامہ اقدس پڑھنا شروع کیا لکھا تھا......

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی كِسْرٰی عَظِيْمِ فَارِسٍ

اپنے نام سے پہلے حضور سرور کائنات...... ﷺ...... کے اسم گرامی کو دیکھا...... اپنی توہین کے خیال سے نامہ اقدس...... طیش و غضب میں بدمست ہو کر...... ٹکڑے ٹکڑے کر دیا...... بدبخت کو یہ خیال نہ آیا کہ یہی اس گرامی تو کائنات کا نقش اول ہے...... سرور دو عالم ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا...... جی ہاں! جلال نبوت میں فرمایا...... اس نے میرے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا...... اللہ تعالیٰ نے اس کے ملک کو لخت لخت فرما دیا...... چشم کائنات نے اس خونی منظر کا پھر مشاہدہ کیا...... کہ نام اقدس کی توہین کرنے والے کے سینہ میں اس کے بیٹے شیرویہ کا خنجر گڑا ہے......

از جسم تو لرزاں، لرزاں دو عالم — وز زلف برہم برہم نظامے

مدارج النبوۃ، ۲:۳۸۴ — البدایۃ و النہایہ، ۴:۲۶۹

رحمتوں کی برسات

اے سرور کائنات...... ﷺ کے چاہنے والو...... ! جب اسم گرامی...... ﷺ...... کی حلاوت و شیرینی زبان پر رس گھولنے لگے...... تو بڑے ادب و احترام سے...... بڑے وقار تمکنت سے بیٹھو...... جی ہاں...... ! کیونکہ جب خلوص دل سے...... عشق و

مستی کی سرشاری میں اسم گرامی زبان پر آتا ہے......رحمت الٰہیہ ساون کی طرح برسنے لگتی ہے

سبحان اللہ سبحان اللہ......! کس قدر فضل و کرم ہے رب کائنات کا......کہ جہاں اس کے محبوب و مقبول بندوں کا تذکرہ ہوتا ہے، وہاں ہی رحمت کی گھٹائیں چھم چھم برستی ہیں......کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جہاں ذکر حبیب ہو، ﷺ......وہاں نزول رحمت کا عالم کیا ہوگا؟

لِاَنَّ الرَّحْمَةَ نَازِلَةٌ عِنْدَ ذِكْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

سنو سنو......! حضور سرور کائنات......ﷺ......کے نام پاک کی تسبیح کرنے والو......! سچی مسرتوں کے سنگ رقص کرو......کہ جب ادھر زبانوں پر اسم گرامی آتا ہے......ادھر تمہارا ذکر ریاضِ الجنۃ میں محبوبان خدا کی معیت و رفاقت کے گل ہائے سرسبد سے اپنا دامن لبریز کر لیتا ہے۔

وَرَفَعَ ذِكْرَهُمْ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ مَعَ الْمُحِبِّيْنَ .

سنو سنو......! رحمت و رفعت کے اس نورانی ماحول میں خالق قائنات کے حضور......دامان زیست وا کرنا نہ بھولنا......یہ اجابت و مقبولیت کے لمحات پر کیف ہیں......رب کائنات اپنی رحمت لامحدود سے ضرور پھیلی ہوئی جھولیاں لبریز فرما دے گا......

فَلَا تَغْفَلُ عَنِ الدُّعَاءِ اِذَا ذَكَرْتَ اِسْمَهٗ وَ صَلِّ عَلَيْهِ فَاِنَّهَا سَاعَةُ اِجَابَةٍ

جواهر البحار، ٤: ١٠١

ادب گاہ ہیست زیر آسماں

اسم مصطفےٰ ...... محمد ......ﷺ...... کے نغمات الاپ......لیکن بزم عشق و مستی بپا کر کے...... محبتوں اور صداقتوں کے چراغ جلا کر...... طہارتوں اور نظافتوں کی خوشبوئیں بکھیر کر...... زبان کو کوثر و تسنیم سے اجال کر...... ادب و احترام کے جملہ تقاضے پورے کر کے ...... اور حضور قلب سے...... جی ہاں ......! یہ نام اقدس تو اس ہستی مقدس کا ہے ......ﷺ...... جن کا عشق اصل ایمان بھی ہے...... اور تکمیل ایمان بھی ہے...... جن کی شفقتوں اور سچائیوں نے پتھر دلوں میں...... ایمان و اسلام اور اخلاص کے چشمے جاری کر دیئے...... جن کی معطر سانسوں سے کائنات زیریں و بالا میں زندگی کی مہکار ہے...... جن کے ادب و احترام...... تعظیم و تکریم کا درس...... ساری کائنات سے بے نیاز پروردگار عالم دیتا ہے۔

يَذْكُرُوْهُ بِمَكَانٍ طَاهِرٍ وَّلِسَانٍ صَادِقٍ وَّقَلْبٍ نَقِيٍّ حَاضِرٍ .

جواهر البحار، ٤:١٠١

چوم لو

سچی محبتیں دلائل کی طالب نہیں ہوتیں...... تقاضائے محبت تو عقل و خرد کے پیمانوں میں سماتے ہی نہیں اے محبت محبوب خدا ﷺ کی شمعیں دلوں میں فروزاں رکھنے والو......! اسم مصطفےٰ...... محمد ......جونہی سنو...... جبین عقیدت نیاز مندی سے خم کر دو...... اور جونہی کسی جگہ اس محبت بھرے اسم مقدس کی زیارت کرو...... اس پر لب ہائے محبت ثبت کر دو ...... محبوب چیز کو ہونٹوں سے چوم کر خراج الفت پیش کرنا، یہ فطری امر ہے......

سنو سنو......! اس اسم گرامی کی تعظیم و تکریم پر رحمت الٰہی کی گھٹائیں کیسے میدان حیات کو جل تھل کر دیتی ہیں......سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانے میں ایک ایسا شخص......جو ہر لمحہ اپنی زندگی پر ظلم کرتا ہے......جس کے دفتر حیات پر نیکی و بھلائی کا ایک نقطہ تک نہیں......اس کی سرکشی و بغاوت کے تذکرے ہر جگہ مشہور ہیں......زندگی بھر گناہوں کی غلیظ دلدل میں لتھڑا وادی موت میں جا پہنچتا ہے......کسی نے اسے راہی ملک بقا ہونے کے بعد خواب میں دیکھا......تو حیرتوں کے سمندر میں غرق ہو گیا......بارالٰہا......! زندگی بھر گناہ ہی گناہ اور اب ایسی رشک انگیز حالت میں۔ یاالٰہی! یہ ماجرا کیا ہے......؟ حیرت و استعجاب کے عجیب سنگھم پر کھڑے استفسار کر لیا......ارے بھائی یہ سب کچھ میں کیا دیکھ رہا ہوں......؟ ہاں یہ! میرا دامن عمل تو یکسر نیکیوں سے خالی تھا......حسن اتفاق سے میں نے ایک روز توراۃ کھولی......اس میں اسم مقدس......ﷺ......کی زیارت کی......فرط عقیدت سے نام اقدس کو چوم لیا......اور ادب و احترام سے اپنے سر پر رکھ لیا......بس یہی نیک عمل ہے جو میری نجات کا باعث بنا......اپنے محبوب کریم......ﷺ......کے اکرام و اعزاز کی خاطر رب کائنات کی چادر غفران نے میری زندگی بھر کے گناہوں کو ڈھانپ لیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِیْ زَمَنِ مُوْسٰی علیہ السلام کَانَ مُسْرِفًا عَلٰی نَفْسِہٖ وَلَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ مَشْهُوْرًا یُتَّهَمُ بِالْمُخَالَفَاتِ فَرُوْیَ فِی الْمَنَامِ بَعْدَ مَوْتِہٖ عَلٰی اَحْسَنِ الْحَالَاتِ فَقِیْلَ لَهٗ مِنْ اَیْنَ لَکَ هٰذَا؟ فَقَالَ لِاَنِّیْ فَتَحْتُ ذَاتَ یَوْمٍ نِ التَّوْرَاةَ فَوَجَدْتُّ فِیْهَا صِفَةَ حَبِیْبِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَّلْتُ اِسْمَهٗ وَوَضَعْتُهٗ عَلٰی رَاْسِیْ فَعَامَلَنِیَ الْمَوْلٰی بِفَضْلِہٖ وَغَفَرَلِیْ وَرَحِمَنِیْ اِکْرَامًا لِنَبِیِّہٖ

ﷺ۔ جواهر البحار، ۴:۱۰۲

خوشبوؤں میں بسادو

یہ عجیب دور ہے......لا دینیت کے سیلاب ہر طرف اٹھ رہے ہیں......اسلامی اقدار نا پید ہو رہی ہیں......شعائر اسلام کا ادب و احترام دلوں سے مٹتا جارہا ہے......اخبار جرائد کے مقدس صفحات......غلاظتوں کے ڈھیروں میں بکھرے پڑے ہیں......بے نیازی سے قدموں تلے روندے جارہے ہیں......دوکانوں پر ردی کی نذر ہو رہے ہیں۔

مدنی آقا......ﷺ کے دیوانوں......! جہاں بھی کاغذ کا کوئی ٹکڑا نظر میں آئے، جس پر محسن اعظم......ﷺ......کا اسم گرامی نقش ہو......تیزی سے آگے بڑھو......عقیدت کے ہاتھوں سے اٹھا لو...... اگر غلاظت لگی ہو تو بڑے ادب و احترام سے صاف کرو...... خوشبوؤں میں بسادو اور کسی ایسی جگہ محفوظ کرو، جہاں بے ادبی کا خدشہ تک نہ ہو۔

سنو......! اگر رب کائنات صرف اپنے اسم مقدس کی تعظیم پر بشر حافی کو شراب و کباب کی محفلوں سے اپنے حریم قدس میں داخل کر لیتا ہے تو کیا بعید ہے کہ اپنے حبیب پاک......ﷺ......کے اسم گرامی کی تعظیم و توقیر کرنے والے کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لے۔......اور سنو......! حضور سرور کائنات......ﷺ......سے منسوب ہر شے کا جان و دل سے ادب احترام کرو......ان کا ادب و احترام در حقیقت کملی والے آقا......ﷺ......کا ادب و احترام ہے اور یہی اصل ایمان ہے۔

حسن سیرت

اے انسان......! تو اپنی قسمت پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے کیونکہ تجھے رب کائنات نے اپنے محبوب پاک...... ﷺ...... کے اسم پاک کی شکل عطا کی۔

راہ حیات پر باخبر ہو کر چل...... تیرے اعضاء و جوارح اگر فرمودات رب العالمین سے پہلو تہی کرتے ہیں...... تیرے شب و روز ضلالت و گمراہی...... کی نذر ہوتے رہے......

آ ذرا...... کسی گوشہ تاریک میں بیٹھ کر سوچ...... یہ نقش اسم محمد...... ﷺ...... کی توہین تو نہیں ہوگی......؟ (العیاذ باللہ)

اور کہیں ایسا نہ ہو کہ اس توہین پر غضب الٰہی جوش میں آئے اور تجھ سے تیرے اعمال بد کی پاداش میں نقش محمد...... ﷺ...... کو چھین لیا جائے اور تیری صورت انسانی کو مسخ کر دیا جائے۔ انسان کی تعظیم و تکریم کے حکم خداوندی میں لامحدود سربستہ رازوں میں سی ایک یہ راز محبت بھی ہے کہ یہ تعظیم حقیقت میں نقش پاک کی تعظیم ہے۔

13

انھیں خیر الوری کہیئے

1۔ باادب بانصیب

2۔ محبت بھری صدائیں

3۔ تادیب قرآن

4۔ دو حیثیتیں

رسول مجتبیٰ کہیئے محمد مصطفیٰ کہیئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیئے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہیئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیئے
﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم﴾

ماہر القادری

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے درِ یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ

با ادب ...... بانصیب

تاجدارِ کائنات فخرِ موجودات ..... ﷺ ...... کی زلف گرہ گیر کے اسیرو ......! باادب ...... بانصیب اور ...... بے ادب بے نصیب ......

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہے ڈھوئی
باجھ ادب دے منزل تیکر پہنچ نہ سکیا کوئی

مخبر صادق ..... ﷺ ...... کا ذکر کرتے وقت دامن ادب و احترام ہاتھ نہ چھوٹنے پائے ...... چھوٹا تو یہ نہ چھوٹے گا ...... دامن ایمان چھوٹے گا

کسی عظیم شخصیت کو ...... فقط نام سے پکارنا ...... کسی رفیع الشان کا تذکرہ خالی نام سے کرنا ...... بھائی ہو یا بہن ...... والدہ ماجدہ ہو یا والد مکرم ...... استاذ مشفق ہو یا رفیق مخلص ...... انکا فقط نام زبان پر لانا ...... گستاخی ہے، بے ادبی ہے، بداخلاقی ہے ...... پکارو تو اعزاز و اکرام سے پکارو ..... ان کو بلاؤ تو عزت و احترام سے بلاؤ ...... ان کا تذکرہ کرو، تو صفاتی ناموں سے کرو ..... تمہاری پکار، تمہارا بلانا تمہارا پکارنا ...... دل کو بھائے گا ...... روح کی پاتال گہرائی میں اترے گا ...... چہرے پر نکھار پیدا ہو گا ...... شخصیت میں وقار پیدا ہو گا ......

سید البشر ..... ﷺ ...... عظیم ہیں، کائنات بھر سے عظیم ہیں ...... ان کی عظمتوں اور رفعتوں کا تو کما حقہ ادراک ہی ممکن نہیں .... "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

ان کے نشیمن جاہ و حشمت تک تو ...... طائر عقل و خرد کی پرواز ہی ممکن نہیں ...... ہاں تو ان کا نام اقدس زبان پہ آئے ..... تو بڑے ادب و احترام سے آئے ...... ان کا ذکر پاک ہو تو

بڑی تعظیم وتکریم سے ہو...... ہاں ہاں، خبردار......ان کو یوں نہ پکارنا......جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

محبت بھری صدائیں

سنو سنو ......! خالق کائنات یہ ہی تعلیم دے رہا ہے......قرآن حکیم کی تلاوت کرو......از ابتدا تا انتہا کرو......فرقان مجید میں نظر دوڑاؤ......ایک ایک سطر میں نظر دوڑاؤ......صحیفۂ مقدس کا مطالعہ کرو......کہیں بھی یا محمد ﷺ......نظر نہ آئے گا......ساری کی ساری عظمتوں اور رفعتوں کا......حقیقی خالق و مالک ہو کر بھی......ہمیں تعظیم و تکریم، ادب و احترام کا......درس دینے کے لئے......دیکھو دیکھو......! کسی محبتوں، سندرو سہانی محبتوں سے لبریز......صدائیں دے رہا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ: اے نبوت کے عظیم القدر تاج والے۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ﷺ: اے تخت رسالت پر جلوہ فگن ہونے والے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﷺ: اے نبوت ورسالت کی چادر اوڑھ کر آرام فرمانے والے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﷺ: اے شان وشوکت اور جاہ وحشمت کا لحاف اوڑھنے والے۔

يٰسٓ ﷺ: اے کائنات بھر کی قیادت کی انوکھی شان والے۔

تادیب قرآن

دیکھو دیکھو......! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم......پکار رہے ہیں......یا محمد ﷺ یا ابا القاسم......ﷺ جبینِ الوہیت پر بل پڑ رہے ہیں......خداوند قدوس کو یہ انداز نا

گوار ہے..... جلال وجبروت سے لبریز ندا آرہی ہے۔

اے ایمان والو......! جس طرح ایک دوسرے کو نام سے...... پکارتے ہو...... اس طرح میرے محبوب کریم رؤوف الرحیم ﷺ مت پکارو......

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ النور ٢٤:٦٣

بلکہ محبتوں سے سرشار...... کیف وجدان سے مست ہو کر کہو:

یا نبی اللّٰہ ....یا رسول اللّٰہ ...... ﷺ

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَنَهَا هُمُ اللّٰهُ عَنْ ذَالِكَ بِقَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ لَاتَجْعَلُوْا عِظَامًا لِنَبِيِّهٖ فَقُوْلُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. (سیدنا ابن عباس)

دلائل النبوۃ، ١:١٢ المظھری، ٦:٥٦٧ الدر المنثور، ٥:٦١

روح المعانی، ٢٠:٢٢٥ زرقانی علی المواھب، ٦:٢٥٠

جی ہاں تاجدار کائنات ﷺ کو پیاری پیاری صفات کے ساتھ پکارو...... اسی میں ادب ہے ...... تعظیم ہے...... اجلال ہے اکرام ہے۔ یہی تو تقاضائے ایمان ہے...... بلکہ کمال ایمان ہے...... اساس ایمان ہے ...... اسی ادب واحترام میں دین دنیا کی کامیابی و کامرانی ہے ...... ادب کا دامن ہاتھ میں ہے تو فوز و فلاح قدم چومے گی۔ اور اگر گوہر ادب خاک غفلت میں گم ہو گیا، تو مصائب وآلام مقدر بن جائیں گے۔ ناکامیاں اور نامرادیاں ...... حیات مستعار کو جہنم وعذاب بنادیں گی ...... پھر دردناک عذاب لحظہ لحظہ ...... قلب و روح کو ڈستا رہے گا...... سنو سنو! یہ کیسی غضب ناک اور ہولناک آواز آرہی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

القرآن الحکیم النور ٢٤:٦٣

اے رحیم وکریم پروردگار......دہلیز مصطفیٰ......بلکہ کوچہ مصطفیٰ ......کے کتوں کے تلووں کی خاک کا بھی ......ادب واحترام......ہمارے رگ وریشہ میں پیدا کردے......

دوحیثیتیں

اے تاجدار کائنات ﷺ کے پروانو......دیوانو......مستانوں! اگر کسی کے خانہ ذہن میں یہ خیال گزرے کہ احادیث طیبہ میں تو لفظ یا محمد ﷺ وارد ہے تو یہ خیال جھٹک دو......اور لوحِ ذھن پر......اس حقیقت کو نقش کرلو......سرور کائنات......ﷺ کے اسم گرامی ......محمد......ﷺ......کی دوشانیں ہیں:

1۔اس لفظ مقدس سے آپ کی شخصیت مبارکہ کا ارادہ کیا جائے......اس کا معنی علمی مراد ہو......اس لحاظ سے یا محمد ﷺ کہنا ممنوع ......اور سوئے ادبی ہے......

2۔اس پاکیزہ لفظ سے آپ کے اوصافِ محمودہ کا ارادہ ہو ......اس کا معنی لغوی مراد ہو ......''بے حد تعریف کیا ہوا''......اس اعتبار سے یا محمد ﷺ کہنا ناجائز نہیں ہے......

سنوسنو......! سلف صالحین ارشاد فرمارہے ہیں: اسی جہت سے یا محمد ﷺ کتب احادیث میں وارد ہے: قَصَدَ بِهِ الْمَعْنَى الْوَصْفِيَّ دُوْنَ الْمَعْنَى الْعَلَمِيِّ .

المرقاۃ، ١:٥١ والتعلیق الصبیح، ١:١٥

دور حاضر میں چونکہ یہ مقدس کلمہ علمی حیثیت سے ہی مشہور ہے اور اس کے معنی اور صفی عوام الناس پر ظاہر نہیں ہیں، سو یا محمد ﷺ سے اعتراز ہی بہتر ہے۔

14

مُحَمَّدٌ

سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔ سیدنا محمد ﷺ

2۔ چشمِ عبرت سے دیکھو ادھر

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمٍ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ

منظوم ترجمہ:

سرور دنیا محمد تاجدار آخرت،

سرور ہر انس وجن سید عرب وعجم

ترجمہ:

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا وآخرت،

جن وانس اور عرب وعجم کے سید سردار ہیں۔

سیدنا محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم﴾

اے تاجدار عرب وعجم ﷺ کے دیوانو......!

اے شمع رسالت کے پروانو......!

اسم رسالت جب بھی تمہاری زبان پر آئے ......تنہا نہ آئے ......پہلے مدنی آقا ......ﷺ کے القاب ذکر کرو......پھر اسم ذاتی ......یہ ضابطہ اخلاق بھی ہے ......اور اصول ادب بھی......یہ تعظیم بھی ہے اور تعزیر بھی......

بے شمار صفاتی اسمائے مبارکہ ہیں......بے حد القاب مقدسہ ہیں ......بہت سی شانیں ہیں......جو جی چاہے وہی مقدم کرلو......لیکن سید کو پہلے ذکر کرنا مستحب ہے......کہا کرو......

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم

ہاں ہاں......!سنوسنو......!قرآن کریم کہہ رہا ہے......جس طرح ایک دوسرے کو بے لقب ......بے صفت پکارتے ہو......اس طرح......سرکار مدینہ ......ﷺ......کو ہرگز نہ پکارنا ......جس طرح ایک دوسرے کا ذکر القاب وصفات سے خالی کر لیتے ہو......ایسے ذکر مصطفیٰ ﷺ ہرگز ہرگز نہ کرنا۔

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾

القرآن الحکیم النور ٢٤:٦٣

سنوسنو......!تاجدار کائنات......ﷺ......ساری نسل انسانیت کے سید وسردار

ہیں..... تحدیث نعمت..... تعلیم امت..... کی غرض سے خود بنفس نفیس ارشاد فرما رہے ہیں:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ.

المشکوٰۃ، ۵۱۳ — الترمذی، ۲:۱۴۳

مسند احمد بن حنبل، ۱:۲۸۱ — شرح السنہ، ۱۳:۲۰۴

حجۃ اللّٰہ علی العالمین: ۳۳۱ — الزرقانی علی المواھب، ۳:۱۳۳

موارد الضمان، ۲۱۲۷ — دلائل ابو نعیم، ۱:۶۵

البدایہ والنھایہ، ۱:۱۷۱، ۲۸۵ـ۲:۲۵۷ — الترغیب و الترھیب، ۴:۴۴۲

اتحاف سادۃ المتقین، ۹:۲۲۵ـ۱۰:۴۸۸، ۴۸۹

کنز العمال، ۳۱۸۸۱، ۳۱۸۸۲، ۳۲۰۳۳، ۳۹۰۵۲

القرطبی، ۳:۲۶۲ـ۴:۸۴ـ۵:۶۱ـ۱۰:۴۹ـ۱۰:۳۱۰ـ۱۵:۵

سلف صالحین نے اس وصف کے ساتھ..... اپنے آقا و مولیٰ ..... ﷺ ..... کو متصف کیا ہے۔

سیدنا سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے خود بارگاہ رسالت میں عرض کی:

یَا سَیِّدِیْ (ﷺ)

جواھر البحار، ۳:۴۵

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بارگاہ الوہیت میں عرض پرداز ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ .

جواھر البحار، ۳:۴۵

سنو سنو.....! ایک عاشق صادق..... شرف الدین بو صیری رحمہ اللّٰہ کہہ

رہے ہیں:

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

القصیدۃ البردہ

ترجمہ: (جی ہاں) میرے آقا و مولی ﷺ کونین کے سردار ہیں۔ جن و انسان کے سردار ہیں۔ عرب و عجم دونوں فریقوں کے سردار ہیں۔

درود ہو یا غیر درود...... نماز ہو یا غیر نماز...... جہاں بھی میرے آقا ﷺ...... کا نام نامی اسم گرامی آئے...... پہلے کہا کرو...... "سیدنا" زلف واليل کے اسیروں نے اسے مستحب قرار دیا ہے...... یہ اصول کی روشنی میں ہے...... اور قاضی عشق و محبت...... فیصلہ صادر کرتا ہے...... یہ ادب محبوب ہے...... واجب ہے......

چشم عبرت سے دیکھو

ہاں ہاں......! جب بھی حضور سید کائنات...... ﷺ...... نام نامی اسم گرامی لبوں پر آئے...... تو پہلے ضرور القاب کا ذکر ہو......

سنو سنو......! ایک ترکی نوجوان...... شیخ الدلائل رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے...... دلائل الخیرات کی قرأت کرتا ہے...... جب حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آتا ہے...... "سیدنا" کا اضافہ نہیں کرتا۔

شیخ کی جبین عقیدت پر سرزنش کے شکن ظاہر ہوتے ہیں...... فرماتے ہیں:

نام اقدس سے پہلے سیدنا کہہ لیا کرو...... کہنے لگا...... جب کتاب میں مرقوم نہیں ...... میں کیوں پڑھوں......؟ عشق نے دلائل و براہین کے انبار لگائے ...... لیکن عقل سرکش ہی رہی...... انکار پر مصر رہی......

یہ ہی ترکی نوجوان، رات بستر استراحت پر دراز ہے...... خواب میں دیکھا کہ ناموس مصطفی ﷺ کے محافظ...... معمولی سی بے ادبی پر بھی خنجر آبدار نیام سے باہر کرنے والے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آتے ہی پیٹ پر خنجر رکھ دیا...... اب عشق نے استفسار کیا: "سیدنا کہو گے کہ نہیں؟"

ارے، وہ تو سید العالمین ﷺ ہیں...... جنوں کے بھی سردار ہیں...... اور انسانوں کے بھی...... فرشیوں کے بھی سردار ہیں...... اور عرشیوں کے بھی...... تو کس گنتی و شمار میں ہے ......

حاشیہ دلائل الخیرات، ۱٤

15

لب پہ صل علیٰ کے ترانے

1۔ رحمتوں کی برسات
2۔ باران فضل و کرم
3۔ دعائے جبرائیل
4۔ ارشاد سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
5۔ فرمان سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم
6۔ اجل الجلاء
7۔ شقاوت ہی شقاوت
8۔ ہرنی کی یقین دہانی
9۔ سعادت عظمیٰ
10۔ لمحہ فکریہ

کعبے کے بَدرُ الدُّجیٰ تم پر کروڑوں درود
طیبہ کے شَمسُ الضُّحیٰ تم پر کروڑوں درود
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

امام احمد رضابریلوی قدس سرہ

سنو جب نام حبیب خدا درود پڑھو
ہے سب طفیل اسی نام کا درود پڑھو
وہ ہو رہی ہے درود و سلام کی بارش
وہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا درود پڑھو
فضا میں گونج رہی ہے وہ قدسیوں کی ندا
وہ آ رہی ہے فلک سے صدا درود پڑھو

صبا متھراوی

رحمتوں کی برسات

جب بھی صوت اسم رسالت..... پردۂ سماعت سے ٹکرائے.....لبوں پر درودوسلام کے زمزمے بج اٹھنے چاہیے..... یہ تقاضائے محبت ہے.....صرف تقاضائے محبت ہی نہیں .....بلکہ تقاضائے ایمان بھی ہے.....اور تقاضائے اسلام بھی......

جی ہاں......!ذکر مصطفے ہو.....ﷺ......یا اسم مصطفیٰ ہو.....تو صلوۃ وسلام کا نذرانہ عقیدت...... بدرگاہ خواجہ حجاز.....ﷺ ضرور پیش کریں......یقین کریں.....آپ تو ایک بار پیش کریں گے.....خالق ارض وسما......پروردگار عالم.....جل وعلا.....کی رحمتیں آپ پر دس بار.....ٹوٹ ٹوٹ کر برسیں گی۔

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۔القول البديع،۱۰۳ جلاء الافهام،۲۵ سعادت الدارين،۷۹

ترجمہ: ”جس کے پاس میرا ذکر ہو، وہ مجھ پر درود پڑھے اور جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ نے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں......

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب نام ہوا مصطفیٰ، تم پر کروڑوں درود

(صلی اللہ علیک یا رسول اللہ)

باران فضل وکرم

اس نغمہ محبت سے.....خالق کائنات.....جل وعلا .....کی طرف سے جو عطاؤں کی بارش برستی ہے.....اس کی شہرت کے اندازہ سے.....قلم وزبان ......دونوں ہی انگشت

بدنداں ہیں......دامن قراطیس کوتاہ ہے......اور عنایات کثیرہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی۔

ان کے اجمالی تذکرہ پر......میرا جذبہ محبت مصر ہے......سو سماعت فرمائیں:

اخلاص ومحبت کے سنگ......جونہی زبان پر......نغمہ صلوۃ وسلام کی شیرینی وحلاوت گھلتی ہے......خالق السموات والارض جل و علا......کی رحمتیں چھم چھم برستی ہیں......قدسی استغفار کرنے لگتے ہیں......رحمت کی چادر تن جاتی ہے......خطائیں مٹا دی جاتی ہیں......پاکیزگی اعمال عطا کی جاتی ہے......درجات کی رفعت نصیب ہوتی ہے......گناہوں کو بخشش ڈھانپ لیتی ہے......احد جتنا اجر ملتا ہے......امور دینوی و اخروی سے کفایت حاصل ہوتی ہے......غلام کی آزادی سے بڑھ کر ثواب ملتا ہے......اہوال سے نجات ملتی ہے......شہادت مصطفےٰ ﷺ......نصیب ہوتی ہے......شفاعت کی ضمانت ملتی ہے......رضائے الٰہی کی گوہر آبدار سے دامن زیست لبریز ہوتا ہے......تخت الٰہی سے امان ملتی ہے......روز محشر سایہ عرش الٰہی میں جگہ نصیب ہوتی ہے......نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے......حوض کوثر سے جام طہور ملتے ہیں......پیاس سے امان ملتی ہے......اور دوزخ سے آزادی کا سندیسہ......پل صراط سے گزرنا آسان ہوتا ہے......موت سے پیشتر مقام جنت کا مشاہدہ ہوتا ہے......حوران بہشتی کی کثیر تعداد ملتی ہے......بیس غزوات سے زیادہ فضیلت ملتی ہے......فقراء پر صدقہ کرنے جیسا اجر ملتا ہے......مال ومنال میں برکت ہوتی ہے......حاجات پوری ہوتی ہیں......مجالس کی اس نغمہ محبت سے تزین ہوتی ہے......فقر و تنگدستی ختم ہو جاتی ہے......اللہ تعالیٰ کا تقرب اور دربار رسالت کی حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے......یہ نور ہے، اس سے دشمنوں پر نصرت ملتی ہے......نفاق سے تزکیہ ملتا ہے......عند الخلائق محبوبیت نصیب

ہوتی ہے......اور کائنات کی عظیم ترین سعادت......دولت دیدار مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوتی ہے

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ﴾

القول البدیع، ٥ مطالع المسرات، ١٣، ١٤، جذب القلوب: ٢٦١، ٢٦٢

حاشیہ ترغیب و الترھیب، ٢: ٥١١، ٥١٣ زرقانی علی المواھب، ٦: ٣٥٨، ٣٥٧

مدارج النبوة، ١: ٥٧٧

دعائے جبرائیل (علیہ الصلوٰۃ و السلام)

آؤ آؤ ......بھاگ کر آؤ......دامن زیست کو ان جواہر آبدار سے لبریز کر لو......سعادت دنیوی و اخروی کا غازہ......رخسار حیات پر مل لو......اس عمل عظیم کو وظیفہ حیات بنا کر......رحمت الٰہی جی بھر کر لوٹو۔

ہاں ہاں......اس قدر آسان عمل سے بے پرواہی......اتنی ساری عطاؤں سے بے نیازی......شقاوت قلبی نہیں......بدبختی نہیں......رحمتِ خداوندی سے دوری نہیں......بخل و کنجوسی نہیں......راہ جنت سے بھٹکنا نہیں......ذلت رسوائی نہیں......ناکامی و نامرادی نہیں......تو اور کیا ہے......؟

دیکھو دیکھو......! عشاق، تعمیل ارشاد میں ممبر بچھا رہے ہیں......تاجدار مدینہ سرور سینہ ﷺ......پہلے زینہ پر قدم رکھتے ہیں......گل قدس کی نازک و پاکیزہ پتیاں چٹکتی ہیں......آمین......! پھر دوسرے زینہ پر لب ہائے مقدس سے آواز آتی ہے......آمین......پھر تیسرے زینہ پر جلوہ فگن ہوتے ہیں......فرماتے ہیں......آمین......!

جب نیچے تشریف لاتے ہیں...... صحابہ کرام ﷺ ادب واحترام کا مجسمہ بنے، عرض پرداز ہوتے ہیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آج ہم نے آپ سے منبر کے ہر زینہ پر قدم رنجہ فرماتے وقت نئے کلمات سنے ہیں......انہیں ادا کرنے میں کیا حکمت ہے......؟

سنو سنو! گوش ہوش سے سنو......! وضاحت ہو رہی ہے:

میں نے پہلے زینہ پر قدم رکھا......روح الامین حاضر خدمت ہوئے، عرض کی: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوا......جس نے ماہ رمضان پایا......اور اس کی بخشش نہ ہوئی ......میں نے کہا......آمین!

پھر دوسرے زینہ پر قدم رکھتے ہی عرض کی: وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوا ......جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا، اور اس نے آپ پر صلوٰۃ وسلام کے گلہائے عقیدت نچھاور نہ کیے......

بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ فَقُلْتُ آمِيْن .

القول البديع، ۱۴۱ — الترغيب والترهيب، ۲:۵۰۶ — جلاء الافهام، ۷

الوفا، ۲:۸۰۸، — مدارج النبوت، ۱:۵۷۹ — ردالمحتار، ۱:۲۶۳

سعادت الدارين، ۲۱۶

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوا، جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا تو اس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو میں نے کہا: آمین

وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوا......جس کے ماں باپ......دونوں یا ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہوئے......انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا......میں نے کہا

......آمین......!

ٹھہرو ٹھہرو......! غور کرو......حیات گزشتہ کا محاسبہ کرو......اور سوچو......دعا کون کر رہا ہے...... سارے ملائکہ کا سردور اور رسول......آمین کون فرما رہے ہیں......سید الکونین......ﷺ......کیا اس کی استجابت میں شک ہوسکتا ہے؟ ذرا عشق و مستی سے جھوم کر کہہ دو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ارشاد سرور کونین ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾

سنو سنو......! تاجدار کائنات......ﷺ......کی زبان اقدس سے کیسے کلمات نکل رہے ہیں......کس زبان ادس سے......جو......

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی﴾

......کی شان رفیع کی مالک ہے......ہاں ہاں......ایہ وہی زبان اقدس ہے جس کی تصدیق کے لئے نظام کائنات متغیر ہو جاتا ہے......جی ہاں......اس زبان مقدس کی صداقت و حقانیت میں شک بھی......ایمان سے محروم کر دیتا ہے......

ہاں تو......تاجدار کائنات......فخر موجودات......ﷺ......ارشاد فرما رہے ہیں:

مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَخَطِیٌٔ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِیٌٔ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ.

القول البدیع، ۱٤٥ — الترغیب والترہیب، ۲:۵۰۸ — جلاء الافہام، ٤۲

مدارج النبوۃ ۱:۵۷۹ — سعادت الدارین ۲۱۷،۷۹ — الشفاء، ۲:٦۲

وہ بد بخت ...... جس کا وطیرہ ساری زندگی یہ رہا...... کہ میرا نام سنا...... میرا ذکر کانوں میں پڑا...... لیکن میری بارگاہ میں گلہائے صلوٰۃ وسلام پیش نہ کیے...... اور اسی طریقہ پر مرگیا، وہ جہنم میں داخل ہوگا......

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ۔ مدارج النبوت، ۱:۰۶۵

ابخل البخلاء

یہ کتنی بڑی حقیقت ہے...... بلکہ حقیقت کاملہ اور واضحہ ہے...... جن کے تصدق سے انسان کو کائنات کی ہر نعمت میسر آئی ہو ...... جو مبدأ کائنات ہوں ...... مقصد کائنات ہوں...... وجہ تخلیق کائنات ہوں ...... جو صبح سعادت وقت ولادت ...... اپنی امت کی بخشش طلب کر رہے ہوں ...... جو غار حرا کی گمبھیر تاریکیوں میں ...... طویل سجدہ ریزیوں میں ...... اشکوں کی برسات کے سنگ ...... امت کی مغفرت مانگ رہے ہوں ...... جن کی شان رحمۃ اللعالمینی کے ہم لحہ لحہ محتاج ہوں...... جن کے سراقدس پر ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ﴾ ...... اور بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ...... کا سہرا جھلمل جھلمل کر رہا ہو ...... ان کا اسم پاک سن کر...... جو نذرانہ صلوٰۃ وسلام پیش نہ کرے، تو وہ اَبْخَلُ الْبُخَلَاءِ نہیں ...... اَعْجَزُ النَّاسِ نہیں...... تو اور کیا ہے؟

سنو سنو......! مدنی آقا، مولیٰ سرور دنیا و دیں ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ ...... اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ۔

القول البدیع ،۱۴۸ الترغیب والترھیب،۲:۵۱۰ سعادۃ الدارین ، ۶۰۰،۲۱۸

ترجمہ : کیا تمہیں ابخل البخلاء کی خبر نہ دوں؟ کیا تمہیں اعجز الناس کی خبر نہ دوں ؟(وہ ہے) جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شقاوت ہی شقاوت

۔۔ سحری کا مدبھرا سہانا وقت ہے.....ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کوئی کپڑا سی رہی ہیں.....ادھر چراغ گل ہوتا ہے.....ادھر سوئی گم ہو جاتی ہے.....اچانک اس حجرہ طیبہ میں آفتاب رسالت..... ماہتاب نبوت.....طلوع فرماتے ہیں .....آپ کے چہرہ اقدس کی .....درخشندگی و تابندگی سے .....حجرہ بقعہ نور بن جا تا ہے .....جگمگ جگمگ کرنے لگتا ہے.....گمشدہ سائی مل جاتی ہے ..... بے اختیار حسن کامل کی تعریف ہوتی ہے: ”میرے آقا ﷺ کا رخ اقدس کس قدر روشن و منور ہے“

سنو سنو.....! محبتوں کے اس سندر موسم میں عجیب سا جواب دیا جا رہا ہے:

”تباہی ہے اس کے لیے..... جو روز قیامت اس درخشندہ و تابندہ چہرے سے محروم رہے گا .....اس نورانی چہرہ کو نہ دیکھ سکے گا۔

کون نہ دیکھ سکے گا؟ فرمایا: بخیل.....

بخیل کون ہے؟ وہ.....جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ پڑھے.....“

اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کَانَتْ تَخِیْطُ شَیْئًا فِیْ وَقْتِ السَّحَرِ فَضَلَّتِ الْاِبْرَةُ وَطَفِیَ السِّرَاجُ فَدَخَلَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ وَوَجَدَتِ الْاِبْرَةَ فَقَالَتْ

مَا اَضْوَاءَ وَجْهَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَیْلٌ لِمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَتْ وَمَنْ لَّا یَرَاکَ؟ قَالَ الْبَخِیْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِیْلُ؟ قَالَ الَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ اِسْمِیْ.

القول البدیع، ۱۴۸ سعادۃ الدارین، ۲۱۸ جواهر البحار، ۳: ۳۰

ترجمہ: سحری کے وقت سیدہ عائشۃ صدیقه رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کچھ سی رہی تھیں، سوئی گم ہوگئی چراغ بجھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے تو سوئی مل گئی۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کا چہرہ اقدس کتنا روشن ہے۔ فرمایا ہلاکت ہے اس کے لیے جو مجھے قیامت کے روز نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: کون نہ دیکھے گا؟

فرمایا: بخیل عرض کی: بخیل کون ہے؟ فرمایا: جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

ھرنی کی یقین دھانی

جی ہاں...... اسم حبیب ﷺ ...... سن کر بھی اگر لب وانہ ہوں تو اس سے بڑی نامرادی اور محرومی کونسی ہوگی؟

روزن تاریخ سے ...... چشم سیرت کے ساتھ مشاہدہ کرو۔ تاجدار عرب و عجم ﷺ ...... کے قریب سے ایک شکاری گزرتا ہے ...... اس کے ہاتھ شکار شدہ ہرنی ہے ...... ہرنی کو قوت گویائی اور تکلم عطا ہوتی ہے۔

دیکھو دیکھو ......! جانور بھی جانتے ہیں ...... کہ یہ آقا ﷺ ...... سب کے فریاد رس ہیں ...... یہ ایسے طبیب ماہر ہیں ...... جن کی مرہم شفا سے بڑے بڑے ناسور بھر جاتے

ہیں......! یہ ملجا بھی ہیں اور ماوی بھی ہیں......

ارے تبھی تو ہرنی اپنی بپتا سنا کر، امداد کے لئے جھولی پھیلا رہی ہے۔

یارسول اللہ ﷺ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں......میرے دودھ پر ان کی گزر اوقات ہوتی ہے......اس شکاری کو حکم صادر فرمائیں......یہ چند لمحات کے لیے مجھے آزاد کر دے......میں دودھ پلا کر فوراً آپ کے قدموں میں حاضر ہو جاؤں گی......

اے ہرنی......! اگر تو حاضر نہ ہوئی تو پھر......

سنو سنو......! ہرنی کا جواب سنو......! اور اس کے نتیجہ کو لوحِ قلب و ذہن پر......انمٹ روشنائی کے ساتھ نقش کرلو......اگر میں واپس نہ آؤں......تو مجھ پر اللہ تعالیٰ......اس شخص سی لعنت کرے، جس کے روبرو آپ کا ذکر پاک ہو......اور وہ صلوٰۃ و سلام کے گل ہائے گلاب......آپ کے حضور پیش نہ کرے۔

اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنَنِیَ اللّٰہُ کَمَنْ تُذْکَرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یُصَلِّی عَلَیْکَ .

ترجمہ : اگر میں واپس نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اس شخص جیسی لعنت کرے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔

اب تاجدار کائنات......ﷺ کے لب ہائے مقدس جنبش فرما رہے ہیں......اے اعرابی......! اس کو چھوڑ دے، میں اس کا ضامن ہوں۔ اَطْلِقْهَا وَاَنَا ضَامِنُهَا .

اے دکھوں کی چکی کے دو پاٹوں میں پسنے والے......! خلوصِ دل......اور محبت و عقیدت کے حسین جھرمٹ میں......اس بارگاہ اقدس میں......فریاد کر تو سہی......ارے......! وہ تو حیوانات کے بھی ضامن بن رہے ہیں......کیا ان کی شانِ رحمت و رافت کو گوارہ ہو

سکتا ہے ...... کہ گرداب ہموم و غموم میں ...... کوئی ستم رسیدہ ، الم گزیدہ محبّ ان کو پکارے ...... ایسے وہ اپنے محبت کرنے والے امتی کی چارہ سازی نہ کریں۔

ہرنی نے اپنا وعدہ وفا کر دیا ...... تو روح الامیــــن علیہ السلام نے ...... عرش علا کی رفعتوں کے ساتھ ...... اس پیغام مسرت کے سنگ نزول فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے ...... اور فرماتا ہے:

مجھے میری عزت کی قسم ...... مجھے میرے جلال و عظمت کی قسم ...... ہرنی اپنی اولاد پر بہت رحم دل سہی ...... لیکن آپ کی امت پر ...... میری رحمت کہیں اس سے زیادہ چھم چھم برسے گی ...... جس طرح ہرنی آپ کی طرف واپس لوٹ آئی ...... اسی طرح آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالِكَ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ يُقْرِءُ كَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ اَنَا اَرْحَمُ بِاُمَّتِكَ مِنْ هٰذِهِ الظَّبْيَةِ بِاَوْلَادِهَا وَاَنَا اَرُدُّهُمْ اِلَيْكَ كَمَا رَجَعَتِ الظَّبْيَةُ اِلَيْكَ .

القول البديع، ١٤٨ حلية الاولياء بحواله القول البديع

سعادة الدارين، ٢١٨

ترجمہ : اے محمد صلی اللہ علیك و الك و سلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں اس ہرنی کی اپنی اولاد پر رحمت سے آپ کی امت پر زیادہ رحمت کرنے والا ہوں اور میں ان کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا، جس طرح یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹی۔

سعادت عظمی

سنو سنو......!محمد بن یحی کرمانی کہتے ہیں:

ہم ابو علی بن شاذان کی خدمت میں حاضر تھے......ایک اجنبی نوجوان آیا ......سلام کہتے ہوئے استفسار کرنے لگا......تم میں علی بن شاذان کون ہے؟......ہم نے شیخ کی طرف اشارہ کیا......تو وہ نوجوان خوشخبری کے موتی بکھیرنے لگا:

اے شیخ......! تاجدار کائنات......ﷺ......نے مجھے خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرما کر......حکم صادر کیا ہے......ابو علی بن شاذان کو خانہ خدا سے تلاش کرو......ان سے ملاقات ہو جائے......تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا......یہ کہہ کر اس اجنبی نوجوان نے اپنی راہ لی......

ہجر و فراق میں تڑپنے والے دیوانہ کی محبت و عقیدت پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی، یہ کتنا بڑا کرم ہے......کہ شہر یار کائنات......ﷺ......اپنے ایکِ امتی کو سلام بھیج رہے ہیں ......مسرت و فرحت کے وفور جذبات نے......آنکھوں سے جھڑی لگا دی......آپ فرمانے لگے......یہ الطاف کریمانہ اس لئے ہوا ہے کہ قرأت حدیث میں جب بھی مدنی محبوب ......ﷺ......کا ذکر پاک آتا......درود و سلام کے نذرانے بھیجتا تھا۔

مَا اَعْرِفُ لِیْ عَمَلًا نِ اسْتَحَقُّ بِهٖ هٰذَا اَنْ یَّكُوْنَ صَبْرِیْ عَلٰی قِرْءَ تِ الْحَدِیْثِ وَ تَكْرِیْرِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ كُلِّهَا جَآءَ ذِكْرُهٗ

اے عاشق صادق......سن! اگر دل میں پیغامات محبوب کی سچی لگن ہے......تو اس

رسمِ عشق وعقیدت کو حرزِ جاں بنالے۔

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ سَلْ عَنْ مَسْجِدِ اَبِیْ عَلِی شَاذَان فَاِذَا لَقِیْتَهٗ فَاقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ .

سعادت الدارین، ۱۲۷

لمحہ فکریہ

اے گنبد خضرا کے مکیں کے چاہنے والو......! وارفتگی و شیفتگی ......تو قطعی طور پر دلائل و براہین سے بے نیاز ہوتی ہے......تقاضائے محبت کی حجت عظمٰی خود محبت ہی ہے......محبوب کی یاد آتے ہی......عقل و خرد سے باندھے گئے......عہد و پیمان چشم زدن میں لخت لخت ہو جاتے ہیں......جونہی ذکر محبوب چھڑتا ہے......دل بے قرار تڑپ تڑپ جاتا ہے......پگھل پگھل جاتا ہے......محبت نے ہمیشہ ہی بھول جانے کا عہد بھلایا ہے......

اَلَیْسَ وَعَدْتَنِیْ یَا قَلْبُ عَنِّیْ   اِذَا مَا تُبْتُ عَنْ لَیْلٰی تَتُوْبُ

فَهَا اَنَا تَائِبٌ عَنْ حُبِّ لَیْلٰی   فَمَا لَکَ کُلَّمَا ذُکِرَتْ تَذُوْبُ

ترجمہ : اے دل کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہ کیا، جب میں لیلیٰ سے توبہ کروں گا، تو بھی لیلیٰ سے توبہ کرے گا......تو دیکھ میں تو محبت لیلیٰ سے تائب ہو چکا، سو تجھے کیا ہے، جب بھی اس کا ذکر ہوتا ہے، پگھلنے لگتا ہے۔ سو اے اہل محبت ......! اسم مصطفیٰ ﷺ ......جونہی سنو ......جونہی پڑھو......جونہی لکھو......عشق و مستی کی سرشاری میں پکار اٹھو:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

16

درود آقا ...... سلام آقا

1۔استغفار ملائکہ

2۔جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ

3۔جزائے عظیم

4۔طریقۂ صالحین

5۔ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

6۔امامت ملائکہ

۔عطاؤں کی برسات

8۔نجات اور دو انگلیاں

9۔ذرا دل تھام کر

10۔درود بھی ...... سلام بھی

11۔بدقسمت ہاتھ

12حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ تیرا چہرہ یہ تیری زلفیں، یہ صبح آقا یہ شام آقا
درود آقا سلام آقا، سلام خیر الانام آقا
میری دعا کے نحیف ہاتھوں سے چھوٹ گیا تھا اثر کا دامن
بڑھی میری سمت خود ہی رحمت، لیا ہے جب تیرا نام آقا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

استغفار ملائکہ

تاجدار عرب وعجم ...... ﷺ کی نعلین پاک کی گرد مقدس پر سب کچھ قربان کرنے والو ...... ! لکھتے لکھتے ...... وقت تحریر ...... جب بھی یہ اسم گرامی ...... محمد ...... ﷺ ...... آئے یا کوئی اور نام ...... ذاتی ہو یا صفاتی ...... آپ پر آپ کی ال پر ...... صلوۃ وسلام کے گلہائے عقیدت ...... نوک قلم وزباں سے ...... ضرور نثار کیا کرو ...... یہ ادب محبت ...... اور فقط یہ ہی نہیں ...... بلکہ تعمیل حکم بھی ہے ...... یہ ادب سعادت ہی سعادت ہے ...... اور اس سے اعراض وغفلت شقاوت ہی شقاوت ......

سنو سنو ...... ! اے اہل محبت ...... ! اے اہل ادب ...... ! اس سعادت دنیوی واخروی سے ...... دامن زیست لبریز کرلو ...... اور اس شقاوت کی جہنم سے محفوظ ہو جاؤ ...... مژدہ جاں فزا سنو ...... جب تک ...... یہ اسم پاک ...... صلوۃ وسلام کے سنگ ...... اس کتاب اس تحریر، اس مضمون میں رہے گا ...... ملائکہ لکھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے ......

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذَالِکَ الْکِتَابِ .

القول البدیع، ۲۰۰ — جلاء الافهام، ۲٤٥ — الشفاء، ۲: ٦٠-٥٣
نسیم الریاض، ۳: ٤٦٤ — جذب القلوب، ۲۷۷ — مدارج النبوت، ۱: ٥٦٨
روح البیان، ۷: ۲۲۸ — سعادۃ الدارین، ۱۸۹ — جواهر البحار، ۳: ۳
اتحاف سادة المتقین، ٥: ٥٠

ترجمہ: جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود بھیجا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں

گے جب تک کہ میرا نام اس میں رہے گا۔

جاؤ ...... جنت میں داخل ہو جاؤ

دیکھو دیکھو......! روز قیامت ایک گروہ...... اپنی دواتوں کے ہمراہ ہے......

جبرائیل امین علیہ السلام دربار الوہیت میں پیش کرتے ہیں...... کائنات بھر کے انسانوں کو بتلانے کے لیے استفسار ہو رہا ہے...... حالانکہ خالق کائنات تو علام الغیوب ہے...... مقصد یہ ہے کہ ان کی رفعت سے گھونگھٹ اٹھا دیا جائے۔

تم کون ہو......؟ ''ہم اصحاب حدیث ہیں...... ہم رسول عربی...... ﷺ ...... کے اقوال وافعال اور تقریرات...... کے جواہر و لآلی سے...... قراطیس وصفحات کے سینے کی آرائش میں مصروف رہے......'' دست بستہ عرض کریں گے......

مسرتوں اور بشارتوں...... کی سرشاری سے جھومتا جھومتا ایک اعلان...... باب سماعت سے ٹکرائے گا...... تم تو وہ خوش نصیب ہو...... جو ایک عرصہ دراز سے...... میرے محبوب کریم...... ﷺ ...... کے ذکر پاک پہ صلوۃ وسلام لکھتے رہے ہو...... اس لیے جاؤ......! جنت کے دروازے تمہارے لیے کھلے ہیں...... جنت میں داخل ہو جاؤ......

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَقَدْ طَالَ مَا كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ

القول البدیع، ۲۵۱ اتحاف سادۃ المتقین، ۵:۵۵

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا...... جنت میں داخل ہو جاؤ، تم عرصہ دراز تک محمد ﷺ پر درود بھیجتے رہے ہو۔''

جزائے عظیم

سنوسنو......خلف صاحب خلفان......فرمارہے ہیں......میرا ایک ہمدم تھا......ہم دونوں طلب حدیث میں روز وشب بسر کرتے تھے......پھر ایک دن ان کے گلشن بدن سے ....عندلیب روح مائل باپرواز ہوا......ایک دن، میرا وہ ہم نشین......اچانک دہلیز خواب کو عبور کر کے......جلوہ فگن ہوا......آنکھیں محو تماشا ہوئیں، تو حیرت بن گئیں......وہ تو نہایت حسین وجمیل سبز لباس زیب تن کیے خراماں چل رہا ہے...... دریائے حیرت سے کنارے لگے،......تو دھیرے دھیرے چند کلمات نے۔سر حد لب عبور کی......ارے بھائی ......!تو وہی نہیں، جو میرے سنگ طلب حدیث میں محو رہتا تھا......اب کیسی رشک انگیز کیفیات کے حامل ہو......اے اہل قلب ونظر......!سنو......!اوراس جواب لا جواب کو...... ابدالآباد تک لوح ذہن پر مرتسم کرلو......اوراس عمل پیہم......وظیفۂ حیات بنالو...... ہاں ہاں ......میں وہی ہوں میں حدیث پاک لکھتا تھا۔یہ انعام الٰہی میرے اسی عمل کی جزا ہے۔

فَلاَ یَمُرُّ لِیْ حَدِیْثٌ فِیْهِ ذِکْرُ النَّبِیِّ ﴿صلی اللہ علیہ والہ وسلم﴾ اِلاَّ کَتَبْتُ فِیْ اَسْفَلِهٖ "صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم" فَکَا فَأَنِیْ بِهٰذَاالَّذِیْ تَرٰی عَلَیَّ

القول البدیع، ۲۵۲ جلاء الافہام، ۲۴۸ مطالع المسرات، ٦٦

سعادۃ الدارین، ۱۲۷ اتحاف سادۃ المتقین، ۵:۵۵

ترجمہ: جب بھی ایسی حدیث گزرتی جس میں ذکر النبی ہوتا تو میں اس کے نیچے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھ دیتا۔یہ جو تم مجھ پر دیکھ رہے ہو۔یہ مجھے اس کی جزا ملی ہے۔

طریقہ صالحین

جی ہاں...... سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا...... اس ادائے محبت پر سختی سے کار بند رہنا ...... عباس عنبری اور علی بن المدینی کہتے ہیں...... قلت وقت کی بنا پر...... وقت کتابت اگر یہ کلمات طیبہ لکھنے ممکن نہ ہوتے...... تو ہم ہر جگہ...... جگہ خالی چھوڑ دیتے...... اور اختتام درس پر اس خالی جگہ پر...... صلوۃ وسلام رقم کر دیتے......

مَا تَرَكْنَا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلّم فِيْ كُلِّ حَدِيْثٍ سَمِعْنَاهُ وَرُبَّمَا عَجِلْنَا فَنُبَيِّضُ الْكِتَابَ فِي كُلِّ حَدِيْثٍ حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْهِ .

القول البديع، ۲۵۲ سعادة الدرين، ۱۲۷۔۱۹۰

ترجمہ: ہم ہر حدیث جو سنتے نبی اکرم ﷺ پر صلوۃ ترک نہ کرتے اور بسا اوقات ہم جلدی میں ہوتے تو کتاب میں ہر حدیث میں خالی جگہ چھوڑ دیتے تا کہ اس کی طرف لوٹیں۔

ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

سنو سنو......! عبد اللہ بن حکیم ...... حالت خواب میں...... محمد بن ادریس شافعی ......رحمہ اللہ تعالی ......کی زیارت سے شاد کام ہوتے ہیں...... تو عرض کناں ہوتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا......؟

جواب مرحمت فرماتے ہیں: میرے پروردگار...... جلَّ شانہ ......کی رحمت مجھ پر جلوہ فگن ہے...... میرے مالک نے مجھے ڈھانپ لیا...... اور میں دلہن نو کی طرح...... جنت کی طرف گامزن ہوا...... تو عروس نو کی طرح...... مجھ پر جنتی ہیرے نچھاور کیے گئے۔

اس کیفیت ساحرہ کا بیان پردۂ سماعت سے ٹکرایا......تو عرض کی کہ آپ کا کونسا عمل خالق کائنات کی بارگاہ میں اسقدر مقبولیت سے مشرف ہوا کہ آپ پر...... باران رحمت یوں ......جم جم کر برسا......

فرمایا...... یہ سب کچھ اس درود پاک کی برکت سے ہے ...... جو میں نے......الرسالۃ میں لکھا ہے......باردگر عرض کی......درود شریف کے وہ کونسے صیغے ہیں ......؟ فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ .

ابن عبد الحکیم کہتے ہیں......کہ صبح بیدار ہوتے ہی میں نے......الرسالۃ دیکھا......تو وہی درود پاک اس میں درج تھا......

سنو سنو......!اور حلاوت ایمان کے مزے لو...... ابن بنان الاصبھانی ...... رحمہ اللّٰہ تعالٰی ......کا ستارہ قسمت اوج ثریا پر چمکا......حالت خواب میں......زیارت نصیب ہوئی......

عرض کی...... یا رسول اللہ ...... ﷺ......فداک ابی و امی ونفسی ......

کیا آپ نے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالٰی کو اپنی رحمت خاصہ سے......حصہ عطا فرمایا......ارشاد فرمایا......جی ہاں......!ان کے لیے دربار الوہیت میں عرض کی......کہ ان کا محاسبہ نہ کیا جائے...... نَعَمْ سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ لَّا يُحَاسِبَهٗ .

ترجمہ: ہاں میں نے اللہ ﷻ سے سوال کیا کہ ان کا محاسبہ نہ کیا جائے۔

القول البدیع، ۲۵۲ جلاء الافہام، ۲۴۸ نسیم الریاض، ۴۶۷:۳

مطالع المسرات ۲۲۹ سعادۃ الدارین، ۱۱۷۔۱۱۸ جذب القلوب :۲۷۶

اتحاف سادۃ المتقین، ۵:۵۵۔۵۶

امامت ملائکہ

دیوانو......!مدنی محبوب ﷺ......کے دیوانو......!سنو......!سیدنا حفص بن عبد اللہ ﷜...... فرمارہے ہیں......سنو......!ابو زراعہ کی موت کے بعد میں نے خواب میں دیکھا......محبت کی آنکھیں وا کر کے......تصورات کے البم میں یہ حسین منظر دیکھو......ابو زراعہ ﷜......آسمان دنیا پر......نورانی مخلوق......صغائر و کبائر سے معصوم پاک طینت مخلوق......ملائکہ کے سنگ......سجدہ ہائے بندگی میں محو ہیں......صرف یہ ہی نہیں، بلکہ ایک خاکی......نوریوں کی امامت کے تاج سے آراستہ ہے......

حیرت واستعجاب کے سمندر میں غرق غرق استفسار کیا......"ابو زراعہ"......یہ بلند رتبہ کیسے نصیب ہوا......؟جواب دیا......میں نے کئی ہزار احادیث طیبہ اپنے ہاتھوں سے لکھیں......جب بھی سرکار مدینہ ﷺ......کا ذکر پاک آیا، میں نے درود و سلام کی میٹھے گیت ضرور لکھے......

وَهُوَ فِي السَّمَآءِ يُصَلِّي بِالْمَلَائِكَةِ فَقُلْتُ لَهُ :بِمَ نِلْتَ هٰذَا؟

فَقَالَ: كَتَبْتُ بِيَدَيَّ اَلْفَ اَلْفِ حَدِيْثٍ اِذَا ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

القول البدیع، ۲۵۴ جذب القلوب، ۲۷۰ سعادۃ الدارین، ۱۲۸

عطاؤں کی برسات

ہاں ہاں ......! اے اہل نظر و قلب و بصر ......! عزم مصمم کر لو...... تقریر ہو یا تحریر...... جہاں بھی نام نامی اسم گرامی...... محمد ...... ﷺ ...... آئے...... سر جھکائے ...... تعظیم و تکریم کے سنگ...... صلوۃ وسلام کا نذرانہ...... بدرگاہ خواجہ حجاز ...... ﷺ ...... ضرور روانہ کریں گے...... ارے ایسا کرو تو سہی ......! دیکھو جنت الفردوس کی بے مثل و بے نظیر اور بے شمار نعمتیں...... ایڑیاں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر تمہاری منتظر ہیں۔

ایک مرد صالح کا ایک کاتب (خوش نویس) ہمسایہ...... عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف نقل مکانی کرتا ہے...... خواب میں اس مرد صالح کو ملتا ہے...... استفسار کرتے ہیں: دوست......! خالق ارض وسماء نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا......؟ میرے پروردگار کی چادر رحمت نے بڑھ کر...... میری زندگی بھر کی کوتاہیاں ڈھانپ لیں...... کیوں......؟ اس لیے کہ میری زندگی کا یہ معمول تھا ...... دوران کتابت جب بھی اسم گرامی ...... محمد...... ﷺ ...... آتا، درود وسلام کے سجرے گجرے اور گلاب پیش کرتا...... تو میرے رب کریم نے مجھے ایسی عطاؤں سے نوازا...... جن کا مشاہدہ کسی آنکھ نے نہ کیا...... جن کی شنوائی کسی کان کو نصیب نہ ہوئی...... اور جن کا خیال کسی دل کو نہ گزرا......

كُنْتُ إِذَا كَتَبْتُ اِسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي كِتَابٍ صَلَّيْتُ فَاعْطَانِي رَبِّي مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ.

ترجمہ: "جب میں کتاب میں اسم محمد ﷺ لکھتا تو درود پڑھتا، تو میرے رب نے

مجھے عطا کیا، جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور نہ اس کا خیال کسی انسان کے دل میں گزرا۔

دلائل الخیرات، ۵۵ اتحاف سادۃ المتقین، ۱: ۵۰

نجات ...... اور دو انگلیاں

اے ہاتھ ...... ! اے قلم ...... ! تیری عظمت کو میری عقیدت کا سلام ...... جو حضور سرور کائنات ...... ﷺ کے اسم پاک پر صلوۃ سلام کی گل پاشی کرتا ہے ......

ابو الفضل الکندی ...... رحمه الله تعالی ...... شہر خموشاں کے بسیا، جانتے ہیں اور ایک دن **عیسی بن عباد** ...... رحمه الله تعالی ...... کی خواب میں جلوہ فگن ہوتے ہیں، استفسار کیا: بھئی کیسے ہو ...... ؟ اللہ رب العزت نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ...... ؟ عرض کیا ...... "میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے نجات دلائی ......"

عیسی بن عباد رحمه الله تعالی ...... بحر تعجب میں غرق غرق بار دگر سوال کرتے ہیں: اس کا کیا مطلب ہے ...... ؟ سنو سنو ...... ! اے اہل محبت سنو ...... ! اے اہل ذوق سنو! اس ابہام کی کتنی دل لبھانے والی وضاحت ہو رہی ہے ......

آپ نے فرمایا ...... مطلب یہ ہے کہ جب میں کتاب میں حضور نبی کریم ﷺ کا اسم پاک لکھتا ...... تو ان سے اس کے بعد ﷺ لکھا کرتا تھا۔

ذرا دل تھام کر

تقاضائے عشق و مستی سے ...... بے نیازی و بے پرواہی ...... قاضیٔ عشق کے ہاں جرم عظیم ہے ...... اے محبت و عشق کے بلند و بانگ دعویدار دیکھنا کہیں اس غفلت و کوتاہی کا

شکار ہو کر...... دین و دنیا میں...... محروم و نامراد نہ ہو جانا......

دیکھو دیکھو......! فکر و بصیرت سے دیکھو......! پڑھو پڑھو......! گہرائی میں خوب اتر اتر کر پڑھو...... ابو الطاہر المخلص ...... اوائل عمر میں حدیث پاک لکھتے ہیں...... ذکر مصطفیٰ...... ﷺ ...... آتا ہے...... صلوٰۃ و سلام نہیں لکھتے ...... حجرہ خواب میں...... مصطفیٰ کریم ﷺ ...... قدم رنجہ فرماتے ہیں ...... کشاں کشاں ...... آپ کی جانب بڑھتے ہیں...... سلام عرض کرتے ہیں...... لیکن ...... ہاں ہاں لیکن...... رحمت مجسم، سرور عالم ...... ﷺ ...... رخ انور پھیر لیتے ہیں ...... کائنات ہست و بود میں ...... اہل ایمان کے لیے...... اس سے بڑی سرزنش کا کوئی تصور ہی نہیں ...... اور یہ سرزنش ایک بار ہی نہیں، تین بار ہوتی ہے...... لرزیدہ و ترسیدہ...... دست بستہ...... کپکپاتے لبوں کے ساتھ عرض پرداز ہیں......

میرے آقا......! ﷺ ...... اس اعراض کا سبب کیا ہے......؟

سنو سنو......! ارشاد مصطفیٰ کریم ﷺ ...... غور سے سنو......!

"تو میرا ذکر اپنی کتاب میں کرتا ہے...... تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔"

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِمَ تُدِيْرُ وَجْهَكَ فَقَالَ لِاَنَّكَ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ فِيْ كِتَابِكَ لَا تُصَلِّيْ عَلَيَّ . القول البديع، ٢٥٦ سعادة الدارين، ١٣٠

ترجمہ: اے اللہ کے نبی...... ﷺ ...... اپنا چہرہ کیوں پھیر لیتے ہیں؟

فرمایا: اس لئے کہ تو اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے، تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔"

اب یہی ابو طاہر...... رحمه الله تعالیٰ ...... زندگی بھر لکھتے رہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا .

درود بھی...... سلام بھی

ہاں ہاں......! جب بھی لکھتے لکھتے...... ذکرِ مصطفیٰ آئے...... ﷺ...... یا اسمِ مصطفیٰ آئے تو مکمل درود پاک لکھیں...... دعویٰ محبت سچا ہو...... گلدستہ ہائے عقیدت میں کمی ہو...... ممکن نہیں...... ابراھیم نسفی...... رحمہ اللہ تعالیٰ...... کہتے ہیں...... خواب میں، زیارتِ مصطفیٰ...... ﷺ...... سے...... شادکام ہوا...... چہرہ انور پر...... انقباض کے آثار و علامات مترشح تھیں...... اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر...... دستِ اقدس...... پر لبہائے عقیدت ثبت کر دیئے...... اور...... عرض کناں ہوا......

میرے آقا...... ﷺ...... میں تو اصحابِ حدیث ہوں...... میں تو اہل السنۃ سے ہوں...... لیکن آپ کے اطوارِ مقدسہ سے اجنبیت ٹپک رہی ہے...... کیا سبب ہے......؟ یہ سنتے ہی لب ہائے مقدس پر...... تبسم عنبری کے گل گلاب کھل اٹھتے ہیں...... فرماتے ہیں:

مجھ پر تو صلوۃ بھیجتا ہے...... سلام کیوں نہیں بھیجتا......؟

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَاَنَا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاَنَا غَرِيْبٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ اِذَا صَلَّيْتَ لِمَ لَا تُسَلِّمُ عَلَيَّ۔

القول البدیع، ۲۵۳ — سعادۃ الدارین، ۱۲۸

ترجمہ : ''یارسول اللہ ﷺ میں اصحابِ حدیث سے ہوں اور میں اہلِ سنت سے ہوں اور میں اجنبی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا جب تو مجھ پر درود پڑھتا ہے، سلام کیوں نہیں بھیجتا۔''

بد قسمت هاتھ

مکمل التفات وتوجہ سے سنو......! ابو زکریا یحیی بن مالک العاتدی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ ......کیا فرمارہے ہیں کہ ہم سے ہمارا ایک بصری دوست اپنا مشاہدہ ذکر کرتا ہے ......اصحاب حدیث سے ......ایک فرد......حدیث پاک لکھتا ہے ......لیکن جب ذکر مصطفیٰ ﷺ آتا ہے......بخل کرتے ہوئے صلوٰۃ وسلام......حذف کرجاتا ہے......

راوی کہتا ہے کہ میں نے خود دیکھا ......اس کے داہنے ہاتھ کو ایسی بیماری لگی ہوئی ہے......جس سے اس کا ہاتھ گل سڑ رہا ہے......

كَانَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِنَا يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِذَا ذَكَرَهٗ يَحْذِفُ ذَالِكَ شُحًّا مِنْهُ عَلَى الْوَرَقِ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ بِهٖ وَقَدْ وَقَعَتِ الْآكِلَةُ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى .

القول البديع، ٢٥٧　　جذب القلوب، ٢٧٦　　سعادة الدارين، ١٣١

ترجمہ: ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص حدیث پاک لکھتا تھا، لیکن نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجتا تھا جب آپ ﷺ کا ذکر کرتا تو کاغذ کی کنجوسی کی وجہ سے حذف کر دیتا۔

فرمایا: میں نے دیکھا اس کے دائیں ہاتھ میں ''آکلۃ'' کی بیماری لگ گئی۔

حریص علیکم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دیکھو دیکھو......تاجدار کائنات ......ﷺ......کی شفقتوں کی انتہا دیکھو......قلب انور......میں تو یہی خواہش مچل رہی ہے کہ میری امت کا دامان زیست ......اعمال حسنہ سے لبریز ہو۔

حضرت ابو سلیمان ......رحمہ اللہ تعالیٰ......پر ابر کرم برسا......خواب میں تشریف لائے......فرمایا......ابو سلیمان ......حدیث میں میرے ذکر پر......"صلوۃ" تو بھیجتے ہو......"وسلم" چھوڑ دیتے ہو......اس کے چار حرف ہیں......ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں اللہ رب العزت عطا فرماتا ہے......اس طرح تم چالیس نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہو......سنو سنو......! میرے آقا......ﷺ......نے اپنے غلام کو خواب میں آکر یہ مژدہ جاں فزا سنایا......جتنا لمبا درود مجھ پر پڑھا جائے گا......اتنی نیکیاں زیادہ ہوں گی......

رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْمَنَامِ قَالَ لِیْ یَا اَبَا سُلَیْمَانَ اِذَا ذَکَرْتَنِیْ فِی الْحَدِیْثِ فَصَلَّیْتَ عَلَیَّ اِلَّا تَقُوْلُ وَ سَلَّمَ وَ هِیَ اَرْبَعَةُ اَحْرُفٍ لِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ تَتْرُکُ اَرْبَعِیْنَ حَسَنَةً. سعادت الدارین، ۱۲۸

17

کراہت صلعم

1۔ توہین مسلک محبت

2۔ ثناخوان ہے خود رحمان تیرا

3۔ طریقۂ یہود

4۔ عَادَةُ الْمَحْرُوْمِیْن

5۔ کافرانہ روش

6۔ ہاتھ قلم کر دیا

7۔ شواہدِ قاہرہ

م: مہ ضوفزا پر ہزاروں درود

ح: حبیب خدا پر ہزاروں درود

م: مراد دو عالم پر ہزاروں درود

د: دل باصفا پر ہزاروں درود

(صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلّم)

صبا متھراوی

خموش بیٹھے ہو کیوں مومنو درود پڑھو

بہشت پاؤ گے اے صاحبو درود پڑھو

سنو! حبیب خدا کی اگر محبت ہے

سنو حضور کے جب نام کو درود پڑھو

یہ کس کی بزم ہے یہ کس کا یہاں ہے ذکر لطیف

ادب سے بیٹھو ادب سے اٹھو درود پڑھو

(صلی اللّٰہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و سلم)

توہین مسلک محبت

اے محبت کا دعویٰ کرنے والے...... اہل محبت تو ذکر محبوب کے بہانے تلاش کرتے ہیں...... اور جب ذکر چھڑتا ہے تو تعریف و توصیف میں...... یوں غرق ہوتے ہیں...... کہ دنیا ومافیہا کا احساس تک نہیں رہتا...... ہاں ہاں محبت کی تو پہچان ہی یہ ہے...... ''میں تجھ کو یاد کرتا ہوں تو خود کو بھول جاتا ہوں''...... ہاں ہاں......! محبت کی علامت ہی...... ذکر محبوب کی کثرت ہے......

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ.

اے مرد مسلمان......! تیری محبت...... فقط محبت ہی نہیں...... اصل ایمان بھی ہے تو پھر جھانک...... سوچ کے گریبان سے بار بار جھانک...... تیری محبت کیسی محبت ہے...... گھنٹوں خطاب کرتا ہے...... لیکن ذکر محبوب پر...... اسم محبوب پر...... تیری زبان سے بے ساختہ...... درود و سلام کے...... جواہر نہیں جھڑتے...... ہاں ہاں...... تو صفحات کے صفحات لکھ دیتا ہے...... کتابوں کی کتابیں تحریر کر دیتا ہے...... تحقیق و تفحص کی لا تعداد گرہیں...... ناخن تدبیر سے کھولتا ہے...... اسم محبوب یا ذکر محبوب آتا ہے...... تو کمال بے پرواہی سے گزر جاتا ہے...... تیری محبت اگر منزل کمال پر ہے...... تو تیرے قلم کے پاؤں میں زنجیر کیوں نہیں پڑتی...... نوک قلم درود و سلام کی گل پاشی کیوں نہیں کرتی...... محبت اور بخل...... وابستگی اور کنجوسی...... کیسا نا مانوس اور ناممکن جوڑ ہے۔ تحریر میں...... اسم محبوب یا ذکر محبوب پر...... صلعم، صللم، عم، عہ، ص۔ ارے یہ تو مسلک محبت کی توہین ہے...... ارے یہ تو دعویٰ محبت...... کی

تکذیب ہے...... یہ بے وفائی ہے، کج ادائی ہے...... تکاہل ہے، تساہل ہے...... غفلت ہے، بے پرواہی ہے......اور سن غور سے سن......ان سب کے سب الفاظ سے......لغت ہائے محبت عشق...... قطعی طور پر نا آشنا ہیں۔

ثنا خوان ھے خود رحمان تیرا

سنو سنو......! یہ کیسی پر کیف کہانی سنائی جا رہی ہے......اور کیسا حکم دیا جا رہا ہے......

لوگو......! خالق ارض و سما......عالم بالا کی مخلوق ملائکہ......سب کے سب مل کر......مدنی سرکار ......ﷺ...... پر درود بھیج رہے ہیں......اے ایمان والو......! تم بھی اس مرکز ایمان ......ﷺ......پر صلوۃ بھیجو......اور خوب خوب سلام بھی......

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

القرآن الحکیم الاحزاب ۳۳:۵٦

آسمان رشد و ہدایت کے آبدار ستارے......دست بستہ عرض کناں ہیں......اے آفتاب رسالت......ﷺ......! طریقہ صلوۃ تو ہم جانتے ہیں......طریقہ صلوۃ بھی تعلیم فرمادیں......

گہرے سکوت کے بعد لبہائے مقدسہ جنبش فرما رہے ہیں:

تم یوں صلوۃ بھیجا کرو......

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

سعادت الدارین، ۵۹

محدثین کرام نے ......مختصر اور جامع درود پاک ......ﷺ......مستنبط فرمایا ہے ......یہی سلف صالحین کا طریقہ ہے......جس پر علوم دینیہ کی سب کتابیں شاہد و گواہ ہیں ......لیکن صلعم، صللم، عم، عہ، اور ص لکھنا یہ مہمل اور بے معنی کلمہ لکھنا ......کیسی اطاعت ہے ......کیسی فرمانبرداری ہے......کیسی تعمیل ہے......اور کیسی وفاداری ہے......

طریقہ یہود

ٹھہرو ٹھہرو......! کہیں ایسا تو نہیں ہے......کہ تم بنی اسرائیل کی پیروی کر رہے ہو......دانستہ یا نادانستہ......ان کی طرح سکھلائے گئے......کلمات تبدیل کر کے......عذاب سماوی کو دعوت دے رہے ہو......اور زمرہ فاسقین میں اپنے نام لکھوا رہے ہو......؟

سنو سنو......! قرآن حکیم......تنبیہ و ایقاظ کی خاطر......ان کی حکایات کر رہا ہے......

﴿فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ﴾

القرآن الحکیم البقرہ، ۲:۵۹

ان سے کہا گیا......حِطَّةٌ......کہو......انہوں نے حِنْطَةٌ کہا......ہمیں صلوۃ وسلام کا

حکم دیا گیا......ہم نے صیغہ صلاوۃ وسلام کو......ان رمزوں سے بدل دیا زبان سے بھی اور قلم سے بھی ......قلم بھی تو زبان ہی ہے......بعض نادان دوست علوم دینیہ سے ناواقف ......دوران تکلم بھی کہتے سنے گئے ہیں۔

عادة المحرومين

ارے نادانوں......!تھوڑی سی غفلت......سلف صالحین کی پاکیزہ سنت کی مخالفت کا باعث بن رہی ہے......اورزمرہ محرومین میں داخل ہونے کا۔

وَكَذَا اِسْمُ رَسُوْلِهٖ بِاَنْ يُّكْتَبَ عَقِيْبَهٗ ﷺ فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلَفِ كَالسَّلَفِ وَلَا يُخْتَصَرُ بِكِتَابَتِهَا بِنَحْوِ صَلْعَمْ فَاِنَّهٗ عَادَةُ الْمَحْرُوْمِيْنَ.

الفتاوی حدیثیه، ۱۶۹

ارے یہ غفلت وکوتاہی......امر مکروہ تحریمی ہے......خیر عظیم فضل جسیم سے محروم ہونا ہے......

مَنْ اَغْفَلَ هٰذَا حَرُمَ خَيْرًا عَظِيْمًا وَّفَوَّتَ فَضْلًا جَسِيْمًا .

المقدمة للنووی، ۲۰ اتحاف سادة المتقین، ۵:۵۵

سلف صالحین نے اس بخل کو بہت ناپسند کیا ہے......

جذب القلوب، ۲۷۶ مدارج النبوت، ۵۷۰ القول البدیع، ۲۵۰

روح البیان، ۷:۲۲۸ فتاوی افریقه، ۶۰ اتحاف سادة المتقین، ۵:۵۵_۵۴

کافرانہ روش

جی ہاں ......! فقط اسی قدر...... یہ تخفیف ہے ...... جو شخص عمداً ارادۃً ایسا کرتا ہے...... وہ بلاشبہ روش کفر پر چلتا ہے...... کیونکہ شان انبیاء میں تخفیف بلاشک وشبہ کفر ہے۔

ہاں ہاں......! جو نادانستگی میں اس غفلت کا شکار ہو رہا ہے...... اسے بھی......

﴿لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا﴾

پکار پکار کر اس فعل قبیح وشنیع سے باز کر رہا ہے، کیونکہ اس میں ابہام تخفیف تو بہرحال موجود ہے۔

سید احمد طحاوی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيُكْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّرَضِّيْ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يُكْتَبُ ذَالِكَ كُلُّهٗ بِكَمَالِهٖ وَفِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ عَنِ التَّتَارْخَانِيَه مَنْ كَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهَمْزَةِ وَالْمِيْمِ يُكَفَّرُ لِاَنَّهٗ تَخْفِيْفٌ وَّ تَخْفِيْفُ الْاَنْبِيَاءِ كُفْرٌ بِلَا شَكٍّ وَّلَعَلَّهٗ اِنْ صَحَّ النَّقْلُ فَهُوَ مُقَيَّدٌ بِقَصْدِهٖ وَاِلَّا فَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِكُفْرٍ وَكَوْنُ لَازِمِ الْكُفْرِ كُفْرًا بَعْدَ تَسْلِيْمِ كَوْنِهٖ مَذْهَبًا مُّخْتَارًا مَّحَلُّهٗ اِذَا كَانَ اللُّزُوْمُ بَيِّنًا نَعَمْ الْاِحْتِيَاطُ فِي الْاِحْتِرَازِ مِنَ الْاِيْهَامِ وَالشُّبْهَةِ.

حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، ۱:۶

ترجمہ: ”صلوۃ (ﷺ) اور ترضی (رضی اللہ عنہ) کو اشارۃً لکھنا مکروہ ہے، اسے مکمل لکھنا چاہیے۔ بعض جگہوں میں تاتارخانیہ سے ہے، جس نے علیہ السلام ہمزہ اور میم (اَم

) کے ساتھ لکھا، اس نے کفر کیا کیونکہ یہ تخفیف ہے اور بے شک انبیاء کی تخفیف کفر ہے اگر یہ نقل صحیح ہے تو ارادہ سے مقید ہے وگرنہ یہ ظاہر ہے کہ یہ کفر نہیں۔ مذہب مختار پر لازم کفر کو کفر تسلیم کر بھی لیا جائے تو کفر ثابت تب ہوگا جب لزوم، بین ہو۔ جی ہاں ایہام اور شبہ سے احتراز میں ہی بہرحال احتیاط ہے۔"

ہاتھ قلم کر دیا

سنو سنو......! وہ پہلا بد بخت ...... جو اس بدعت سیۂ کا مرتکب ہوا...... سیاستہ اس کا ہاتھ قلم کر دیا گیا...... (امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ)

فتاوی افریقہ، ٦٠

سبحان اللہ سبحان اللہ ...... کتنا محبت کا زمانہ تھا...... کتنا ادب و احترام کا دور تھا...... جس نے ...... ﷺ ...... کا مخفف ایجاد کیا...... اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ...... وہ ہاتھ جو صلوۃ وسلام لکھنے سے گریزاں ہے...... اسے کوئی حق نہیں کہ وہ بدن کے ساتھ رہے...... کہیں اس کا وبال بقیہ بدن پر بھی نہ پڑے......

یہ ہاتھ کیوں نہ کٹتا...... جو صرف مال کی چوری کرتا ہے...... اس کا ہاتھ قلم کر دیا جاتا ہے...... اور اس نے عظمت مصطفے ...... ﷺ کی چوری کی تھی...... اور جس شخص کے دل میں عظمت مصطفیٰ...... ﷺ ...... کا گلشن مہک رہا ہے...... وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے کہ مال دنیوی کی چوری سے...... شان مصطفے ...... ﷺ ...... میں چوری کرنا سنگین جرم ہے ...... اور مذکورہ بالا سزا تو بہت کم ہے......

لیکن ہائے افسوس......! یہ چوری...... یہ چوری سے سنگین ترین جرم...... کس قدر عام ہو چکا ہے...... ہر کتاب...... ہر رسالہ...... ہر اخبار اس سے لبریز ہے۔ بلکہ اب تو حدود صفحات و قلم سے نکل زبان تک آ چکا ہے...... کہ صلعم...... آقائے کریم ﷺ...... کے ذکر پاک کے ساتھ زبان سے سنائی دینے لگا ہے۔

اے کاش...... اے کاش......! اس بدعت سئیہ کے شجر تناور کو جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک دیا جاتا۔

شواهد قاهره

سنو سنو......! ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمان النهدی رحمہ اللہ تعالی...... فرماتے ہیں...... والد محترم نے فرمایا...... ایک عالم نے موطا کا نسخہ لکھا...... نئی راہ اختیار کی...... اختصار کی خاطر...... ﷺ کی جگہ "ص" لکھتا رہا...... ایک متدین رئیس کو پیش کیا...... رئیس جب اس غفلت پر آگاہ ہوا...... ہر قسم کے اعزاز و اکرام سے محروم...... اپنی مجلس سے نکال دیا...... چشم زمانہ نے دیکھا کہ وہ اسی طرح دردر کی ٹھوکریں کھاتا کھاتا...... جہان فانی سے رخصت ہو گیا......

عَوَّضَ عَنْهَا "ص"...... فَصَرَفَ عَنْهُ وَحَرَّمَهُ وَاَقْصَاهُ وَلَمْ يَزَلْ ذَالِکَ الرَّجُلُ مُحَارِفًا مُحْتِرًا اِلٰى اَنْ مَاتَ۔ (سعادت الدارين، ۱۳۱ القول البديع، ۲۰۷)

دیکھو دیکھو......! جس نے بخل کیا...... خالق کائنات نے اس کو اسی دنیا میں سزا

دے دی......

شفاء السقام میں ہے......ایک کاتب ......سرور کائنات......ﷺ......کے اسم گرامی کے ساتھ......صلعم لکھتا تھا......موت سے پہلے اس کا ہاتھ کٹ گیا......اسی فعل شنیع کے مرتکب ہونے والے ایک اور بدنصیب کی زبان کٹ گئی......ایک اور محروم القسمت کا نصف دھڑ ہی مارا گیا......چشم زمانہ نے ایک ایسے ہی غافل کو دیکھا جو اسی فعل بد کی پاداش میں......آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو چکا ہے......گلیوں میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے......اور لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے۔

ہاں ہاں......! وہ ہاتھ کٹ جانے کے ہی قابل ہے جو صلوٰۃ وسلام کی تحریر سے اکتاتا ہے۔ جی ہاں! اس زبان اور آنکھ کو جسم کے ساتھ اتصال کا کوئی حق نہیں جو محسن اعظم رحمت عالم ﷺ پر درود وسلام سے بیزار ہے۔

ہائے وہ آنکھ جو ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو تیرے در سے پر ارمان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد میں معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
(امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

18

بکھرے موتی

گلشنِ عالم کے گوشوں میں گونج رہا ہے نامِ محمد
ڈالی ڈالی ، پتّا پتّا ، دیتے ہیں پیغامِ محمد
نگہ ترحم ، بہر ترنم ، ایک بہار افروزِ تبسم
برسوں سے ہے جان تکلم، خلق کی عظمت نامِ محمد

(غلام محمد ترنم: م ۱۹۵۹ء)

محمد کا زبان پر نام آیا قلم نے سر کو سجدہ میں جھکایا
محمد کا جو شیریں نام لکھا مٹھاس سے قلم کا ہونٹ چپکا

(میر ضیاء الدین: م ۱۸۱۶ء)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلّم

بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا
اثر میم مشدد میں ہے ذوالقرنین کی سد کا
جو آنکھیں ہوں تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی
کہ آغوش احد میں جلوہ گر ہے میم احمد کا

(امیر مینائی:م۱۳۱۸ء)

نبی کا نام ہو ورد زباں رہے جب تک
سخن زباں کے لئے اور زباں دہاں کے لئے

(الطاف حسین حالی:م:۱۹۱۴ء)

در دل مسلم مقام مصطفےٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفےٰ است

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلّم

بکھرے موتی

1۔شب معراج سیدنا ابراھیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو آپ ﷺ کو اسی نام سے پکارا : یَا مُحَمَّدُ ﷺ اِقْرِئْ اُمَّتَکَ السَّلَامَ ۔ سعادت الدارین،۴۰۳۔۳۸۸

2۔سرکار مدینہ ..... ﷺ ...... کا اسم گرامی یوم ولادت ہی پر رکھ دیا گیا ...... لیکن باقاعدہ ساتویں روز ...... وُلِدَ اللَّیْلَةَ لِعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوْہُ مُحَمَّدًا۔

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۸۔۹۱

3۔اللہ تعالیٰ نے اس اسم گرامی کی شہرت کے باوجود اس نام کی حفاظت فرمائی۔ ولادت کے قریب کچھ لوگوں کا یہی نام رکھا گیا، لیکن کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا......

فَمَنَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِحِکْمَتِہٖ اَنْ یَتَسَمّٰی بِہٖ اَحَدٌ غَیْرُہٗ وَلَا یُدَّعٰی بِہٖ مَدْعُوٌّ قَبْلَہٗ مُنْذُ خُلِقَتِ الدُّنْیَا وَفِیْ حَیَاتِہٖ وَلَا فِیْ زَمَنِ اَصْحَابِہٖ۔ السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۸۔۹۱

4۔تشہد میں اسی نام اقدس کا لانا ضروری ہے:

لَا یَکْفِی الْاِتْیَانُ بِہٖ فِی التَّشَھُّدِ بَدَلَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔ السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۸۔۹۱

5۔اسلام میں پہلا خوش نصیب جس کا نام یہی تھا: محمد بن حاطب

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۸۔۹۱

6۔اسی نام والے تین اشخاص، جنہوں نے اسلام پایا:

محمد بن زبیعہ...... محمد بن حارث ...... محمد بن سلمہ ۔

السیرۃ الحلبیہ، ۱:۸۸۔۹۱

7۔کافر جب تک کلمہ طیبہ میں محمد ﷺ کا تلفظ نہ کرے گا..... دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو

گا۔ لَا یَصِحُّ اِسْلَامُ الْکَافِرِ حَتّٰی یَتَلَفَّظَ بِہٖ بِاَنْ یَقُوْلَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ.

8۔ ساری نسل انسانیت میں سے کنیت میں سیدنا آدم علیہ السلام کو اسی طرف منسوب کیا گیا ہے

......ابو محمد . سعادت الدارین، ۳۸۹

9۔ نبی کریم ﷺ اکثر خود کو اسی نام سے موسوم کرتے۔

اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ،وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ وَیَکْتُبُ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ . سعادت الدارین، ۳۸۹

10۔ اسی نام اقدس کے ساتھ ملائکہ، آپ پر صلوۃ بھیجتے ہیں۔ سعادت الدارین، ۳۸۹

11۔ روز محشر شفاعت کی خاطر سیدنا عیسی علیہ السلام آپ کی طرف راہنمائی کے لئے یہی نام لیں گے۔ سعادت الدارین، ۳۸۹

12۔ پہاڑوں کے فرشتے نے اسی نام اقدس سے آپ کو ندا دی۔ سعادت الدارین، ۳۸۹

13۔ خازن جنان کو دروازہ کھلواتے وقت، آپ یہی نام بتائیں گے۔

سعادت الدارین، ۳۸۹

14۔ وہ ذات جس کا حقیقی نام محمد ﷺ ہو...... آپ کے سوا کوئی نہیں۔

15۔ کروڑہا مسلمانوں نے اسی نام مقدس کو اپنے نام کا سابقہ یا لاحقہ بنایا ہے۔

16۔ اسی نام اقدس پر قرآن حکیم کی ایک پوری سورۃ مبارکہ ہے۔ پارہ 26 میں ہے ترتیب کے اعتبار سے 47 ویں سورۃ ہے۔

17۔ قرآن حکیم...... کے سینہ اقدس پر یہ اسم گرامی چار جگہوں پر منقوش ہے:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾ القرآن الحکیم آل عمران، ۳:۱٤٤

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾ القرآن الحكيم ،الاحزاب، ۴۰:۳۳

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾

القرآن الحكيم محمد، ۲:۴۷

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ القرآن الحكيم الفتح، ۲۹:۴۸

18۔سمر قند کے شہر ماکر دین کے قبرستان ''تربة المحمدین'' میں صرف محمد نامی لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے۔

(منہاج القرآن ،جون ۱۹۹۱ء)

19۔مسلمانان عالم کو اسی نام کے ناطے محمدنز اور اسلام کو محمدنزم کہا جاتا ہے۔

20۔ملک الموت نے جب آپ کی روح اقدس قبض کی، تو کہتا جا رہا تھا:

وَامُحَمَّدَاهُ صَعِدَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى السَّمَآءِ بَاكِيًا لَمَّا قَبَضَ رُوْحَهُ الشَّرِيْفَ يُنَادِيْ وَا مُحَمَّدَاهُ .سعادت الدارین، ۳۸۹

﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ﴾

مآخذ ومراجع

اشعۃ اللمعات	الشیخ عبدالحق محدث الدہلوی	مکتبہ تیج کمار لکھنؤ
الاذکار	الامام یحیٰ بن شرف نووی	مکتبہ مصطفے البابی، مصر
اتحاف سادۃ المتقین	العلامہ زبیری	بیروت
ابن ماجہ	الامام محمد بن یزید بن ماجہ	اصح المطابع، کراچی
الادب المفرد	الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری	المکتبۃ الاثریہ، سانگلہ ہل
الاسماء والصفات	الامام ابوبکر احمد البیہقی	احیا تالتراث العربی، بیروت
الابریز	السید احمد عن عبدالعزیز الدباغ	مصر
ابوداؤد	الامام سلیمان بن اشعث ابوداؤد	وزارۃ التعلیم، اسلام آباد
البدایۃ والنہایۃ	الامام ابن کثیر	المکتبۃ القدوسیہ، لاہور
الباجوری علی البردۃ	الشیخ محمد ابراہیم الباجوری	مکتبہ مصطفے البابی، مصر
البخاری	الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری	اصح المطابع، کراچی
التعلیق الصبیح	محمد ادریس الکاندھلوی	مکتبہ عثمانیہ، لاہور
التعلیق الجلی	العلامہ وصی احمد السورتی	مکتبہ قادریہ، لاہور
الترمذی	الامام محمد بن عیسیٰ الترمذی	وزارۃ التعلیم، اسلام آباد
الترغیب والترہیب	الحافظ زکی الدین المنذری	داراحیاء التراث العرابی، مصر
الترغیب والترہیب (حاشیہ)	الشیخ محمد مصطفیٰ عمارہ	داراحیاء التراث العربی، مصر
اوجز المسالک	الشیخ محمد ذکریا الکاندھلوی	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
تاریخ بغداد	الخطیب بغدادی	بیروت
تلخیص ابن حبیر	العلامہ ابن حجر	الفنیۃ المتحدہ
تنزیہہ الشریعہ	العلامہ ابن عراق	القاہرہ
جواہر البحار	الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	مکتبہ مصطفے البابی واولادہ، مصر

جذب القلوب (اردو)	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی
جلاء افہام	العلامہ ابن قیم الجوزیہ	المکتبۃ النوریہ الرضویہ، فیصل آباد
جمع الوسائل	الملا علی قاری	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
حجۃ اللہ علی العالمین	الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	المکتبۃ النوریہ الرضویہ، فیصل آباد
حلیۃ الاولیاء	ابونعیم الاصفہانی	دارالفکر بیروت
حاشیہ دلائل الخیرات		نور محمد کتب خانہ، کراچی
حاشیہ الطحطاوی	السید احمد الطحطاوی	دارالمعرفہ بیروت، لبنان
الحاوی للفتاوی	العلامہ جلال الدین السیوطی	المکتبۃ النوریہ الرضویہ، فیصل آباد
حیاۃ الحیوان الکبری	محمد بن موسیٰ دمیری	انتشارات ناصر خسرو تہران، ایران
الخصائص الکبری	العلامہ جلال الدین السیوطی	المکتبۃ النوریہ الرضویہ، فیصل آباد
دلائل النبوۃ	الامام ابوبکر احمد البیہقی	المکتبۃ الاثریہ، لاہور
دلائل النبوۃ	ابونعیم الاصفہانی	دارالباز للنشر والتوزیع مکۃ المکرمہ
الدر المنثور	العلامہ جلال الدین السیوطی	المکتبۃ الاسلامیہ، طہران
دقائق الاخبار	الامام محمد غزالی	
الدارمی	الامام عبداللہ الدارمی	دارالفکر، بیروت
دلائل الخیرات	ابوعبداللہ بن سلیمان	تاج کمپنی لمیٹڈ، کراچی
دستگیر جولائی تا ستمبر ۱۹۹۲ء	مدیر صاحبزادہ ارشد القادری	کوئٹہ
روح البیان	الشیخ اسمٰعیل حقی	مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ
روح المعانی	العلامہ السید محمود آلوسی	مکتبہ امدادیہ، ملتان
رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان منصور پوری	شیخ علی اینڈ سنز، لاہور
الریاض الانیقہ	العلامہ جلال الدین السیوطی	
الزبدۃ العمدۃ	الملا علی قاری	خیر پور، سندھ، پاکستان
الزرقانی علی المؤطا	السید محمد زرقانی	مکتبہ الطبع والنشر مصر
الزرقانی علی المواہب	العلامہ مظفر الدین حیدرآبادی	خیریہ کتب خانہ، کوئٹہ

کتاب	مصنف	مطبع
سعادت الدارین	الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	بیروت
السیرۃ النبویہ	السید احمد زینی الدحلان	علی ہامش الحلبیہ
السیرۃ الحلبیہ	العلامہ علی بن برہان الدین الحلبی	مکتبۃ التجارۃ الکبری، مصر
السنن الکبری	الامام البیہقی	بیروت
السنۃ لابن عاصم	ابن عاصم	المکتبۃ الاسلامی
شیخ زادہ علی البردہ	شیخ زادہ	اصح المطابع، کراچی
شجرۃ الکون	الشیخ محی الدین ابن عربی	استنبول
شان حبیب الرحمٰن	المفتی احمد یار خاں نعیمی	گجرات (پاکستان)
شفاء السقام	العلامہ تقی الدین السبکی	المکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد
الشفاء	القاضی عیاض بن موسیٰ اندلسی	مکتبہ مصطفےٰ البابی، مصر
شرح السنہ	الامام بغوی	المکتب الاسلامی
شواہد النبوت (اردو)	ملا عبدالرحمٰن جامی	مکتبہ نبویہ لاہور
شعب الایمان	الامام البیہقی	الہند
شرح الشفا علی نسیم الریاض	الملا علی قاری	المطبعۃ الازہریہ المصریہ
شمع سبستان رضا	مولانا محمد اقبال نوری	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
صراح		مطبع ثمر ہند لکھنو
الطبری	العلامہ محمد بن جریر الطبری	مکتبہ مصطفےٰ البابی بمصر
الطحطاوی	الشیخ احمد الطحطاوی	نور محمد کراچی
الطبرانی	الامام الطبرانی	طبعۃ العراق
عمل الیوم واللیلۃ	لابن سنی	دار المعرفہ بیروت لبنان
العصیدۃ الشہدہ	الشیخ احمد خرپوتی	نور محمد اصح المطابع، کراچی
عمدۃ القاری	العلامہ بدر الدین عینی	دار الفکر، بیروت
الفتاوی حدیثیہ	احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی	مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر
فتاوی افریقہ	الامام احمد رضا خان بریلوی	مدینہ پبلشنگ کراچی

القرآن الحکیم	تاج کمپنی کراچی	
القول البدیع	العلامہ شمس الدین السخاوی	لاثانی کتب خانہ سیالکوٹ
القرطبی	العلامہ محمد بن احمد القرطبی	انتشارات ناصر خسرو ایران
القصیدۃ البردہ	الامام شرف الدین بوصیری	اصح المطابع کراچی
القاموس	مجد الدین ابن یعقوب فیروز آبادی	مصر
الکنز المدفون	العلامہ جلال الدین السیوطی	مکتبہ احیاء العلوم العربیہ
کنز العمال	العلامہ علاؤ الدین الہندی	موسسہ الرسالہ، بیروت
الکبیر	الامام فخر الدین رازی	المطبع البہیہ المصریہ
الکامل	الامام بن عدی الجرجانی	دار الفکر، بیروت
کشف الغمہ	عبد الوہاب الشعرانی	مکتبہ مصطفی البابی، مصر
لسان العرب	العلامہ ابن منظور	نشر ادب الحوزہ ایران
الآلی المصوعہ	العلامی جلال الدین السیوطی	المکتبہ التجاریہ الکبری، مصر
مجمع البیان	فضل بن حسن الطبرسی	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
مطالع المسرات	الشیخ محمد مہدی الفاسی	المکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
مخزن چشت	مترجم پروفیسر افتخار احمد چشتی	چشتیہ اکادمی فیصل آباد
المقدمہ للنووی	الامام یحیی بن اشرف نووی	نور محمد اصح المطابع کراچی
مدارج النبوت اردو	الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی	مدینہ پبلشنگ کراچی
المظہری	القاضی ثناء اللہ پانی پتی	بلوچستان بکڈپو، کوئٹہ
مرقاۃ المفاتیح	الملا علی قاری	ملتان
معارج النبوت اردو	الملا معین واعظ الکاشفی	مکتبہ نبویہ لاہور
المستدرک	العلامہ الحاکم نیشاپوری	دار الفکر، بیروت
مجموعۃ الفتاوی	ابن تیمیہ	المکتبہ التعلیمی السعودیہ
المقاصد الحسنہ	العلامہ شمس الدین السخاوی	مکتبہ الخانجی، مصر
مثنوی شریف	مولانا جلال الدین رومی	شیخ غلام علی اینڈ سنز

المشکوٰۃ المصابیح	الامام محمد الخطیب التبریزی	وزارۃ التعلیم اسلام آباد
المسلم	الامام مسلم بن حجاج القشیری	نور محمد اصح المطابع، کراچی
مسند احمد بن حنبل	الامام احمد بن حنبل	دار صادر، بیروت
موارد الظمآن	الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی	المطبعۃ السلفیہ بمبئی الہند
المنجد	لویس معلوف	المطبعۃ الکاثولیکۃ، بیروت
منتہی الادب	عبدالرحیم	انتشارات کتابخانہ ثنائی
موضوعات	ابن جوزی	المکتبۃ السلفیہ بالمدینہ منورہ
مجمع الزوائد	الہیثمی	القدسی
المطالب العالیہ	العلامہ ابن حجر	التراث الاسلامی
الموسوعہ	ابو حاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول	عالم التراث بیروت
مسند الحمیدی، الحمیدی		بیروت
معالم التنزیل	الامام حسین بن مسعود البغوی	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
منہاج القرآن	جون ۱۹۹۱	لاہور
مرج البحرین	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی	مکتبہ نبویہ لاہور
نزہۃ المجالس	العلامہ عبدالرحمٰن الصفوری	دار الفکر بیروت
نسیم الریاض	العلامہ شہاب الدین الخفاجی	المطبعۃ الازہریہ المصریہ
نہج السلامہ	الامام احمد رضا خان بریلوی	گنج شکر اکیڈمی لاہور
النسائی	الامام احمد بن شعیب النسائی	المطبعۃ المجتبائی دہلی
نور الانوار	الشیخ احمد ملا جیون	المطبع المجیدی کانپور
الوفا	الامام عبدالرحمٰن الجوزی	المکتبۃ النوریہ الرضویہ فیصل آباد
وفاء الوفا	العلامہ نور الدین السمہودی	مطبع السعادۃ بمصر